حالات سفر

شاہزادہ و شاہزادہ بیگم ویلز

بمقام ہندوستان

بابت ماہ دسمبر ۱۹۰۵ء

از

محمد صدیق احمد منیجر و اڈیٹر ایکسپریس

قیصر باغ لکھنؤ

1 Rec.No. 26 ESG
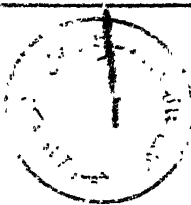
لاہور

جمعہ یکم دسمبر ۱۹۰۵ء

صبحکو ہز رائل ہائنس شہزادہ عالم نے امپیریل سروس فوج کی قواعد ملاحظہ فرمائی جو لاہور مین ہوئی تھی ہز رائل ہائنس نے اول ہی مرتبہ اس فوج کی قواعد ملاحظہ فرمائی تھی۔ ہز رائل ہائنس بھوپال کے لانسر کو اور جیپور کی باربرداری کی ٹرین کو اور بیکانیر کے شتر سوارون کے رسالہ کو تو ملاحظہ فرما چکے تھے مگر بالانفراد دیکھا تھا۔ بحیثیت المجموع نہین ملاحظہ کیا تھا اب یہان پنجاب کے رئیسون کی تین چار ہزار فوج کے قریب جمع تھی۔

مختلف ریاستون کی امپیریل سروس فوج کی تعداد حسب ذیل تھی۔

پٹیالہ کے لانسر رسالہ کے سوار۔	چھ سَو۔ ۶۰۰
بھاولپور کے شتر سوار۔	ایک سَو اکسٹھ ۱۶۱
سائڈنیان	ایکسو چون۔ ۱۵۴
عملہ باربرداری	چار سَو سات نفر
سرمور ناہن کے سفر مینا سپاہی۔	دو سَو۔
مالیرکوٹلہ کے سفر مینا سپاہی	ایک سَو چھپتہ ۱۷۵
فریدکوٹ کے سفر مینا سپاہی۔	ایک سَو چھپتر ۱۷۵

اول پٹیالہ پلٹن (سکھون کی پلٹن)

دوم پٹیالہ پلٹن (سکھون مسلمانون ہندون کی پلٹن)۔

جھیند پلٹن (پانچ کمپنیان سکھون کی اور ایک کمپنی مسلمانون کی)۔

نابھہ کی فوج (سکھون کی چار کمپنیان ہندون کی ایک کمپنی مسلمانون کی ایک کمپنی)

کپورتھلہ کی پلٹن (پانچ کمپنیان سکھون کی ایک کمپنی مسلمانونکی)۔

ہر رئیس کی فوج مین چھ چھ سو جوان تھے اس سے ظاہر ہوتا ہی کہ پنجاب کی ریاستون
نے نہایت خوبی سے امپریل سروس فوج تیار رکی ہی۔

۱۸۸۵ء مین جب روسیون کے سبب سے تشویش دامنگیر ہوئی تھی اُسوقت
اس فوج کی ابتدا ہوئی تھی لیکن ۱۸۸۷ء مین نظام دکن نے امپریل حفاظت مین مدد
دینے کی غرض سے اسکی ابتدا کی تھی اُس زمانہ مین لارڈ ڈفرن گورنر جنرل ہندوستان
اور سر مارٹمر ڈیورینڈ فارن سکریٹری تھے چنانچہ کارروائی کی ایک صورت پیدا ہوئی اور
اُسپر سبکا اتفاق ہوگیا ۱۸۸۹ء سے برابر فوجین بھرتی کی گئین انھین قواعد سکھائی گئی
وہ آراستہ کی گئین اور ۱۸۹۷ء و ۱۸۹۸ء کی سرحدی جنگ ہی مین نہین بلکہ چین
اور شمالی لینڈ مین بھی ان فوجون سے کام لیا گیا جنھون نے وہان اپنی عمدگی و خوبی کا خوب
ثبوت دیا سال گزشتہ مین اس فوج مین بہت اضافہ ہوا اور بہت سے امور پر ابھی غور
ہو رہا ہی ہندوستانی رئیسون نے حفاظت ملکی مین مدد دینے کا بڑا اشتیاق ظاہر کیا
ہی اور اس فوج کے اخراجات کے لیے فنڈ مہیا کرکے اپنی گرمجوشی ظاہر کر دی ہی۔
انھین بہت روپیہ صرف ہوتا ہی اور اس لیے انھون نے ناقص اور بیکار شخصون کو
انمین سے نکال ڈالا ہی جنکا بیشتر بہت بڑا بار تھا اب وہ نازان ہین کہ انکی فوج نہایت
عمدہ قواعد دان اور اس قابل ہی کہ سرکاری باقاعدہ فوج کے برابر کھڑی ہوکر جنگ و جدل
کر سکے چونکہ یہ پلٹنین میگزین اور سنگل بندوقون سے مسلح ہوگئی ہین اسلیئے اب وہ
انھین عمدہ قواعد سکھلانے اور معقول انتظام کی ضرورت ہی۔

میجر جنرل بیٹسن جو اسوقت شاہزادہ عالم کے فوجی سکریٹری ہین یہ اس سے
قبل پانچ برس تک اس فوج کے انسپکٹر جنرل رہ چکے ہین اور انھین کی کوششون
سے ریاستہائے [illegible] اور [illegible] ہی اور انھین کوششون کا یہ نتیجہ ہوا ہی کہ باقاعدہ
سرکاری فوج کے علاوہ اب امدادی فوج ایسی ہی کہ ضرورت کے وقت اُسپر بھروسہ
کیا جا سکتا ہی خصوصاً پنجاب مین ہر پلٹن اور رسالہ کی قواعد دانی بہت اچھی ہی۔
آج صبح کو شاہزادہ ویلز نے نہایت ہی عمدہ فوج کو مارچ پاسٹ مین اپنے سامنے سے گزرتے دیکھا۔

یہ مارچ باسٹ و معائنہ افواج سپاہیرین ہوا تھا شاہزادہ ویلز مع افسران اسٹاف اور بار ہوین لانسر رسالہ کے مختصر گارد کے ٹھیک دس بجے قواعد کے میدان مین پہونچ گئے تھے اسوقت مندرجہ ذیل ترتیب سے فوج ایک بہت بڑی قطار مین صف بستہ تھی۔

ٹپیالہ کا راجندرا لانسر رسالہ بائس افسر پانچسو سوار کرنل نند سنگھ کمانیر۔

سرمور کے پانچ افسر۔ ایک سو تر سٹھ سپاہی۔ راجکمار بیر بکرم سنگھ سی آئی ای کمانیر

مالیر کوٹلہ کی سفر مینا پلٹن۔ پانچ افسر۔ ایک سو تر ستھ سپاہی کرنل اوصاف علیخان سی۔ آئی۔ ای۔ کمانیر۔

فریدکوٹ کے پانچ افسر۔ ایک سو تر سٹھ سپاہی۔ کرنل ہرنام سنگھ کمانیر۔

پٹیالہ کی اول راجندرا سکھ پلٹن پندرہ افسر۔ چارسو پچاسی سپاہی کرنل سوندھے سنگھ کمانیر۔

پٹیالہ کی دوسری پلٹن کے سترہ افسر چارسو اتی سپاہی۔ کرنل رمضان خان کمانیر۔

جھیند کی پلٹن کے پندرہ افسر چارسو پچاسی سپاہی۔ کرنل جرتان سنگھ کمانیر۔

نابھہ کے چودہ افسر چارسو پچاسی سپاہی۔ کرنل گربالش سنگھ کمانیر۔

بہاولپور کے شتر سوارون کے رسالہ کے چار افسر۔ ایک سو دس سوار۔ کرنل ولی آئے بخش خان کمانیر۔

میزان۔ ایک سو سترہ۔ افسر تین ہزار پانچسو دس سپاہی۔

کل فوج کرنل ڈریمنڈ قائم مقام انسپکٹر جنرل کے چارج مین تھی۔ اور مندرجہ ذیل افسر اُنکے ہمراہ تھے۔

میجر لوٹیننگ ار۔ای۔ انسپکٹر سفر مینا پلٹن۔

میجر جے۔ ایف روز انسپکٹنگ افسر پلٹن کشمیر۔

کپتان کربک انسپکٹنگ افسر رسالہ جات ریاست ہائے پنجاب ورامپور۔

کپتان برادن سینتالیسوین سکھ پلٹن اسسٹنٹ انسپکٹنگ افسر امپیریل سروس پلٹن ہائے پنجاب

کپتان نیوس وکیتا بوگلی گارڈ ملٹن حال اسسٹنٹ ایڈجوٹنٹ جنرل چاندماری اسسٹنٹ انسکٹنگ افسر پیدل فوج کشمیر۔

پریڈ کے میدان سکے سامنے پر دونون طرف ولیسٹ یارک شایر ملٹن اور چوبیسوین سکھ پلٹن کے سپاہی موجود تھے اور فوجی افسرون اور تماشائیون کا بہت بڑا مجمع تھا سر ہنیڈن ملیٹا اور میجر جنرل گیچر اور اُنکے اسٹاف افسر بھی موجود تھے کو لیڈیان رات کے ناچ کے جلسہ کی تھکی ہوئی تھین اور چار بجے صبح تک ناچ ہوا کیا مگر یہان بہت سی لیڈیان توپچکو دیکھنے کے لیے آئی تھین۔

ہز رائل ہائنس شاہزدہ ویلز مع نفٹننٹ گورنر اور لیڈی شافٹبری گاڑی پر سوار ہوکر پریڈ کے میدان مین آئے شاہزادہ عالم جنرل کی وردی زیب تن کئے تھے اور میجر جنرل ایٹمسن فوجی سکرٹری سر پرتاب سنگھ لارڈ کرائٹن اور آنریبل ڈرک کمیل شہزادہ عالم کے ہمراہ رکاب تھے کرنل ڈرمینڈ نے شہزادہ عالم کا استقبال کیا شہزادہ عالم گاڑی پر اور کرنل ڈرمینڈ اپنے گھوڑے پر سوار صف بصف فوج کو معائنہ کرتے ہوے گزرے یہ جس پلٹن یا رسالہ کے سامنے سے گزرتے تھے وہ اپنی باری سے سلامی دیتا تھا اسکے بعد ہز رائل ہائنس اسیطرح گاڑی پر سوار سلامی کے نشان کے پاس تشریف لائے اسوقت فوج مارچ پاسٹ کرتی ہوئی سامنے سے گزری۔ سب سے پہلے رسالے آئے پھر شتر سوارون کا رسالہ ایا تو جوان مہاراجہ صاحب پٹیالہ اپنے لانسر رسالہ کے آگے آگے تھے اور راجہ صاحب پٹیالہ اپنے لانسر رسالہ کے آگے آگے تھے اور راجہ صاحب نابھہ اپنی پلٹن کے آگے آگے تھے جب راجہ صاحب موصوف دکھائی دے تھے تو بہت زور سے خوشی کا نعرہ بلند کیا گیا تھا اسی طرح جھیند اور کپورتھلہ کے راجہ صاحب اپنی اپنی پلٹن کے آگے آگے تھے۔

شتر سوارون کے رسالہ سے ظاہر ہوتا تھا کہ اونٹون کو کس خوش اسلوبی سے قواعد سکھائی گئی ہے کیونکہ انکی قطار مین کہین فرق نہین آیا اسکے بعد فوج پلٹن اور کوارٹر کالم کے قاعدہ سے قواعد کرتی ہوئی سامنے سے گزری اسکے بعد رسالے اور شتر سوار اپنے اپنے گھوڑون اور اونٹون کو دلکی چلاتے ہوئے گزرے آخر مین

ٹپیالہ کا لانسر رسالہ پہلے تو صف آرا ہوا پھر نہایت خوبی سے گھوڑون کو پوئی دوڑاتا ہوا گزرا اس رسالہ کے ساتھ انکے کمانیر ننہ سنگھ تھے۔ انھون نے راجندرا لانسر رسالہ کو صف بستہ ہوکر دھاوا کرنا خوب سکھایا ہی۔ جب وہ اپنی تلوار سے اشارہ کرتے ہین تو ہر افسر و ہر جوان جان جاتا ہی کہ گھوڑون کو خوب دوڑاکر دھاوا کرنے کا ارادہ ہی۔ ہر شخص بڑے شوق کے ساتھ اپنے کمانیر کا ساتھ دیتا ہی۔ یہی آج بھی ہوا۔ کہ پہلے تو رسالہ ٹھیک پوئی چلا پھر چند قدم کے بعد تیز ہوگیا اور شہزادے کے سامنے سے بہت تیز گھوڑے دوڑاتا ہوا گزرا انکے نیزے دوالی مین لگے ہوے تھے باوجود تیزی سے گھوڑے دوڑانے کے صف بخوبی قائم رہی اناً فاناً مین یہ رسالہ گرد وغبار کے پردہ مین غائب ہوگیا پھر فوراً ہی گھوم کر داہنی جانب سے اپنے اصلی مقام پر آیا گویہ دھاوا ایسا تھا کہ اگر کوئی ناگہانی واقعہ ہوجاتا تو کچھ عجب نہ تھا مگر نہ کوئی سوار گرا نہ کوئی گھوڑا رہ گیا یہ سب اسکی قواعد دانی کی خوبی تھی۔

سفر مینا پلٹن اور پیدل فوج کے سپاہیون مین نہایت عمدہ عمدہ جوان تھے انھون نے نہایت ہی عمدہ قواعد کی دربار دہلی کے زمانہ سے امپیریل سروس فوج کو برابر ترقی ہوئی اسمین کوئی نحیف الجثہ سپاہی دکھائی نہین دیتا کیونکہ ریاستون کی پرانی فوج سے جو سپاہی اسمین بھرتی کرلیے تھے۔ وہ رفتہ رفتہ پنشن دیکر یا موقوف کرکے اسمین سے نکال ڈالے گیے اور اب انکے مقام پر نہایت عمدہ قومی الجثہ اور طاقتور وقدآور جوان ہین اب مختلف ریاستین سکھون اور مسلمانون کو انتخاب کرکے ان پلٹنو مین بھرتی کرتی ہین انکی شرح تنخواہ زیادہ کردیگئی ہی اور آیندہ کی امیدین دلائی گئی ہین اور اسیوجہ سے لوگ اب خوشی خوشی اسمین ملازمت کرتے ہین تمام سامان اور وردیان بہت ہی نفیس و عمدہ تھین یہ امر بھی قابل غور ہی کہ کرنل ڈرمینڈ اور انکے افسرون نے قواعد لینا خود انھین کے کمان افسرون پر منحصر کردیا تھا انھون نے بھی یہ کیا کہ بہت ہی خوبی کے ساتھ قواعد دانی اور ہر طرح اپنی لیاقت ظاہر کردی قواعد مین جہانتک فوج کی صورت معلوم ہوتی تھی وہ بہت ہی پر لطف و بہار تھی تمام پلٹنون کی وردیان لال رنگ کی تھین فقط کپورتھلہ کی پلٹن کی سفید وردیان نیلی گوٹ لگی ہوئی تھین اور

ٹ کی سفرمینا پلٹن کی اور بہاولپور کے سپاہیون کی وردی خاکی اور بھورے
کی تھی یہ بہت ہی اچھی معلوم ہوتی تھی اور سرمور مالیرکوٹلہ کے سپاہیون کی بہت عمدہ
وردیان تھین اور پٹیالہ کی فوج کی سبز و زرد رنگ کی وردیان تھین یعنی راجندر رسالہ
رنگ کی وردیان تھین اور اُنمین سبز گوٹ لگی ہوئی تھی جب سکھون کا رسالہ سلامی
نشان کے پاس سے گذرا تو بہت سے لوگون نے سکھون کے جے جی فتح گرو کے
بلند کیے اس نعرے سے ایک عجیب جوش پیدا ہوگیا تھا شہزادۂ عالم نے یہ
پہلے ہی پہل سُنا تھا وہ خوب سمجھتے تھے کہ سکھون کو کیسا جوش ہے اور امپیریل سروس
روائی سے اُنکی سپاہیانہ خواہش کو کیسی ترقی ہے اور اِس سپاہیانہ خواہش نے پنجاب
مین کیسا مضبوط قابو کرلیا ہے اس صوبہ کی ہندوستانی ریاستون کی فوج کی تاریخ مین یہ
یاد رہے گی اور روسا کو اپنی پلٹنون مین زیادہ دلچسپی ہوگی جو لایق نکتہ چین یہان
تھے اُنھون نے مارچ پاسٹ کی قواعد اور فوج کے برتاؤ کی بڑی تعریف کی۔
قواعد ختم ہونے کے بعد شاہزادۂ عالم مع اپنے اسٹاف افسرون اور پانچ
رئیسون کے گھوڑون پر سوار ہوکر فوج کے پاس گئے اور اُس سے یہ گفتگو کی۔
کرنل ڈرمنڈ۔ اگر آپ اُن برٹش افسرون پر جنکا امپیریل سروس فوج سے تعلق ہے
اور کمانیرون اور افسرون اور سپاہیون پر یہ ظاہر کرینگے تو مین بہت خوش ہونگا
کہ مین نے آج جو قواعد دیکھی مین اُسکی بڑی قدر و منزلت کرتا ہون سب کا سپاہیانہ برتاؤ
بہت اچھا تھا۔ گھوڑون کی بہت عمدہ حالت تھی نہایت قابل تعریف قواعد ہوئی یوئی
گھوڑے دوڑانے کی قواعد بھی بے مثل تھی اور رسالہ کی شہسواری پر مین مبارکباد دیتا ہون
اسکے بعد ہز رائل ہائنس روساے پٹیالہ و نابھہ و جھیند و کپورتھلہ و مالیرکوٹلہ (جو
مارچ پاسٹ کی قواعد کے وقت اپنی اپنی فوج کے آگے آگے تھے اور پھر ہز رائل ہائنس
کے پاس آگئے تھے) کیطرف متوجہ ہوے اور فرمایا۔
"آپ کو اپنی اپنی امپیریل سروس فوج کے آگے آگے دیکھکر مین فی الحقیقت بہت
خوش ہوا جب مین انگلستان کو واپس جاؤنگا تو ہز مجسٹی کی خدمت مین نہایت مسرت

خاطر سے عرض کرونگا کہ آپ کے کیسے عمدہ عمدہ رسالے اور رجمنٹین ہین جنکی عمدہ
آج قواعد دیکھی ہی اور اس فوج کی قواعد دانی کیسی عمدہ ہی جو ہماری ہندوستانی فوج
کی قیمتی اعانتی فوج ہی جب کبھی ہر مجسٹی اسکی اعانت طلب کرینگے تو اسیر بھروسہ
اسکے بعد افسرون کی طلبی کا بگل بجا جب سب افسر جمع ہوگئے تو کرنل نے
شاہزادہ عالم کی اسپیچ کا ترجمہ انکھین سنایا اور شہزادہ عالم سے عرض کیا۔
پنجاب مین امپیریل سروس فوج کے کمانیرون اور افسرون اور سپاہیون کی
طرف سے مین ہز رائل ہائنس کا شکریہ ادا کرتا ہون وہ آجکے دن کو ہمیشہ
خوشی و امتنان و ناز کے ساتھ یاد رکھین گے،،

گارڈن پارٹی

اسی روز سہ پہر کو گورنمنٹ ہوس کے احاطہ مین گارڈن پارٹی کا جلسہ
جو ایسے جلسون کے لیے نہایت موزون ہی لاہور کی سوسائٹی اور ہند
رئیسون اور انکے سردارون کا بہت ہی تابناک مجمع تھا شہزادہ ویلز نقشہ
اور لیڈی ریواز کے مہمانون سے بات چیت کرتے رہے۔ اس مقام پر یہ کہنا
بھی مناسب ہی کہ ہز رائل ہائنس نے شب کے تاج کے جلسہ پر بڑی خوشی ظاہر
فرمائی تھی اور ہیر رائل ہائنس نے دستی لکھا ہوا پروگرام اور کرنل ہاپ کے
بنائے ہوئے کھانون کی فہرست نہایت خوشی سے قبول فرمائی انتظام
کے سپرد تھا اور ہز رائل ہائنس نے انکی مساعی جمیلہ کی بڑی قدر کی۔

پشاور

سشنبہ ۴ - دسمبر ۱۹۰۵ء

شاہی ٹرین دس بجے صبح کو پشاور مین داخل ہوئی آنریبل کرنل ڈین
لفٹننٹ جنرل سر الڈ میڈ سپیرو کمانیر قسمت پشاور اور اپنے افسران استقبال کے

پلیٹ فارم پر دیر رایل ہائینس کے استقبال کو حاضر تھے خاص خاص سول افسر بریگیڈیر جنرل ولکاکس متعلقہ نوشہرہ بریگیڈ اور بہت سی لیڈیز و جنٹلمین موجود تھے۔ گارڈن ہائی لینڈرز کا گارڈ آف آنر پلیٹ فارم پر موجود تھا۔ اور فوج اور پولیس کے لوگ اسٹیشن کے قریب مامور کیے گئے تھے داخلہ کیوقت معمولی مراسم کے بعد شاہزادہ اور شاہزادہ بیگم مع کرنل ڈین اور دیگر ممبران اسٹاف کی گاڑیوں پر سوار ہوگئے اور وہاں سے گورکھتری کو جو شہر مین واقع ہے اور جہاں خیر مقدم کا ایک ایڈریس پیش ہونیوالا تھا روانہ ہوئے ۱۲ اکسوان رسالہ یعنی دہلی ہارس بدرقہ کے طور پر ہمراہ تھا اور سڑکوں پر دورویہ گیریزن کی فوج تعینات تھی چوراہے سے گورکھتری تک گارڈن ہائی لینڈرز اور بلیک واچ اور ڈوگرہ نمبر ۳۷۔ کے سپاہی دورویہ صف لبستہ تھے سواری ایڈورڈس گیٹ کی طرف سے ہوکر گئی تھی۔ اور جسوقت کہ شہر کی تنگ گلیون مین سواری پہونچی تو وہان کی کیفیت نہایت دلکش اور قابل دید تھی پشاور مین اسوقت عید کا دن معلوم ہوتا تھا ہر مکان اور ہر دکان پر خوشنما گلدستے آویزان تھے کہین سوزن کاری کے کام کے پردہ پڑے تھے اور کہین موم جامہ کے نقش و نگار کی چیزین نظر آتی تھین جھنڈیان اور بیرقین اور محرابی پھاٹک اور دیسی قسم کی آرایش اور سامان اور خیر مقدم کے کتبے اور اشعار ہر جگہہ پر دکھائی دیتے تھے اور اس سب سامان کا نتیجہ یہ تھا کہ ہر قدم پر ایک نیا رنگ تھا اور یہ کیفیت زیادہ تر دلکش اسوجہ سے ہوگئی تھی کہ دیوارین بھورے رنگ کی تھین اور وہ زینت کی اشیا کو خوب دکھلاتی تھین اکثر مکانات کا اگلا حصہ نیلے رنگ اور سفید رنگ سے رنگا ہوا تھا اور اسوجہ سے یہ بوقلمونی عجیب مزہ دیتی تھی مطلع صاف تھا اور دھوپ خوب ہی کھلکر نکلی تھی اور ہر شے صاف اور روشن نظر آتی تھی گورکھتری کی چڑھائی بہت ہی اونچی تھی اور جسوقت اسپر جلوس جانے لگا تو عجیب کیفیت تھی اصل شاہزادہ

بالکل صاف نظر آتی تھی فوج کے لوگ تنگ گلیون کے باہر کھڑے ہوئے
تھے اور بہت سے لوگ اپنے اپنے مکانوں کے دروازون پر کھڑے تھے پشاور کی حالت مثل
دوسرے شہرون کے نہین ہے اسکی آبادی مختلف قسم کے لوگون سے شامل ہے
مجمع پر نگاہ کرنے سے پٹھانون کی تعداد سب سے زیادہ معلوم ہوتی تھی اور
اور یہ صاف ظاہر ہوتا تھا کہ حدود شہر کے باہر سے جرگون کے لوگ بکثرت
تماشہ دیکھنے آئے ہین یہ لوگ بڑے شہ زور اور تنومند تھے جو اچھلنے اور پھاندنے مین
نہایت ہی مشاق تھے انکا لباس بالکل گنواری تھا اور صورت دیکھنے سے وحشت
برستی تھی لیکن اسپر بھی ایک کیفیت معلوم ہوتی تھی۔ یہ لوگ پشاوریون سے شانہ
مین شانہ ملائے کھڑے تھے اس مجمع مین کابل اور وسط ایشیا کے لوگ بھی تھے
سپاہی سنگینین چڑھائے ہوئے تھے اور انکے پیچھے ہزارہا آدمی اشتیاق کی
آنکھین کھولے ہوئے بالکل چوکس کھڑے ہوئے تھے ان لوگون کے چہرہ سے کچھ
کچھ صبر و تحمل اور اسی کے ساتھ کچھ کچھ امید کے آثار ظاہر ہوتے تھے اور اسطرح سے
چپکے کھڑے ہوئے تھے گویا اس بات کی راہ دیکھ رہے تھے کہ اب انکا اشتیاق
پورا ہوگا گو رہ رہ کر کوئی ہائی لینڈرز یا ڈوگرہ سپاہی انتظام قائم رکھنے کیلئے
انکو ہٹاتا بھی رہتا تھا کیونکہ ہر شخص کو معلوم ہو کہ پشاور ایسے مواقع پر اپنی شورہ پشتیون
کے دکھانے کے لیے بدنام ہے۔ پٹھان لوگ نمائش کے عادی نہین ہین اور انمین
سچائی کا جوش طبیعت پایا جاتا ہے جو اسوقت محرک ہوا اور یہ لوگ سلام کرنے
لگے اور سلام جسوقت کہ سلام کے طریقہ سے کیا جائے تو اُسکے معنی بہت کچھ
ہوسکتے ہین۔

خاص پشاوری لوگون کو آج اپنی خیرخواہی پر فخر ہے کیونکہ خاندان شاہی کے
لوگ اسکی چار دیواری کے اندر پہلے پہل داخل ہوئے تھے اور اہل پشاور
نے بڑی سچائی کے ساتھ اُسکا اعزاز کیا شہر مین پرنس اور پرنسز کی سواری
اسیطرح بڑھتی چلی گئی تا آنکہ غور کھتری کا پھاٹک آگیا اور اُسکے بعد گاڑی تا ان ستاپیو

کی نگاہ سے غائب ہوگئی دیر رائل ہائینس اُس محصور احاطہ مین داخل ہوئے میدان مین جو شامیانہ نصب تھا اُئمین صوبہ اور ضلع کے درباری لوگ جنمین مینونسپل کمشنر بھی داخل تھے جمع تھے اور جسوقت کرنل ڈین پرنس اور پرنسس کو ڈلس کے قریب لے گئے تو یہ سب لوگ اُنکا استقبال کرنے کے لیے استادہ ہوگئے اس موقع پر سرحد پار کے تین سردار بھی موجود تھے لیکن جرگون کے ملک مجموعی حیثیت سے دوشنبہ کو علی مسجد مین شاہزادہ کے روبرو پیش کیے جائینگے درباریون مین بہت سے دیسی افسر پنشن یافتہ لوگ بھی تھے جنمین کچھ لوگ تمغہ لگائے ہوے تھے اور اُن تمغون کے دیکھنے سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ علاوہ ہندوستان کی سخت لڑائیون مین شریک ہوچکے ہین اور اکثر سرحدی مہمات مین شریک رہ چکے ہین اور لارڈ رابرٹس کے ہمراہ بھی کابل سے قندھار تک کوچ کرچکے ہین دوسرے وہ لوگ بھی تھے جو جنگ ہبیشیا اور چاین مین بھی شریک ہوچکے تھے یہ سب کے سب بڑے پرانے سپاہیون مین سے تھے جو آرڈر آف میرٹ کے تمغہ لگائے تھے اور اپنی رجمنٹون کی وردیان پہنے تھے یہ لوگ سفر کرکے شاہزادہ کو دیکھنے آئے تھے اور اس بات پر نازان تھے کہ شاہزادہ کے روبرو دربار مین بیٹھے ہین وہ لوگ جنکی ملازمت کا زمانہ ختم کرچکے تھے اور اب اپنی پنشنون سے فائدہ اٹھا رہے تھے گو اُنکی لڑائیونکا زمانہ تمام ہوجاچکا تھا تاہم اُنکی خیرخواہی کی آگ اسیطرح اُنکے سینون مین بھڑک رہی تھی جیسی نوجوانی اور شباب کے عالم مین بھڑکتی تھی۔

شاہزادہ کے بیٹھنے کے بعد خان عبدالغفور خان ڈویژنل جج نے خیرمقدم کا ایڈریس پڑھا جو حسب ذیل تھا۔

ہم قائم مقامان باشندگان سرحد شمال مغرب و ممبران میونسپل کمیٹی پشاور نہایت ادب کے ساتھ صحیح قلب سے یور رائل ہائینس کا خیرمقدم کرتے ہین۔ یہ پہلا موقع ہے کہ ہمکو اس بات کا فخر عظیم حاصل ہوا۔ کہ ولیعہد تاج سلطنت

برطانیہ کا خیر مقدم کرین جنکے ہمراہ عالی مرتبہ شہزادی بھی آئی ہوئی ہین یور رائل ہائنسز
اپنے اس دورہ ہندوستان کے عالم مین جن بہت سے صوبجات کی سیاحت
فرمائینگے گو ہم دولت وحشمت کے اعتبار سے اپنے صوبہ کا اس سے مقابلہ
نہین کرسکتے لیکن اس بات مین کسی سے کم بھی نہین ہین کہ برابر تہ دل سے
سلطنت کی خیرخواہی کا اظہار کرتے رہین یور رائل ہائنسز نے خوش قسمتی سے اسوقت
درہ خیبر کی سیر کرنا چاہی ہی اور یہ تاریخی شہر سالہا سال سے اُس مقام کے سنتری کا
کام دیتا آیا ہی ایسے موقع پر ہم یور رائل ہائنسز کا خیر مقدم کرتے ہین درہ خیبر وہ مقام
ہی جہان زمانہ ماضیہ کے بادشاہ اور فتاح آیا جایا کیئے اور مویشی اور مال غنیمت
اپنے ہمراہ لے جایا کیئے اب اعلیٰ حضرت ملک معظم قیصر ہند کے ظل حمایت مین ہمکو
کسی طرح کا اندرونی اور بیرونی خطرہ نہین رہا اور اسکے بدلے امن وامان اور
عافیت اور اطمنان قائم ہی ہمکو اس بات کی بہت بڑی خوشی ہی کہ یور رائل ہائنسز
کی تشریف آوری سے ہمکو اور ہماری اولاد کو اس بات کا یقین ہوگیا کہ ملک معظم قیصر ہند
کے فیض رسان عہد مین جنکی طول عمر اور کامیابی کی دعائین ہم ہر روز کیا کرتے ہین جو بیشمار
برکتین ہمکو حاصل ہین وہ ہمیشہ جاری اور قائم رہین گی۔

شہزادہ کا جواب

اسکے بعد ہز رائل ہائنس شاہزادہ ویلز نے یہ تقریر فرمائی۔

صاحبو۔ شمالی مغربی سرحدی صوبہ کے آنے پر آپ نے جس سچائی اور صاف
گوئی سے ہمارا خیر مقدم کیا ہی اسکی بابت مین پرنسس آف ویلز کی طرف سے اور
اپنی جانب سے بھی آپ کا شکریہ ادا کرتا ہون آپ نے اپنی خیرخواہی اور شکرگزاری کا
جو یقین دلایا ہی اُسکی کیفیت مین اپنے والد بزرگوار ملک معظم قیصر ہند سے بیان کرونگا
اپنی سیاحت ہندوستان کے زمانہ مین اعلیٰ حضرت کو اس بات کا سخت افسوس رہا۔
کہ وہ پشاور کی سیر نہ کرسکے لیکن آج کے تیس برس پیشتر پشاور تک آمدورفت کیلیے کوئی ریل

نہین جاری تھی والد ماجد کی سیاحت ہندوستان کے بعد سے سرحد پار کے ملک مین دوسری تبدیلیان بھی ہوئی ہین اور مجھکو اس بات کے معلوم ہونے سے خوشی ہوئی ہی کہ یہ تبدیلیان آنکی عافیت وبہبودی کا باعث ہوئین۔ امن وانتظام ایسی برکتین ہین جنکی بابت ہم سبکو شکرگزار ہونا چاہئے اور مجھکو اس بات مین ذرا بھی اندیشہ نہین ہی کہ اس آزاد اور دلیر آدمیون کے ملک مین امن وامان اور عافیت کے پیدا ہونے سے پٹھانون کے جوانمردانہ اوصاف مین کچھ فرق آئیگا شہزادی اور مین سنجیدگی کے ساتھ اس بات کی دعا کرتا ہون کہ جو امن وعافیت آپ لوگون کو حاصل ہی وہ ہمیشہ اسی طرح قائم رہے آپ لوگ ان دروّن کے نگھبان ہین اور برٹش قوم کے لوگ سمندر پار کے دور ودراز مقام سے آپکو ہمدردی اور اعتماد سے دیکھتے رہین گے۔

اسکے بعد درباریون کے پیش ہونے کی کارروائی شروع ہوئی سب کے پہلے مہتر چترال کی باری آئی ہو ایک کم گو متین نوجوان ہین یہ سادی وضع سے آئے تھے معمولی سفید لباس پر ایک بھورے رنگ کا چغہ پہنے تھے۔ اسکے بعد خان دیر پیش ہوے جو ایک بلند قامت شکیل شخص ہین اور ابھی نوجوان ہین یہ ایک پوستین پہنے ہوئے تھے جسپر زردوزی کا کام بنا ہوا تھا اور انکے تن وتوش پر یہ پوستین خوب زیب دیتا تھا۔ تیسرا انمبر خان نوآگئی کا تھا وہ بھی مہتر چترال کیطرح سادی وضع سے آئے تھے اور ویسا ہی چغہ پہنے تھے سرحد پار ان تینون سردارون کی چھوٹی چھوٹی ریاستین ہین جنسے سالہا سال سے مختلف قسم کے تعلقات رہتے آئے ہین۔ اور جنکے متعلق اب بھی بہت سے پولیٹیکل اور فوجی مسائل حل کرنے کو باقی ہین ۱۸۹۵ء کے بعد سے چترال مین امن ہی۔ اور نوجوان مہتر چترال کو اپنی رعایا پر عادلانہ حکومت کرنے مین ہرطرح کی امداد اور حوصلہ دیا اور دلایا گیا ہی۔ تاکہ بار دیگر وہ اندرونی افسوسناک ناانصافیان نہونے پائین جنکی ابتدا کسی کے قتل سے ہوتی ہی اور آخر کو خونخوار جنگ شروع ہوجاتی ہی۔ حدود چترال کے اندر ہمکو اتبک ایک مختصر گیریزن رکھنا پڑتا ہی اور جو کچھ انکے سبب سے اور کچھ اسوجہ سے بھی

کہ ہمارے پولٹیکل افسر فی الواقع نگرانی کرتے رہتے ہین وہان ہر طرح سے امن و امان ہی غالباً یہ بات برسون کے بعد حاصل ہوسکے گی کہ وہان فوج کا کوئی گریزن نہ رکھا جائے اور ہندوکش کے نواح مین چترال کو ہمیشہ ایک بیرونی تھانہ سمجھنا پڑیگا اور اُنکے وسطی اور رون کی بھی برابر نگرانی رہتی آئی ہے۔ خان دیر اپنے والد محمد شریف خان کے جانشین ہوے ہین جو برسون تک دریاے سوات کے اُس پار والے ملک مین دھوم مچاتے رہے وہ عمرا خان کے حریف تھے لیکن مقابلہ مین ناکام رہے اور آج کے دس برس بیشتر جب اُنھون نے شکست پائی تو محمد شریف خان نے پھر ریاست دیر پر قبضہ کیا وہ برٹش گورنمنٹ کی نسبت شکرگزاری کے ساتھ اپنی خیرخواہی کا اظہار کرتے رہے اور اُسکی حمایت اور اعانت سے پھر اُنھون نے اپنی ریاست پر قبضہ حاصل کیا۔

خان حال خان بادشاہ خان کو سخت خطرات کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ اُنکے چھوٹے بھائی نے ریاست کا دعویٰ کیا تھا! اور ابھی بہت زیادہ عرصہ نہین ہوا کہ اُسوقت تک یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ اپنی حیثیت سنبھال نہ سکین گے لیکن ایک سمجھوتہ کر لیا گیا اور امید ہے کہ اب وہ ریاست دیر پر اپنا قبضہ قائم رکھ سکین گے ۱۸۹۷ء مین جب پہلے پہل سرحد پر مجنونانہ مذہبی جوش پھیلا تھا تو ملک باجور کے چند سردارون مین صرف خان نواگئی ایک ایسے شخص تھے جو اُس اندھی مین نہین پڑے جس حالت مین اہل سوات اور باجور و دیر وال وغیرہ چکدرہ کا محاصرہ کر رہے تھے اور ملاکنڈ پر حملہ کرنے کی فضول کوششون مین مشغول تھے تو خان نواگئی بالکل الگ رہے اُنھون نے اپنی نئی بھرتی کی سپاہ کو جمع کیا اپنے قلعہ کو مسلح کیا اور سر بندن بلڈ کی سپاہ کا جب وہ آخر مین نمودار ہوئی خیر مقدم کیا اُنکو یہ دیکھ کر خوشی حاصل ہوئی کہ ملا ہدی کے ساتھیون کو نواگئی مین شکست ہوئی اور اُسکے بعد خان نواگئی کی حالت بخوبی سنبھل گئی وہ دیر کے جھگڑے مین بھی شریک ہوے لیکن خوش قسمتی سے ہمارے پولٹیکل افسرون کے احکام کو بھی مانتے رہے اور ایسے وقت مین اپنا ہاتھ روک لیا جب وہ دیر کی حالت کو بدل سکتے تھے۔

ان لوگون کے بعد ادنے درجہ کے دوسرے دربار ی پیش ہوے یعنی دلیسی افسر میونسپل کمشنر - اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر اور دو ایک دلیسی تاجر جو لوگ نذرین پیش کرنے کے مستحق تھے انھوں نے نذرین پیش کین پرانے دلیسی افسران نے اپنی تلوارون کا قبضہ آگے بڑھایا جنکو شہزادہ نے چھو دیا - تلوار پیش کرنیکی گو ایک معمولی رسم ہے جو ہمیشہ سے ہوتی آئی ہے - تاہم یہ بہت پر معنی ہے اور اسکے بعد ان کارروائیون کا خاتمہ ہوا -

پرنس اور پرنسز مع کرنل ڈین خرامان خرامان پھاٹک کے دورویہ درختون کے قریب تشریف لائے اور بعد ازان گور کھتری کی چھت پر تشریف لیگئے - وہان سے شہر اور آس پاس کے ملک کی کیفیت ملاحظہ فرمائی اور کوہرے کی وجہ سے مطلع زیادہ صاف نہ تھا اسپر بھی اچھی طرح سے معلوم ہوتا تھا کہ وادی پشاور مع اپنی گرد کی پہاڑیون کے کیا شے ہے بعد ازان ویر رائل ہائنسز گاڑی پر تشریف لائے اور ٹکیبون رسالہ کے لوگون کو بطور بدرقہ ہمراہ لیکر اٹیور ڈس گیٹ ہوکر گورنمنٹ ہوس کو روانہ ہوے راستہ بھر مین جو لوگ جمع تھے تعظیم دیتے گئے - ہندوستانی اشخاص نے صبح کی کارروائیون سے بڑا حظ اٹھایا اور شاہی مہمانون کے خیر مقدم اور تعظیم کے موقع سے فائدہ حاصل کیا جیسا کہ ابھی بیان کیا جا چکا ہے پشاور ایک بڑا شہر ہے - جسمین ایک لاکھ کی آبادی ہے اور اسمین بہت سے ایسے لوگ بھی ہین جو بالکل ہی صلح پسند اور قانون کے پابند ہین -

جسوقت دیر رائل ہائنسز گور کھتری سے واپس روانہ ہوے تو ہر شخص دیکھ سکتا تھا کہ وہ لوگ سلام ہی نہین کرتے تھے بلکہ مسلمانون کے قدیم طریقہ کے مطابق خیر خواہانہ خوشی کے نعرے بلند کرتے تھے ہر جگہ ایک ہلچل اور دھوم ہی مچی ہوئی تھی جس سے معلوم ہوتا تھا کہ پرنس اور پرنسز کی صورت ایک مرتبہ دیکھنے سے انکا خیر خواہانہ جوش بہت بڑھ گیا اور دیر رائل ہائنسز اس صبح کی کیفیت کو دیکھکر بہت ہی زیادہ محظوظ ہوے چنانچہ پشاور کی جو حالتین آپکے مشاہدہ مین آئین وہ ہمیشہ بہت اچھی طرح آنکو یاد رہینگی - اس دورہ کی یادگار وہ خیر مقدم کا ایڈریس

ہوگا جو خوشنما نقرئی کاسکٹ مین رکھکر پیش کیا گیا تھا جسپر وکٹوریہ میموریل ہال منقوش تھا اور یہ وہ عمارت ہی جو نہایت ہی باہمی مناسبت سے اور بڑی کاریگری کے ساتھ بنائی گئی ہو گو اسکا نقشہ سر سونٹن جیکب نے بنایا تھا جو اس کام کے استاد ہین لیکن اُنکی اُستادی سے بھی زیادہ کمال یہ عمارت ظاہر کر رہی ہو۔

آج صبحکو گورنمنٹ ہوس مین کرنل اور مسنرڈین نے گارڈن پارٹی دی پشاور سوسائٹی کے تمام لوگ مع سربرآوردہ ہندوستانی رئیسون اور یہ صوبہ کے درباریون کے وہان جمع تھے ۔ بلیک واچ اور کارڈن ہائیلنڈرز کے بینڈ باجے بھی موجود تھے ۔ دونو جماعتون کے بینڈ نے بڑے جوش سے باجا بجایا اور حضار اس سے بہت محظوظ ہوے ۔ اکثر لیڈیز و جنٹلمین شاہزادہ اور شاہزادہ بیگم ویلز کے حضور مین پیش کیے گیے اور درباریون کیجانب بھی خاص ہی توجہ مبذول ہوئی ۔ پانچ بجے کے بعد پرنس اور پرنسس رخصت ہو کر گورنمنٹ ہوس کو تشریف لے گیے ۔

پشاور

یکشنبہ ۔ ۲۴ ۔ دسمبر ۱۹۰۵ء

آج شہزادہ عالم و شہزادہ بیگم ویلز نے نماز پڑھی اور سہ پہر کو مع اپنے ہمراہیون کے جنرل سیر و کماینڈر فوج ڈویژن کے ساتھ کمپو کی سیر کے لیے تشریف لے گیے ۔ اکیسویں رسالہ لانسرز ہمراہ تھا ۔ سڑکون پر پولیس کا انتظام تھا ۔ کمپو مین نہایت خوشنما درخت لگے تھے اور تمام مکانون کے احاطے خوب ہی صاف و شفاف تھے ۔ مگر پشاور مین آج کل وہ کیفیت و بہار نہین تھی جیسی گلاب کی فصل مین ہوتی ہو ۔ کہ ہر مکان اور ہر احاطے مین پھول ہی پھول دکھائی

دیتے ہین اور ہر مقام گلزار ہوتا ہی۔

جو مہمان ہندوستانی حصۂ شہر کو دیکھنا چاہتے تھے وہ دن کو وہان گئے اور خوب سیر کی ہر طرف لوگون کو کاروبار مین مصروف دیکھا۔ ایڈورڈ پھاٹک کی خاص سڑک پر بکثرت آمد و شد تھی۔ روز شنبہ کی طرح اس روز بھی معلوم ہوا کہ پشاور کیسا پٹھانون کا شہر ہی اور اندنون سرحد کے اُس جانب سے معمول سے زیادہ کسقدر لوگ یہان آئے ہوئے ہین کہ جنکا مقصود یہ ہی کہ یہان کے جشن سے محظوظ ہون اور شاہزادہ عالم و شہزادی بیگم کے جمال باکمال سے مشرف ہون یہ لوگ اپنا مال فروخت کرنے کے لیے آئے تھے وہ ہر طرف مع اپنے بیلون اور اونٹون کے نظر آتے تھے۔ اور علاوہ انکے اور بہت سی قسم کے لوگ آئے ہوے تھے ان سبکے مزاج بے پروا معلوم ہوتے تھے اور بعض کی نظر سے کچھ تڑاپن مترشح ہوتا تھا جسکا باعث یہ ہی کہ وہ غلطی سے اپنے تئین ایک بہت بڑا شخص سمجھتے ہین اُنکے برتاؤ سے ظاہر تھا کہ وہ شہر صلح کن باشندون کا نہین ہی۔ ہزارہ کے باشندے بھی وہان دکھائی دیتے تھے اور اُنکے علاوہ اورکزئی لوگ بھی موجود تھے تیز نگاہ اور لمبے بالون والے آفریدی بھی پھرتے ہوے معلوم ہوتے تھے جابجا پولیس کے ملازم اپنی شیشم کے ڈنڈے لگائے پھرتے تھے اور یہی شہر کے انتظام کی ایک صورت معلوم ہوتی تھی۔ سبزہ فروش اور میوہ فروش اپنی اپنی دکانون پر پکار کر سودا بیچ رہے تھے اور سردہ فروش سردے کی قاشین کاٹ کاٹ کر خریدارون کو چکھاتے جاتے تھے چند دوکانون پر موم جامہ بنایا جا رہا تھا جو پشاور کی ایک مشہور چیز ہی۔ اور دوسری دوکانون پر سوزنکاری وغیرہ کرتے ہوئے لوگ نظر آتے تھے سینے کی کلین بھی جابجا دکھائی دیتی تھین۔ چند میوہ فروشون کی دکانون پر انارون اور سیبون کے ڈھیر لگے ہوے تھے پوستین اور قالینون کی بھی دکانین تھین جابجا چبوترون پر پانی کی ٹھلیان رکھی ہوئی اور انپر ایک ایک آدمی بیٹھا ہوا نظر آتا تھا۔ یہان کے مکانات بہت اونچے اونچے سنگریزی دیوارون کا ایک چھوٹا سا قلعہ ہی جسمین توپون کے لیے جھروکے بنے ہوئے ہین مگر توپین نہین ہین۔ اسے دیکھکر سکھون کی حکومت کا وہ طوفانی زمانہ یاد آتا ہی

جب ابوسبل نے اس شہر کو پامال کرکے بالکل خاک مین ملادیا تھا اسپر لوگجا نہ سے گولہ باری کی تھی شکلو توپ چل جانے کے بعد شہر کا پھاٹک مقفل ہوجاتا ہی۔

پشاور

دوشنبہ۔ ۴۔ دسمبر ۱۹۰۶ء

آج نہایت کامیابی کے ساتھ خیبر کی سیر ہوئی۔کوئی نامناسب واقعہ نہین ہوا جس سے دلچسپی مین فرق آتا شہزادہ عالم اور شہزادہ بیگم مع لیڈی شانفبری اور اکثر افسران اسٹاف اور کرنل ڈین چیف کمشنر سرحدی صوبہ اور آنکے پرسنل اسسٹنٹ مسٹر ہمفریز گاڑی پر سوار ہوکر ریلوے اسٹیشن پر گیے وہان شاہزادے اور اونکے ہمراہیان کے لیے ٹرین تیار تھی۔پلیٹ فارم پر حفاظت کے لیے بلیکوایچ پلٹن کے گورون کا ایک حصہ موجود تھا اور پولیس کے لوگ بھی تعینات تھے۔نو بجے ٹرین جمرود مین پہنچی وانڈرنگ (رائل) پلٹن کا گارڈ آف آنر حاضر تھا اور میجر روس کیپل پولٹیکل افسر خیبر بھی موجود تھے۔یہان گاڑیان کھڑی ہوئی تھین جنپر شاہزادے مع ہمراہیان کے لنڈی کوتل جانے کیلیے سوار ہوے خیبر رائفل پلٹن کے تیس سوار زیر کمان لفٹنٹ سفرٹ ہندوستانی افسر کے ہمراہ تھے شہزادۂ عالم اور شاہزادہ بیگم اور کرنل ڈین اول گاڑی پر سوار تھے اور افسران اسٹاف اور اخبارون کے نامہ نگار دوسری گاڑیون پر تھے اس سفر کی کیفیت بیان کرنے کے قبل یہان درہ خیبر کے کچھ حالات بیان کرنا بے موقع نہوگا۔

درۂ خیبر

جن گھاٹیون سے افغانستان سے ہندوستان کا راستہ ہی انمین خیبر گھاٹی بہت ہی تاریک ہی۔اس گھاٹی مین اور اسکے گرد وپیش بڑے جنگجو فرقے رہتے ہین یعنے آفریدیون اور شنواریون اور ملاغوریون نے ان فوجون کو بہت ستایا ہی جنھون نے کسی طرف سے یہان آنے کا ارادہ کیا ہی سکندر نے اس گھاٹی کو چھوڑ دیا تھا۔

وہ جلال آباد سے شمال جانب گھوم کر یا جو آر اور سوات ہوتے ہوئے ہندوستان میں آتے تھے غالباً انھوں نے پھر ڈھاکہ تک راستہ کرلیا تھا محمود غزنوی نے اپنی فتوحات کے لیے کوتل کھائی کا راستہ پسند کیا تھا اُنکے علاوہ تمام مسلمان شہنشاہوں نے خیبر ہی کے راستے سے چڑھائی کی تھی اور مغلیہ شہنشاہ اسپر قبضہ کرنا بہت ضروری سمجھتے تھے۔ چونکہ یہ دہلی و کابل کے خاص راستے پر ہے اسیوجہ سے سب اسی کو بہت ضروری سمجھا کیے۔ جب رنجیت سنگھ کے ماتحت سکھوں کی حکومت ہوئی تو یہاں بڑی بڑی لڑائیاں ہوئیں۔ کیونکہ پشاور ایک ایسا مقام سمجھا گیا تھا کہ جنگ کر کے اسے حاصل کرنا چاہیے اور افغانوں کو جمرود کے اُس پار تک نکالدینا چاہیے۔ سکھوں اور پٹھانوں میں خوب خوب لڑائیاں ہوئیں دونوں کے خوب مقابلے ہوئے ہری سنگھ کے سامنے کھلے میدان میں ایک یادگار جنگ ہوئی تھی جسمیں سکھوں کو فتح ہوئی تھی۔ اسکے بعد سکھوں کے مقام پر جب برٹش گورنمنٹ قائم ہوئی تو بڑے بڑے خونخوار بدلے لئے گیے جس سے اسے معلوم ہو گیا کہ خیبر کے کیا معنے ہیں۔ صلح کن سفارتوں کی آمدورفت ہوئی لیکن جب کابل کی اول جنگ ہوئی اور غضب کی زکیں ملیں تو تمین سے گردونواح کے تمام آفریدی خیبر گھاٹی میں جمع ہو گئے تھے جسکی وجہ سے قدم بقدم لڑنا پڑا تھا اور بڑی دقت سے جلال آباد کی بہادر فوج کو کمک بھیج سکی تھی پھر ۱۸۴۲ء و ۱۸۴۳ء میں جمرود کے والوں سے مقابلہ کرنا پڑا اور گھاٹی پر قبضہ رکھا اور سزا دینے کے لیے کالم فوج کو داؤدی بازار میں جانا پڑا بہت ہی عجیب بات ہے کہ تینتیس میل تک راستہ جسپر ہزار لٹیرے رہا کریں جو دوست اور دشمن سب کو موقع پاکر ایک ہی طرح لوٹتے اور مارتے پیٹتے رہیں دوسری افغانی جنگ کے بعد سترہ برس تک خیبر میں ہر طرف امن رہی اور باقاعدہ فوج کا ایک سپاہی بھی جمرود کے ادھر نہیں گیا۔ برٹش گورنمنٹ ان جرگوں کو بہت بڑا فیاضانہ الاونس دیتی تھی اور خیبر رائفل پلٹن میں جنگجو لوگوں کو ملازمت حاصل کرنے کا موقع دیا گیا تھا اور معلوم ہوتا تھا کہ اب ہمیشہ کے لیے بالکل امن ہو گئی برٹش گورنمنٹ نے لنڈی کوتل میں ایک قلعہ بند مقام بنوا لیا ہے۔ علی مسجد تو بغیر توپخانہ کے دشمن کے روکنے کے لیے

خوب مقام معلوم ہوتا تھا اور جمرود کے قریب قلعہ ماڈ بھی اپنے طور پر خوب مضبوط تھا
اور ان مقامات پر وہی سپاہی تعینات تھے جو جرگے والون مین سے بھرتی ہوئے تھے
کسی کو کبھی کسیطرح کا خوف وخطر عارض ہونے کا شان وگمان بھی نتھا مگر جرگون کے
ملک مین ایک ایسی قوت ہی کہ جب وہ دکھائی جاتی ہی تو کوئی شے روک نہین سکتی وہ یہ ہی
کہ جب یہان تعصب بڑھتا ہی تو فوجی ملازمت یا الاولش کا مطلق خیال ولحاظ نہین رہتا
جب جہاد کا وعظ دیا جاتا ہی جیسا ۱۸۹۷ء مین ہوا تو سرحد کے اِس سرے سے اُس سرے
تک لوگ آپسمین متفق ہو جاتے ہین اور ایک دوسرے کا ساتھ دیتا ہی اور وہی کرتے
ہین جو سب جرگے والون کو منظور ہوتا ہی ۱۸۹۷ء مین ملاؤن کو کامیابی ہوئی تھی اور
خیبر سلطنت برطانیہ کے ہاتھ سے نکل گیا تھا اس زمانہ مین قلعہ ماڈ سے جو آگ
کے شعلہ نکل رہے تھے وہ پشاور سے دکھائی دیتے تھے - علی مسجد کو لوٹ لیا تھا
اور لنڈی کوتل سرای کی بھی یہی حالت ہوئی تھی اور اُسوقت بجز اسکے کوئی چارہ تھا کہ
کچھ فاصلہ سے قلعہ ماڈ پر گولہ باری کیجائے - کئی مہینہ کے بعد بڑی مشکل سے آفریدیون پر
قابو ملا - تراہ وبارہ کی جنگ کے بعد خیبر صاف ہوگیا - اس کے قلع بند مواضعات منہدم
کرا دے گئے اور بازار کے برج گولون سے اُڑا دے گئے - اسکے بعد از سر نو بندوبست
کیا گیا اور سات برس کی متواتر کوششون سے اب عمدہ صورت پیدا ہوتی جاتی ہی -
اصلی قلعہ لنڈی کوتل مین سے جسمین توپون اور بندوقون کے جھروکے بنے ہوئے ہین
اس قلعہ کے پھاٹک اسپات کے ہین اور اب اگر تمام آفریدی اُسکی دیوارون سے
سر ٹکرا ٹکرا کر اپنی جان بھی دیدین تو اسوقت تک کچھ نہین کرسکتے جبتک قلعہ کے اندر
کی فوج نمک حلالی پر کمر باندھے رہے - اور رسد اور سامان جنگ کافی رہے علی مسجد کا
پرانا تاریخی قلعہ اب منہدم کردیا گیا ہی صرف اُسکی بارکین دکھائی دیتی ہین تمام درہ مین
تھوڑے تھوڑے دور پر برج بنے ہوے ہین جنکے سنگی نشستے تیرہ فٹ سے بیس فٹ
تک اونچے ہین - اِن برجون کی زمین لوہے کی ہی اور آہنین سپاہیون کے لئے رسد اور
پانی رہتا ہی - جب سیڑھی کھینچ لیجاتی ہی تو اِن چھوٹے چھوٹے قلعون کے رہنے والے

سپاہی ہر طرح محفوظ ہو جاتے ہیں۔ رات و دن ہر وقت ان قلعون کے رہنے والے من آپس مین اشارون سے باتین ہو سکتی ہین اور اب اگر تار بھی کاٹ ڈالا جائے تو کچھ پرواہ نہین ہی۔ اس انتظام سے جسوقت چاہین لنڈی کوتل اور جمرود کو خبر پہونچ سکتی ہی۔ خیبر رائفل پلٹن کے سترہ اٹھارہ سو جوان تمام تھانون مین رہتے ہین۔ انکا صدر مقام جمرود مین ہی اور لنڈی کوتل مین ایک زبردست کمپنی رہتی ہی۔ آج اسی کمپنی کو جسکے افسر کمانیر میجر ادس کیپل تھے شاہزادے اور انکے ہمراہیان کی حفاظت سپرد کی گئی تھی۔

جمرود

جمرود جانے کا انتظام نہایت معقول کیا گیا تھا۔ خیبر رائفل پلٹن کے چودہ سو سپاہی تعینات تھے اور راستہ کے ادھر ادھر بلند مقامون پر پکٹ مقرر کر دئے گئے تھے اور راستہ کے ہر جھوپڑے اور قلعہ مین تھوڑے تھوڑے سپاہی موجود تھے اور علی مسجد کے قریب سڑک پر نصف کمپنی تھی۔ اسکے علاوہ کمی خیل آفریدیون کے سردارون نے جنوبی جانب کے بیرونی پہاڑون پر اپنے سپاہیون کے پکٹ تعینات کرنیکا ذمہ لیا تھا اور اسطرح پر دو تین ہزار سپاہی حفاظت کے لیے موجود تھے۔ غرض ہر طرح پر شاہزادے اور انکے ہمراہیان کی حفاظت کا انتظام بہت معقول طور پر کیا گیا تھا۔ خیبر رائفل پلٹن کے سپاہی بندوقون پر سنگین چڑھائے بلند پہاڑون پر تعینات تھے گویا تنہا دکھائی دیتے تھے۔ مگر بیس میل تک برابر انکا سلسلہ تھا۔ بعض پکٹون کو اپنے مقام پر رات بھر رہنا پڑا کیونکہ وہ پانچ چھ ہزار فٹ کی بلندی پر تعینات کئے گئے تھے۔ خیبر رائفل پلٹن کے سپاہی ایسے کامون اور مشقت کے عادی ہین۔ کیونکہ وہ انہین پہاڑون مین پیدا ہوئے اور وہین پرورش پائی ہی وہ ہر پہاڑ کے گوشہ گوشہ اور پگڈنڈیون سے خوب واقف ہین۔ جب شاہزادے کی سواری

اُنکے سامنے سے گزری تو اُنھوں نے پریزنٹ آرم کی سلامی دی - علی مسجد مین پھونچکر سواری تھوڑی دیر رُکی اور یہان گاڑیون کے گھوڑے بدلے گئے -
اب علی مسجد کی وہ خوبیان باقی نہین رہی ہین کیونکہ قلعہ بند بارکین اور تھانے سب پہاڑون کے اوپر ہین جہان سے خیبر کی حفاظت ہوتی ہی اور اسی مقام سے دریاے خیبر جاری ہی اصلی درہ کا یہی مقام ہی اور دریا ایک ایسی پہاڑی سے نکلا ہی جو فقط تین گز چوڑی ہی - پُرانا راستہ اسی مقام پر تھا لیکن اب پہاڑون کو اُڑا کر تیس فٹ چوڑا راستہ بنا دیا گیا ہی - تاہم علی مسجد کے تین چار میل اُدھر تک تنگ راستہ ہی -
لندی کوتل کی پہاڑی میدان کی چڑھائی آسان ہی اسکے بعد پھر ایک ویران اور پتھریلے ملک مین داخل ہونا پڑتا ہی - شاہزادے کی سواری علی مسجد سے لیکر تمام راستہ کی دوسری شاخ پر روانہ ہوئی یہان گارد بدل دیا گیا اور لفٹنٹ شیفرڈ کے بدلے لفٹنٹ کیٹنگ گارد کے ہمراہ ہوے دو پہر کو شاہزادے کی سواری قلعہ مین داخل ہوئی کپتان ڈیوڈسن ہوسٹن کمانیر افواج لندی کوتل نے شاہزادے کا استقبال کیا خیبر رائفل پلٹن کے سپاہیون کا گارد آف آنر زیر کمان لفٹنٹ ٹیننگ موجود تھا اُسنے معمولی سلامی دی شاہزادہ عالم نے گارد کو ملاحظہ فرمایا جنکے سر سے پیر تک سیاہ بانکپن جھلکتی اور چالاکی ظاہر ہوتی تھی - افسرون کے مکانون کی چھت پر جاکر شاہزادے نے پہاڑی میدان کی سیر کی - یہان سے بجز پتھریلے میدانون اور پہاڑ کے کچھ نہین دکھائی دیتا تھا مگر پچھم جانب ٹورسیر سے جہان بلند پہاڑ نہین ہین افغانستان دکھائی دیتا ہی - کوہ سفوکی سیر کے لیے جہان سے ڈکا اور جلال آباد دکھائی دیتا ہی کافی وقت نہ تھا جب مطلع صاف ہوتا ہی تو ان مقامات پر سے کافرستان کے پہاڑونکی برف اور کوہ ہندوکش کی اونچی اونچی چوٹیان دکھائی دیتی ہین -
شاہزادہ عالم نے خیبر رائفل پلٹن کی مصنوعی جنگ دیکھنے کی خواہش ظاہر فرمائی -

پس اس پلٹن کے ایک چھوٹے سے گروہ نے اسکرمش کے قاعدہ اور شالکی کارتوس سے مصنوعی جنگ کی اور ایک خیالی دشمن اور مورچہ پر حملہ کیا دو سو سے زیادہ لوکل باشندون کا ایک غول جنمین اکثر شنواری تھے قلعہ کے باہر جمع ہوگیا تھا۔جو شاہی تشریف آوری کی کیفیت دیکھنے کے لیے آیا تھا ان پہاڑون مین زیادہ لوگ آباد نہین ہین اور جو ہین بھی وہ بہت ہی بے پروا ہین کہ کوئی کیفیت دیکھنے کے لیے باہر نہین جاتے یہ قلعہ سادہ سادہ بنا ہوا ہی مگر جس کام کے لیے ہی اسکے لیے بہت ہی موزون ہی۔رفل پلٹن کے چھ سو سپاہی اسمین چھوٹی چھوٹی بارکون مین رہتے ہین افسرون کے رہنے کے لیے عمدہ عمدہ مکانات ہین اور ایک اسپتال اور ایک سیگزین اور گدام کی کوٹھریان ہین جنمین رسد وغیرہ اشیاے خوردنی اور سامان جنگ رہا کرتا ہی۔ پانی کے حوضون مین اسقدر کافی پانی رہتا ہی کہ اگر اس مقام کو جرگہ والے گھیر لین جو ہمیشہ ممکن ہی۔تو جو سپاہی اسمین رہتے ہین وہ پیاسے نہ مرین حالانکہ پشاور کا متحرک کالم فوج ۱۸۹۷ء کا ایسا واقعہ نہ ہونے دینگے یہان درخت اور جھاڑیان اور پھول بھی ہین جنکا قائم رکھنا بہت دشوار ہی۔لنڈی کوتل ایسا مقام نہین کہ وہان کوئی شخص اپنا گھر بنائے اسیوجہ سے کوئی شخص یہ پیشینگوئی نہین کرسکتا کہ آئندہ کیا ہوگا بالفعل تو یہ ایک قلعہ بند مقام ہی اور جرگہ والے اسپر حملہ نہین کرسکتے۔پس اسکے سوا اسکی نسبت اور کچھ نہین کہا جا سکتا۔

افریدی ملک

فوٹو لیے جانے کے بعد شاہی جماعت دو بجے دن کے جمرود کو واپس روانہ ہوئی علی مسجد مین ملک لوگ پرنس اور پرنسس کا خیر مقدم کرنے کے لیے منتظر تھے۔ آفریدیون کے سربرآوردہ اشخاص حسب ذیل موجود تھے خان بہادر یار محمد سردار ملک دین خیل و ملک زمان خان راجگل والے سردار کوکی خیل ملک محمد شیر خان ساکن افسر جرگہ سپاہ ملک عبدالجبار خان و نور محمد خان مشترک قائم مقامان زکا خیل۔

ملک محمل دین - ملک مرحم و ملک انزا خان - مشترک سرداران قنبر خیل - ملک حافظ سمندر خان و آعظم خان مشترک سرداران قمرئی یعنی قمر خیل - ان دس سرداران کی نسبت اُنکے نام لکھدینے کے علاوہ اُنکا کچھ مختصر حال بھی بیان کردینا مناسب معلوم ہوتا ہی - یار محمد خان نے گویا اپنی ساری بضاعت وادی بازار کی مشرقی نکاس کے قریب مقام چورا مین ایک قلعہ بنوانے کے متعلق صرف کردی - درۂ چورا کو اگر ایک بوتل قرار دیا جائے تو یہ قلعہ اُسکی گردن کے پاس بنایا گیا ہی اور اُسکا سر علی مسجد کی سڑک سے دکھائی دیتا ہی - وادی بازار سے جو لوگ درۂ خیبر مین آکر حملہ کرین اُنکی اب بالکل روک ہوگئی ہی اور انھون نے امن و امان قائم کرنے کے متعلق جو خیر خواہانہ خدمتین انجام دی ہین اُنکی وجہ سے نہایت استحقاق کے ساتھ اُن کو خان بہادر کا خطاب گورنمنٹ کی جانب سے عطا ہوا ہی - زمان خان - امین خان متوفی کے بھائی ہین جو کسی زمانہ مین کوکی خیل کے زبردست سردار تھے اور جنکے بھائی کا بہت اثر تھا لیکن بھائی کے مرجانے کے بعد ملک کے منصب کے اسور دیکھنے کی غرض سے انھون نے افغانی ملازمت ترک کردی - عبد الجبار ولی محمد خان متوفی کے بیٹے ہین - اور نور محمد مشہور خواص خان کے بھتیجے ہین جو بالفعل کابل مین پناہ گزین ہین ۱۸۸۰ء سے ۱۸۹۷ء تک ولی محمد خان اور خواص خان کو درۂ خیبر مین بڑا اقتدار حاصل رہا - گورنمنٹ اُنکو فیاضانہ وظیفہ دیتی رہی - اور تمام آفریدی قبیلون مین اُنکا بڑا رعب رہا - اُنکو تنزل اسوقت ہوا جب وہان فساد عظیم برپا ہوا اور انھون نے افریدیون کے ملک مین جو کچھ ہورہا تھا اُسکی اطلاع دینے مین قصور کیا اور رکیبا رگی جرگون سے موافقت کرلی آخرکار انتقام لینے کی کارروائی شروع ہوئی - اُنکے قلعہ جات اور گاؤن غارت کرڈالے گیے اور اُنکو بھاگ کر افغانستان چلے جانا پڑا - آخر کو ولی محمد نے برٹش حکام سے صلح کرلی - اُنکو ایک قلعہ لنڈی کوتل کے قریب بنانے کی اجازت دیگئی اور دو برس کا زمانہ ہوا - اسی قلعہ مین وہ مرگئے - یہ ایک بڈھا آدمی تھا جو آخر مین بہت ہی بے اعتبار ہوگیا تھا اور اُسکی وجہ سے دوسرے ملوک کے لیے سبق ہوگیا

کہ عہد شکنی کرنے سے کیسی ذلت ہوتی ہے۔ خواص خان ابتک کابل مین پناہ گزین ہے اور گزشتہ چند سال کے اندر آفریدیون سے جو اختلافات ہوے ان سب کا ذمہ دار وہی ہے باقی ماندہ لوگ ایسے نہین ہین جنکے کوئی خاص تاریخی واقعات قابل ذکر ہون۔ آفریدیون کے پولٹیکل معاملات کے متعلق بارہ سے شیر محمد خان جو سیاد خیل کے سردار ہین البتہ ایک اقتدار اور عظمت رکھتے ہین۔ ان دس ملکون کے اتحت مین جرگون کی پچیس ہزار فوج موجود ہے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۸۹۷ء کے واقعات کے بعد سے بھی جب پہلے پہل تیراہ کا پردہ الٹ دیا گیا تھا۔ آفریدیون کی قوت ابھی تک بڑھی ہوئی ہے شاہزادے نے انکی خیرخواہی اور جان نثاری سے اطاعت کرنے پر شفقت کا اظہار فرمایا اور یہ لوگ اس سے بہت خوش ہوئے۔ بڈھے اور نابینا حافظ سمند خان آفریدی پر شاہزادے کے اخلاق اور شفقت کا بہت اثر ہوا۔ اس نے کہا گو مین نابینا ہون لیکن بادشاہ کے ہاتھ کو مس کر سکتا ہون، اور اسکے بعد اسنے شاہزادے کے ہاتھ پر اپنا سر رکھدیا۔ ایک اور شخص نے یہ الفاظ ادا کیے "ہملوگ غریب ہین اور ایک غریب ملک مین رہتے ہین لیکن اب چونکہ بادشاہ کے قدم یہان آگئے ہین تو یہ زمین گلزار ہو جائے گی ہر ہر ملک نے دو دو بھیڑین اور شہد پیش کیا۔ یہی ان کی نذرین تھین اور دربارون مین جو طلائی اشرفیان نذر دیجاتی ہین اور چھوکر معاف کر دیجاتی ہین۔ انکی نسبت یہ نذرین کہین زیادہ پرمعنی تھین۔ پرنس اور پرنسس نے شہد کی نذر قبول کر لی۔ اسکے بعد طرفین سے سلامی ہوئی اور گارڈ نے بھی حرکت کی اور علی مسجد کے زیر سایہ جن آفریدی سردارون کو یہ عزت دی گئی تھی۔ انمین خوب خوب ذکر اور چرچے ہو رہے تھے جمرود اور پشاور کے سفر مین اور کوئی امر پیش نہین آیا۔ شاہزادے نے سر روس کیپل کو حکم دیا کہ ان کی طرف سے رفل برداران خیبر کے افسرون اور سپاہ مذکور کے لوگون کا شکریہ ادا کیا جائے اور ان لوگون کی سپاہیانہ وضع اور وجاہت کی تعریف بھی فرمائی لنڈی کوتل کے ملاحظہ مین بڑی کامیابی ہوئی اور غالباً اپنے تمام سفر مین اس سے زیادہ دلچسپ دن شاہزادہ کا اور کوئی

نہ گزرا ہوگا - شبکو ڈیر رائل ہائنسز قواعد ملاحظہ کرنے کی غرض سے راولپنڈی کو تشریف لے گیے -

داخلہ مقام راولپنڈی

سہ شنبہ - ۵ - دسمبر ۱۹۰۵ء

شاہزادہ ویلز اور اُنکے ہمراہیان نے رات کو پشاور سے حسن ابدال کا سفر کیا اور چونکہ مسافت بہت ہی کم تھی اسوجہ سے ٹرین بہت آہستہ آہستہ گئی حسن ابدال مین لارڈ کچنر اور اُنکے اسٹاف نے ڈیر رائل ہائنسز کا استقبال کیا جس کے بعد شاہزادہ ویلز گھوڑے پر سوار ہوکر مصنوعی جنگ کے میدان مین تشریف لیگیے - اور شاہزادہ بیگم اور لیڈی شافٹسبری ان ہاتھیون پر سوار ہوئین جنہین مہاراجہ کشمیر نے بھیجا تھا - ان ہاتھیون کے ہودے اور جھولین نہایت ہی نفیس تھین جنکی چمک اور درخشندگی پر نگاہ نہین ٹھہرتی تھی - شاہزادہ ویلز مع شاہزادہ بیگم و دیگر ہمراہیان کے موضع توسہ کے شمال و مغرب جانب شارع عام کے قریب ایک بلند مقام پر تشریف لے گیے کالا سرا کے مقام سے جہان لارڈ کچنر کا چھوٹا کمپ تھا توسہ تین چار میل کے فاصلہ پر ہی -

آج صبحکی کارروائی بخوبی سمجھ مین آنے کے لیے یہ بیان کر دینا بہت ضروری ہی کہ اس مصنوعی جنگ کی عام و خاص باتین ظاہر کر دی جائین - عام خیال یہ تھا - کہ شمالی فوج مندرجہ ذیل سپاہ کے ساتھ پنجاب پر چڑہائی کرنیکے ارادہ سے راولپنڈی مین داخل ہو - اسکے ساتھ ایک رسالہ کا ڈویژن تھا جسمین دو برگیڈ تھے اور ہر برگیڈ مین ایک ایک گھوڑون کے توپخانہ کی باٹری تھی - پیدل فوج کے دو ڈویژن تھے جنمین سے ہر ڈویژن مین تین تین برگیڈ یعنی کل چوبیس بٹالین تہین ڈویژن کی فوج مین جنگی توپخانہ کے دو برگیڈ تھے اور کور ترب کے ساتھ تین کوہی باٹریان اور دو کمپنیان برٹش کوہی پلٹن کی تہین - یہ کل فوج جمع ہوکر ہ - دسمبر کی صبحکو دریاے سندھ

کے پار اوتری اور اُسدن جنوبی فوج بھی جمع ہو رہی تھی جسکا یہ کام تھا کہ شمالی فوجکو روکے
اور راولپنڈی مین نہ آنے دے ۔ کچھ فوج راولپنڈی مین چڑھائی کرنیوالی فوج کی تعداد سے
کم جمع ہو چکی تھی ۔ اور جسسے امید تھی کہ اُسکی کُمک کے لیے جہلم اور لاہور سے کچھ
فوج بہ عجلت تمام آرہی ہی حالانکہ ۷ دسمبر تک یہ فوج وہان نہین پہونچ سکتی یہ تو عام خیال تھا
حالانکہ شمالی فوج کا خاص خیال اور ارادہ یہ تھا کہ جہلم اور لاہور سے کُمک آنے کے پہلے
وہ راولپنڈی پر قبضہ کرلے ۔ اور اسیوجہ سے ۵ دسمبر کو سات بجے صبح رسالہ کا ایک
ڈویزن حسن ابدال کے مغرب جانب مقام برہان مین جمع ہو گیا تھا اور اُسکے چار گھنٹہ
کے بعد پیدل فوج کا ڈویزن بھی پہونچ گیا تھا ۔ یہ بات پہلے ہی سے معلوم تھی کہ دشمن کے
رسالے حسن ابدال اور کالا سرا کے درمیان وادی دریاے ہارو مین موجود ہین ۔ یہان تو
یہ ہو رہا ہی اور جنوبی فوج کے رسالہ کا ڈویزن جو ۴ دسمبر کو بڑھ چکا تھا دریاے ہارو تک
پہونچ گیا ہی اور ۵ دسمبر کو ۶ بجے صبح مشہور پہاڑی مرغالا کے ایک نین پر قبضہ کرلیا ہی
اور درّہ مرغالا کی حفاظت کے لیے ایک رجمنٹ سوارونکا مقرر کردیا گیا ہی ۔ باقیماندہ
جنوبی فوج اسوقت تک راولپنڈی مین خیمہ زن تھی لیکن گھاٹی کی جانب فوراً بڑھنے
کے لیئے ہر وقت تیار اور مستعد تھی ۔ ان امورات اور فوجون کے ارادون کے اظہار
کے بعد انکی نقل و حرکت بخوبی سمجھ مین آسکتی ہی میجر جنرل ہیگ کمانیر رسالہ جات جنوبی نے جنگ
اور ناگا کے قریب وادی ہارو مین شبکو قیام کیا اور صبح صادق کے وقت واہ کے شمال کیطرف
کوچ کرکے دریا پر قبضہ کیا اور اُسے عبور کرکے بڑی سڑک کے قریب اوترے اور واہ
کے پورب جانب پھر اُسے کیا تاک ریلوے پر قبضہ رکھنے کے لیے اپنی فوج کو صف آرا کیا
سر لاک الیٹ جو شمالی رسالون کی کمان کرتے تھے شاہی سڑک پر سے ہوتے ہوئے
حسن ابدال کیجانب بڑھتے مگر یہ دیکھکر کہ پہاڑ کے درمیان سے جو راستہ ہی اسپر مخالف
فوج قابض ہی ۔ انھون نے اپنی ڈویزن فوج کو ریسے کے شمالی جانب بڑھایا اور وہان
سے میدان جنگ مین گیے تاکہ جنرل ہیگ کے داہنی جانب حملہ کرین ۔ انھین اس
کارروائی مین کامیابی ہوئی اور جنوبی رسالہ کو کالا سرا کیطرف ہٹ آنا پڑا ۔ جنرل ہیگ نے

اسوقت حوالی لوسر کے ایک نئے مورچہ پر قبضہ کیا اور وہان ایک گھوڑ ڈکا توپخانہ
تعینات کر دیا تاکہ شمالی مشرقی میدان پر قابو رہے۔ شمالی رسالے اپنی پوری تعداد
سے اسکواڈرن کالم کے قاعدہ سے شارع عام پر ہوتے ہوئے بڑھے اور لوسر
کے شمالی جانب دھاوہ کرنے کے لیئے صف آرا ہوئے۔ مگر موضع لوسر سے انپر بڑی
گولہ باری کی گئی۔ اس اثنا مین جنرل ہیگ نے بھی اپنی فوج کو صف آرا کر لیا اسوقت
جانبین سے فوجون نے دھاوہ کیا اس دھاوہ کو شاہزادہ ویلز اور انکے ہمراہیان
بخوبی تمام دیکھ سکتے تھے دونو طرف کے برگیڈ کے سوار دھاوہ کر کے پچاس گز تک ایک
دوسرے کے سامنے آگئے یہ موقع ایسا تھا کہ دیکھنے والون پر اسکا بہت اثر ہوا۔
مگر اس دھاوہ مین ایسی گرد اڑی تھی جسنے دونون رسالون کو چھپا لیا تھا اور کچھ معلوم نہوتا تھا
ثالثون نے یہ فیصلہ کیا کہ اس مقابلہ مین جنوبی رسالون کو بڑی کامیابی ہوئی کیونکہ
یہ خیال تھا کہ توپخانہ کی گولہ اندازی سے شمالی فوج کو بہت ضرر پہونچا ہی۔ اسکے بعد شمالی
فوجکو تین میل پیچھے ہٹنے کا حکم ہوا اور اسوقت تک اسکا توپخانہ اسکی مدد کے لیے
آگیا تھا جنوبی رسالے بھی اپنے مقام سے ہٹ آئے اور جنرل ہیگ نے اپنا جنگی
توپخانہ طلب کیا اور تھوڑی دیر مین اس توپخانہ کے تین برگیڈ نمودار ہوئے۔ اسوقت
مہلت جنگ کا اعلان کیا گیا اور شاہی گروہ نے مقررہ خیام مین ٹفن نوش کیا اور
اسکے بعد موٹر کاڑیون پر سوار ہو کر کالا سرا کو تشریف لیگئے۔

سہپہر کو شمالی رسالے توپخانہ کی مدد سے پھر آگے بڑھے اور مصنوعی جنگ دو
گھنٹہ تک رہی فوج آگے نہین بڑھ سکتی تھی اسلیئے کہ چوبیس توپون سے اسپر گولہ اندازی
ہو رہی تھی اور جنوبی پیدل فوج راولپنڈی سے نہایت عمدگی کے ساتھ سفر
طے کر کے انکا راستہ روکے ہوئے تھی پانچ بجے دونون جانب کے رسالے
پیچھے ہٹے۔ آج رات کی حالت یہ ہی کہ سر آرچ بالڈ ہنٹر کمانیر شمالی فوج کی پیدل
فوج کا اول ڈویژن واہ مین اور دوسرا ڈویژن مقام ہارون مین ہی اور سر ایلفرڈ گیسلی

کمانیر جنوبی فوج نے اپنی پیدل فوج کے چوتھے ڈویژنکو آراآنجا ابری شرکر پہ تعینات کرکے وہان مورچہ ڈال لیا ہی تاکہ دوسرے بیسیا تک ریلوے کے آمد و رفت کے راستہ پر قابو رکھ سکین اور کالا آسرا کی حفاظت کرسکین۔ رسالون نے شب کو اس مقام کے جنوبی جانب قیام کیا اور باقیماندہ جنوبی پیدل فوج اور ڈویژن فوج مقام جاتی کے سنگ پر رہی تاکہ درہ مرغالا پر قبضہ رکھے۔ جسکے لیئے بلند پہاڑیون پر پکٹ تعینات کیے گیے تھے۔

کل تمام شمالی فوج ایک ساتھ دھاوہ کرے گی۔ آجکی کارروائی بہت ہی دلچسپ تھی لیکن گرد و غبار کیوجہ سے اچھی طرح فوجون کی نقل و حرکت نہین معلوم ہوتی تھی۔ شارع عام پر فوجون اور بار برداری کے جانورونکا مجمع تھا کیونکہ وہ فوج جو راولپنڈی سے آئی تھی وہ شمال کیجانب ٹھہر رہی تھی۔ اُنکو ابھی بڑی مشقت اور محنت کا سامنا کرنا ہی کیونکہ کل شنکو مرغالا کے مورچہ پر بہت بڑا حملہ ہونیوالا ہی۔

ہر دو جانب سے مندرجہ ذیل ڈویژنل اور برگیڈ کمانیر تھے۔

شمالی افواج

ڈویژن رسالہ اول مین۔ میجر جنرل سر لاک الیٹ

برگیڈ رسالہ اول مین۔ برگیڈیر جنرل آدمس۔

،، رسالہ دوم مین۔ کرنل الیف۔ ایس گارٹ

ڈویژن پیدل فوج مین۔ لفٹننٹ جنرل سر اے۔ جی ہیرو۔

برگیڈ ،، — میجر جنرل ڈسوو کس۔

،، ،، نمبر ۲ — برگیڈ جنرل سر جے ولکاکس

پیدل فوج کے تیسرے برگیڈ مین۔ کرنل الیف جے ایلمر۔

ڈویژنل فوج مین۔ لفٹننٹ کرنل سی پی رانبسن۔

پیدل فوج کے تیسرے ڈویژن مین۔ میجر جنرل الیف ڈبلیو کچنر۔

پیدل فوج کے ساتوین بریگیڈ مین ۔کرنل ڈبلیو ڈو جی کرے ۔
پیدل فوج کے اٹھوین بریگیڈ مین ۔بریگیڈیر جنرل ایچ اے ایبٹ ۔
پیدل فوج کے نوین بریگیڈ مین بریگیڈیر جنرل جے اے ایچ پالک ۔
پیدل فوج کے دسوین بریگیڈ مین ۔میجر جنرل ار اے پی کلیمنٹس ۔
ڈویژنل فوج مین ۔لفٹننٹ کرنل پارپڈیل ۔

جنوبی افواج

رسالون کے دوسرے ڈویژن مین میجر جنرل ڈی ہیگ رسالون کے تیسرے بریگیڈ مین ۔کرنل اے فیر ۔
رسالون کے چوتھے بریگیڈ مین ۔بریگیڈیر جنرل بی ٹی میہن ۔
پیدل فوج کے دوسرے ڈویژن مین میجر جنرل جے ایچ ڈوہوس ۔
پیدل فوج کے چوتھے بریگیڈ مین ۔کرنل سی ڈبلیو پارک
پیدل فوج کے پانچوین بریگیڈ مین ۔کرنل ایچ بی واٹکنسن ۔
پیدل فوج کے چھٹے بریگیڈ مین ۔میجر جنرل جے پی دون
ڈویژنل فوج مین ۔بریوٹ کرنل ہاگ ۔
پیدل فوج کے چوتھے ڈویژن مین ۔میجر جنرل بسمارم کریگ ۔
پیدل فوج کے گیارھوین بریگیڈ مین ۔کرنل سی ۔اے اینڈرسن ۔
پیدل فوج کے بارھوین بریگیڈ مین ۔میجر جنرل جی الیف براون ۔
ڈویژن فوج مین ۔بریوٹ کرنل ہیڈ ۔

اس مصنوعی جنگ کے باب مین بالعموم کہا جاسکتا ہی کہ اس جنگ کے تمام خیالات پہلے ہی سے قرار دیدے گئے تھے قابل حل یہ عقدہ تھا کہ مارگلا کے مورچون پر حملہ کیا جاے اور انکی حفاظت کیجاے جنگی کامون کو ترقی دینا بریگیڈ اور ڈویژن کے کمانیڈرن پر منحصر ہی ۔فوج کا بڑی بڑی منزلین طے کرنا اور دھس بند ہوا آنا اور شب کو حملہ کرنا یہ سب امور

اسکی جفاکشی اور قوعد کے امتحانات ہین اس سے معلوم ہوگا کہ قواعد حال سے اسے جو تجربہ ہوا ئین اسنے کیا خوبی و عمدگی پیدا کی اور بعض صورتین ایسی بھی ہین کہ فوج مقابل مین اصلی جنگ کا ایسا برتاؤ ہوگا۔ سب سے پہلے یہ کارروائی تھی۔ کہ صبحکو ساون کی جنگ ہوئی اس جنگ مین پانچہزار فوج شریک تھی جن لوگون نے دوسرے قریب فوج کے دھاوہ کو دیکھا وہ نافل ہین کہ بہت ہی عمدہ کیفیت تھی کیونکہ ایک پلٹن کے بعد دوسری پلٹن سمت آراتھی اور پھربھی اُس تیزی سے دھاوہ کیا جولاک الیٹ اوڈ ہیگ ایسے کمانیردن اور ایڈمس اور گیرٹ وغیرہ تھن ایسے برگیڈیردن کی موجودگی مین ہوسکتی ہے۔

چار بجے سہپر کو شاہزادہ بیگم مع لیڈی سافسٹری اور کچھ ہمراہیون کے مع لیڈی کو روانہ ہوئین۔ شاہزادہ عالم نے شب کو لارڈ کچھنر کے کمپ مین قیام فرمایا۔ اسلیے کہ صبحکو کالاسرا اور مرغالہ شاخ پہاڑی کے درمیان فوج کی کارروائی کو ملاحظہ فرمائینگے مہاراجہ صاحب جودھپور و مہاراجہ صاحب بیکانیر اور لفٹنٹ کرنل اردنگ کمانیر کاسن دلیتھ فوج اسٹریلیا اور میجر ہیا اشی جاپانی جنرل اسٹاف بھی لارڈ کچنر کے کمپ مین تھے

راولپنڈی
چہارشنبہ ۶۔ دسمبر ۱۹۰۵ء

حاضری نوش فرمانے کے بعد صبحکو شہزادہ عالم مع لارڈ کچنر و افسران اسٹاف گھوڑون پر سوار ہوکر شمالی فوج کا دھاوا دیکھنے کے لیئے شارع عام پر تشریف لے گیے اسکے بعد اس مقام پر گئے جہان سے ایک فوج کا دوسری فوج کے قریب کھونچنا دکھائی دیتا تھا۔ اسطرح سے ہزرائل ہائنس نے فوج کی تمام و کمال کارروائی ملاحظہ فرمائی۔ اور کمپ کو اسوقت واپس آئے جب جنوبی فوج کا پچھلا گارد کالاسرا سے گزر کر مرغالہ کے مورچہ پر پہونچ گیا۔ آج صبح کی کارروائی نہایت دلچسپ اور سبق حاصل کرنے کے قابل تھی سب نے اپنے اپنے کام نہایت خوبی و خوش اسلوبی سے کیے۔

گو انھون نے ایک بہت بڑی منزل کے بعد شب کو جب سری تتی میدان مین مقام کیا تھا تاہم سب کام بڑی پھرتی اور تیزی سے کیئے ناظرین کو یہ یاد ہوگا کہ کل سر ایلفرڈ گیسلی کی جنوبی فوج کے تین بریگیڈ بعد مغرب کالاسرا کے راستہ سے مرغالہ گھاٹی کے راستہ پر مورچہ زن تھے یہ سلسے ریلوے کے جنوبی مغربی جانب لوسر ہوتی ہوئی براما کو پانچ میل لمبی صف تھی اور جنرل اوڈہوس ان تینون بریگیڈون کے کمانیر تھے - پیدل فوج کے دوسرے ڈویژن مین اور دون دیارک و انگلیاس بریگیڈ پر تھے اور رسالہ کا ڈویژن زیر کمان جنرل ہیگ تھا اور لوسر اور براما کی فوج کے جنوب طرف صف بستہ تھا اور پیدل فوج کا جو تھا ڈویژن مرغالہ کی بلندی اور گھاٹی مین مورچہ بنا رہا تھا یہ ڈویژن اور دوسرا ڈویژن دونون دشمن کے آگے بڑھنے کے راستہ پر تھے. شمالی فوج نے شب کو اُس لین پر قیام کیا تھا جو واہ سے ہوتی ہوئی کمالا کو گئی تھی اور اُسکے دست چپ کیطرف ریل کی سڑک تھی پیدل فوج کے دو ڈویژن دوسرے ڈویژن کو اُسکے مورچون سے پسپا کرنے کے لئیے تیار تھے یہ آسان بھی تھا اسوجہ سے کہ حملہ آور فوج المصاعف تھی -

سر آرچیبالڈ ہنٹر کمانیر شمالی فوج نے یہ بھی کیا تھا کہ کرنل پالک کی کمان مین تین بریگیڈ کو سرتھی مین بھیجدیا تھا جو شمال وتا گھاٹی کے شمالی جانب ہے جس سے گو بڑا جنگشن ریلوے کو براہ راست راستہ ہے- یہ امر بھی بیان کر دینے کے قابل ہے- کہ جنرل گیسلی خوب جانتے تھے کہ اس گھاٹی کی حفاظت پر ضرور ہے پس اسپر قبضہ رکھنے کے لیے انھون نے پیشتر ہی سے ایک بٹالین بھیجدی تھی اور اسطرح دھمکی دینے کے سوا اور کچھ نہ کرسکے شمالی پیدل فوج کے اول ڈویژن نے زیر کمان سر ایڈمنڈ دبر تھی اور رسالہ کے ڈویژن نے جو زیر کمان سر لاک الیٹ تھی مقام واہ سے برابر بڑھنا شروع کیا اور جنرل اوڈہوس کی فوج کے میسرہ کے کنارہ پر چلے جانے کی دھمکی دی اسکے ساتھ ہی تیسرا ڈویژن زیر کمان میجر جنرل والٹر کجیر لوسر و میسا پہ بڑھا پس اس صورت سے جنگ گاہ کے سامنے کا رُخ

سات میل لمبا تھا لہٰذا جنرل وڈہوس اس خوف سے کہ کہین اُنکے دونون طرف
فوج نہ آجائے مرغالہ کے مورچہ پر پیچھے ہٹے میمنہ وقلب فوج تو بہت سرعت کے ساتھ
پیچھے ہٹی مگر میسرہ کی فوج آہستہ آہستہ ہٹی ۔ اسطرح فوج کے ہٹنے کے لیے ملک
خوب موزون تھا ۔ جا بجا نالے اور ایسے موقع تھے کہ اُنپر حملہ فوج اخیر وقت تک لڑ سکتی تھی
اسکے علاوہ شارع عام کی سڑک بہت بلند تھی اور بہت دور تک سڑک کے دونون
طرف کنکر ڈھیر تھے ۔ پس سپاہیون کو ان کنکرون کی آڑ مین لیٹ کر اپنے تئین پوشیدہ
کر دینے کا خوب موقع ملا تھا اور اُنکی وردیون کا رنگ ایسا تھا کہ اس سے وہ بالکل
اُسمین چھپ جاتے تھے اور معلوم نہ ہوتے تھے ۔ لوگ آڑ پکڑتے ہوئے آتے تھے ۔
اور اپنے شکلی کارتوس اس احتیاط سے چلاتے تھے کہ گویا گولی کے کارتوس
تھے اور اپنے دیدبانون کو خوب درست رکھا تھا ۔ ایک مرتبہ سو سپاہی ایک
میکسیم توپ کو لیے ہوئے آرہے تھے توپ کو پیڑ کے نیچے جھکا دیا تھا اور برابر دشمن پر
فیر کر رہے تھے اسطرح فوج نے ایک باغ اور خام دیوارون کے ڈھیرون پر
قبضہ کر لیا شمالی فوج کے لوگ کھیتون مین ہوتے ہوئے نالون کی طرف جا رہے
تھے اگر دفعتاً جنگ ہوتی تو اس ترکیب سے اُنکے بہت سے لوگ ضائع ہوتے
میدان جنگ کے ہر مقام پر عقب کے گارد سے خوب خوب لڑائیان ہوئین
فوج کے دوڑ کرانے اور نئے مورچون پر قبضہ کرنے مین اور فوراً ہی بندوقین
چلانے سے ایک لطف معلوم ہوتا تھا ۔ شمالی فوج بھی کبھی کبھی توپین داغتی تھی ۔ مگر
اُسے کبھی عمدہ نشانہ بازی کا موقع نہین ملا ۔ جب خاتمہ کیوقت شمالی فوج علیحدہ
ہو رہی تھی تو یہ بہت آگے بڑھ گئی تھی اور بندوقون کی باڑھ پر باڑھ چلنے کی کچھ
پروا نہین کی تھی پس دیکھا گیا کہ پیدل فوج سے چار یا پانچسو گز سے مقابلہ ہوا
ثالث ہر مقام پر نہین پہنچ سکتے تھے مگر اس امر پر ضرور غور ہو گا کہ کنارہ کش
فوج کی اچھی حالت تھی تو اسوقت پیدل فوج بڑھی تھی ۔

سہ پہر تک دوسرا ڈویژن کالاسرا سے بھی اور پیچھے ہٹا دیا گیا ۔

شہزادہ عالم اور لارڈ کچنر وسط مقام سے جنگ کو دیکھ رہے تھے۔ ڈویژن
نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ پیچھے ہٹا تھا وٹکنس اور دون کے بریگیڈ
مرغالہ شاخ کوہ کے سامنے سے گزرے اور بٹھائے گئے کلمل شاخ کوہ کے قریب
گیسلی کے ریزرو فوج کے شریک ہوئے اور پارک کا بریگیڈ شارع عام پر بڑھکر
مرغالہ گھاٹی میں سیدھی نکلسن کی یادگار کے پاس گیا اور اسی طرح اول ڈویژن
فوج نے ہرنا سے گزر کر ڈہوس کی میسرہ فوج کو پیچھے ہٹایا اور آگے بڑھکر موضعات
جھنگ و بلوط و جلال پر قبضہ کر لیا۔ یہ سب مقامات کاآسراسے جنوبی مغرب
جانب ہیں پس یہ سب اول ڈویژن میں شریک ہو گئے اس اثنا میں سر الاک لیٹ
کے رسالہ کا ڈویژن جنوبی جانب گھومتا ہوا لڑنے کے لیے آیا خیال تھا کہ دکھنی
سے گیسلی کے آنے جانے کا راستہ بند کر دیا جائے ہیگ کے رسالہ کے
ڈویژن کا سلسلہ اور ڈہوس کے بائیں طرف اس سے قائم رہا اور آخر میں
گیسلی کے عام محفوظ فوج میں شریک ہو گیا اور مواضعات بنڈ و کھوگر کے
درمیان کچھ دور تک قبضہ رکھا۔ یہ مقام جانی کے سنگ ریلوے اسٹیشن
کے مغربی جانب پانچ میل پر ہے۔ دو بجے دن کو دونوں فوجوں کا یہی عالم تھا۔
اسوقت یہ بات ظاہر ہو گئی تھی کہ ہتر کا مورچہ مرغالہ کے بائیں جانب جانیکا
ارادہ رکھتا ہے۔

سہ پہر کو ایسی اچھی کارروائیاں ہوئیں کہ اسوقت تک نہوئی تھیں اور
ان سے بہت اچھے سبق ملے۔ شہزادہ عالم مع لارڈ کچنر کے تھوڑی دیر بعد
مرغالہ کی بلندی کے کنارہ پر گئے جہاں سے کچھ نیچے پہاڑ میدان جنگ
ہیں۔ اثنائے راہ میں [illegible] سے جنرل واکر کے ڈویژن کو مرغالہ کے بائیں
جانب حملہ آور ہوتے ہوئے دیکھا۔ اس ڈویژن کی اٹھارہ جنگی توپیں اور [illegible]
کو بھی توپیں چل رہی تھیں اور آگے بڑھنے والی پیدل فوج کی حفاظت کرتی
تھیں سپاہی ایسی آڑ لیے ہوئے تھے کہ کوئی دکھائی نہ دیتا تھا گھاٹی

دہانہ کی چار چار انچہ کی چار توپین اور مغربی جانب قلعہ کوہ کا کوہی توپخانہ دور سے جنگی
توپون کا جواب دے رہا تھا والٹر بگیڈ کے اخیر داہنی جانب کی فوج جنوب و مغرب جانب
بڑھی اور ڈیڑھ بٹالین نے بلندی مرغالہ کے اخیر حصہ پر مغرب جانب حملہ کیا مگر سب سے
زیادہ جنرل ہرد نے اپنی ڈویژن کو پھیرا آگے آگے گاندٹی فوج تھی اور پیدل فوج مقام
بلوط و جنگ سے جنوب جانب جاکر تھوڑی ہی واقع وادی دریاے بارون پر قبضہ کرلیا
بڑی خوبی سے فوج بڑھائی گئی تھی جب پلٹن بر پلٹن وادی مین ہوتی ہوئی بڑھ رہی تھی اور بلندی
مرغالہ پر دھمکی دے رہی تھی تو عجیب کیفیت تھی بڑا کا بہت خوب انتظام تھا گیسلی بھی
بیکار نہین رہے وہ پہلے ہی سے جان گئے تھے کہ مخالف کا حملہ بڑھتا جاتا ہی اور وادی
بارون مین فوج کے بڑھنے کو روکنا چاہیئے ورنہ وہ اپنے تمام مورچون کو خالی کردینے
اور راستہ سے پنڈ کی طرف پیچھے ہٹنے پر مجبور ہونگے اور مرغالہ کی گھاٹی اور بلند
مقامات سے وہ پیچھے نہین ہٹ سکتے تھے کیونکہ والٹر بگیڈ کا ڈویژن آگے بڑھکر حملہ کرتا
اُنکے پاس پیدل فوج کے دو محفوظ بریگیڈ اور کوہی توپخانہ تھا پس اُنھون نے اُنھین
وادی بارون کے جنوبی جانب کے پہاڑون پر اس خیال سے بسرعت تمام بھیجدیا کہ
اگر بیرو کا ڈویژن جودسے آگے بڑھا تو یہ وہان سے اسپر خوب آتشباری کرسکین گے
اسکے ساتھ ہی اُنھون نے اوڈہوس کو ٹھاٹے کلیل کے گرد کی پہاڑیون پر قبضہ کرنے
اور ہینگ کے رسالے اور گھوڑون کے توپخانہ کو اُنکی مدد کرنے کا حکم دیا اس
مقام پر فی الحقیقت وہی کارروائی ہوئی - جو ہنگام جنگ ہوا کرتی ہی -
کیونکہ جب بیرو کے ڈویژن کا سرا جو وہین دکھائی دیا تھا - تو اُ کا
آگے بڑھا ہوا ڈویژن بہت ہی تیزی کے ساتھ دوڑ کر آگیا تھا فوراً
ہی توپون اور بندوقون سے آتشباری ہوئی اُس وقت گیسلی نے
اپنا پہاڑی توپخانہ آگے بڑھایا اس وقت تک بیرو کے پاس اٹھارہ
توپین تھین اور مقابلہ کے لیے بھی اسیقدر تھین لیکن پہاڑی توپون سے صورت
بدل گئی اور بیرو کے ڈویژن کا آگے بڑھنا موقوف ہوا - کیونکہ تیس توپون کے

سامنے وہ جو دسے آگے نہین بڑھ سکتا تھا۔
شمالی فوج کے سوار زیر کمان سرا ے لاک ایسٹ بیرو کے ڈویژن کے میمنہ کیطرف بڑھے مگر وادی ہارون کو نہ جا سکے کیونکہ جنوبی رسالہ سے فقط اُنسے مقابلہ نہ تھا۔ بلکہ اس مقام پر ہر طرف نالے کھوے کثرت تھے۔
بعد مرغانہ کی بلندی اور گھاٹی پر گسیلی کا قبضہ ہوا۔
لارڈ کچنر نے اس مصنوعی جنگ کے ڈائرکٹر انچیف کی حیثیت سے سر ارچیبالڈ ہنٹر سے کہلا بھیجا کہ شمالی فوج اب ٹھہر گئی ہے اب تمھین سب کو حملہ کر کے بلند مقامون کو فتح کر لینے کا موقع ہے کیونکہ خبر آئی ہے کہ جنوبی فوج کی امدادی فوج راولپنڈی سے آرہی ہے۔
پانچ بجے یہ فوجی کارروائی ختم ہوئی شاہزادہ عالم نے بیرو کی فوج کو جنوب کیطرف سے گھومتے اور وادی کی جانب بڑھتے ہوے نہایت غور سے دیکھا۔
اسکے بعد ہز رائل ہائنس کیمپ کالاسرا مین تشریف لائے پانچ بجے سے نو بجے تک فوج نے دم لیا کھانا لکایا اور رکھایا اور رات کے حملہ کی تیاری کی ہنٹر کی تجویز یہ ہے کہ اپنے بائین جانب کی پیدل فوج کو کالاسرا سے جلالہ ہوتے ہوئے بڑھائین اور نالون مین ہوتے ہوے مارگلا گھاٹی کی طرف جائین اور اُنکے داہنے جانب جو بیرو کا ڈویژن ہے وہ مغربی بلند مقامون پر دھاوہ کرے یہ امید تھی کہ شمالی فوج آدھی رات گئے تک حملہ کرنے کے قابل ہو جاے گی اور والٹر کچنر کی فوج کے تین برگیڈ خود گھاٹی پر حملہ کرینگے۔ اگر اس ارادے مین کامیابی ہوئی تو جنوبی فوج جانی کے سنگ کی طرف ہٹ جائے گی کیونکہ انہین ن ہی کو پنڈی مین پہنچ جانا تھا چھ بجے شام کو شمالی فوج تو کالاسرا کے اس جانب کھنچ گئی تھی اور ہزارون اونٹ اور جانوران باربرداری مرغانہ گھاٹی کو شارع عام پر ستے جا رہے تھے کیونکہ جانے کا ایک ہی راستہ تھا کثرت گرد و غبار سے جانور بہت ہی آہستہ آہستہ جا رہے تھے حیرت یہ ہے کہ رات کا حملہ شروع ہونے کے قبل ان سبکو گھاٹی سے گزر جانا تھا مرغانہ گھاٹی سے نکل جانیکے بعد فوج اور جانورون کے

جانے کے لیے چھ راستے تھے لیکن پچاس ہزار آدمیون کا مع جانوران باربرداری گزرنا آسان نہ تھا۔ خصوصاً جب شمالی فوج اور بہت سی جنوبی فوج کو ونکو بڑی محنت و مشقت کا کام کرنا پڑا تھا پنجشنبہ کی شام تک کل فوج کو راولپنڈی مین پہونچنا تھا کیونکہ جمعہ کو بڑی قواعد ہونیوالی تھی۔ لارڈ کچنر اس مصنوعی جنگ کے چیف ڈائرکٹر اور سر بیڈن پاول ڈائرکٹ تھے۔ سر بیڈن پاول کے پاس شمالی فوج کے تمام افسر تھے یہ مصنوعی جنگ دلیسی کامیابی سے ہوئی جیسی پہلے قرار دی گئی تھی۔ شب کو حملہ ہوا۔ گو اس وقت چاندنی خوب کھلی ہوئی تھی۔ تاہم جبتک فوج قریب نہین ہوتی تھی اُس وقت تک اُسکی نقل و حرکت محسوس ہونی بہت دشوار امر تھا بلندی مرغالہ کے شمال کیطرف کے میدان مین گرد و غبار معلوم ہو رہا تھا اور کبھی کبھی سرخ روشنی کی بھی جھلک معلوم ہو جاتی تھی جو والٹر کچنر کے تینون بریگیڈون کو آراستہ بنانے کے لیے تھی اسکے بعد تھائی فتح ہوگئی اور جنوبی فوج جانی کے سنگ پر ہٹ گئی ساڑھے دس بجے تک ہر کارروائی ختم ہوگئی جنرل کلیمنٹس کے بریگیڈ نے جو کچنر کے بائین جانب تھا یادگار نکلسن کی شمال کیطرف کی بلندیون پر حملہ کیا اور دو بٹالینون نے سورچون پر حملے کیے اور ایک بریگیڈ نے سرائی کے دکھن جانب کی بلندی پر حملہ کیا۔ نعرون کی آوازون سے معلوم ہوا۔ کہ وہان تحفظات موجود ہین سرلی اور سور کریگ کا ڈویژن جو اس حملہ کو روک رہا تھا اُسنے سیگنل ہیم روشنی سے کام لیا اور مورچون سے دشمن کی فوج پر بندوقون اور توپون کی خوب باشمت چلین باوجود اسکے حملہ مین کامیابی ہوئی حالانکہ شب کو بہت ہی دشوار گذار مقامون کو طے کرنا پڑا تھا اور بڑے ہی شدومد سے دھاوہ ہوا۔ لارڈ کچنر اور فوجی ہیڈ کوارٹر کے اسٹاف افسر اس حملہ کو کھڑے دیکھا کیے اور چند گھنٹہ کے بعد دونون ڈویژنون کی فوج راولپنڈی کو روانہ ہوئی

راولپنڈی

پنجشنبہ ۷۔ دسمبر ۱۹۰۵ء

حاضری کے بعد ہمکو شاہزادہ عالم مع لارڈ کچنر اور افسران اسٹاف کے موٹر

گاڑی پر سوار ہوکر کالا سرا سے مرغلہ گھاٹی ہوتے ہوسے مقام جانی کا سنگ کو تشریف لے گئے۔ اسی مقام پر شب کو حملہ ہوا تھا۔ جسے ہز رائل ہائنس نہیں ملاحظہ فرما سکے تھے یہاں پہونچکر شاہزادہ عالم مع ہمراہیان کے گھوڑون پر سوار ہوے جو دیر سے یہاں منتظر کھڑے ہوے تھے اور جنوبی فوج کا تعاقب ملاحظہ فرمانے کے لیے بڑھے جو راولپنڈی کے محافظ قلعون اور مورچون کی طرف جا رہی تھی۔
جنرل بیرو اور جنرل والٹر کچنر کی پیدل فوج کے ڈویژن بہت بڑھ چکے تھے تمام شمالی فوج نے نہایت عمدہ وقت پر بہت ہی اچھی طرح حملہ کیا یہ مصنوعی جنگ بڑی ہی گرمجوشی سے ہوئی جانبین سے قدم قدم پر لڑائی ہوتی جاتی تھی۔
شاہزادہ بیگم اس روز علی الصباح شاہی ٹرین کے ذریعہ سے گولرا جنکشن تک تشریف لے گئی تھین مگر اس مقام کے گرد و پیش کوئی جنگ نہ تھی اسلیئے ٹرین راولپنڈی کی جانب واپس لیجا کر ایسے مقام پر روکی گئی جہان سے مصنوعی جنگ دکھائی دیتی تھی۔ شاہزادہ بیگم ٹرین سے اوترکر شاہزادہ عالم کے ساتھ قلعہ توماہ سے مصنوعی جنگ ملاحظہ فرمائی۔ اسکے بعد شاہی جماعت ٹرین پر سوار ہوکر راولپنڈی کے راستے سے جیکلالہ اسٹیشن پر گئی یہان داخلہ کے وقت مسٹر میرڈتھ کمشنر ڈویژن اور سول افسران موجودہ راولپنڈی نے دیر رائل ہائنس کا استقبال کیا جیکلالہ سے لارڈ کچنر کے کیمپ تک کھتا کے میدان مین سڑک پر دورویہ پائنیر پلٹن کے سپاہی صف بستہ تھے اور راستہ خوب سجا گیا تھا۔ اسکنر ہارس رسالہ کا گارڈ کپتان رسل کی کمان مین ہمراہ رکاب دیر رائل ہائنس تھا اور کیمپ کے دروازہ پر ساتوین گورکھا پلٹن کے سپاہی تعینات تھے اور شاہی شامیانہ کے نیچے دو گارڈ آف آنر یعنی دوسری گونر پلٹن اور بتیسوین پائنیر پلٹن کے گارڈ صف بستہ تھے۔ لارڈ کچنر اور آنکے افسران اسٹاف خاکی وردیان پہنے ہوسے تھے اسلیے کہ وہ اُس روز فوج سے آئے تھے اُنھون نے معمولی اعزاز کے ساتھ شہزادہ و شاہزادہ بیگم ویلز کا استقبال کیا۔
جنگ کا وسط مقام قلعہ توماہ تھا۔ یہان جنرل گیسلی نے اپنا تمام توپخانہ واپس نیوا کی

پیدل فوج کی حفاظت کے لیے جمع کر لیا تھا یہان سے کچھ آگے قلعہ کے داہنے
جانب جنگی توپخانہ تھا اور گھوڑونکا توپخانہ ایک ٹیلہ پر تھا سرے لاک الیٹ
کے رسالون کے ڈویژن نے شمالی جانب سے آکر نہایت عمدگی کے ساتھ حملہ
کیا ایک جانب سے اُنپر جنگی توپین برابر چل رہی تھین لیس اس صورت مین
کو ہی توپون سے چھین لینے کا جو اُنکا قصد تھا وہ اُسے پورا نہ کر سکے تھے مگر رسالہ کا
خوبی کے ساتھ دھاوہ کرنے اور بریگیڈون کی خوش اسلوبی سے کارروائی کرنے
مین بڑا ہی لطف تھا۔ اسکے بعد مصنوعی جنگ ختم ہوئی اور تمام فوج راولپنڈی
کے گرد اپنے اپنے کمپ مین گئی۔ شمالی فوج لارڈ کچنر کے کمپ کے شمال اور شمال
مشرقی جانب خیمہ زن ہوئی اور جنوبی فوج نے ریلوے کے جنوب کیطرف پراوڈالا
اس مصنوعی جنگ مین مختلف چیزون کی آزمائش کی گئی بے تار کے ٹیلیگراف
کی آزمائش جرمنی قاعدہ سے ہوئی۔ شمالی فوج نے اسٹونگری کے تارون کے ٹیلیفون
کی آزمائش کی جنوبی فوج کے سفرمینا کی تیسری کمپنی نے اُسمین حصہ لیا۔
جنرل گیسلی کے ڈویژن کے ساتھ نئے نئے قسم کے ریشمی کپڑے کے غبارے تھے
اور جسوقت جنرل بیرو کی فوج آگے بڑھ رہی تھی تو ہوا کی شاخ کوہ پر یہ کام مین لائے
گئے تھے جاپانی نمونے کے کارتوس بنانے والے آلات اور دفن بنانیکے اوزارون
سے بھی کام لیا گیا اور جنوبی فوج کے پرنسپل میڈیکل افسر کے ساتھ اکسرے بھی تھے۔
نوین لانسر رسالہ کے پاس ایک دبنش رکسر از خود چلنے والی توپ بھی تھی
جو زین کے ساتھ ایک ڈولچی مین جا سکتی ہی۔ اور گیارھوین توپخانہ کے ساتھ
شاہی توپخانہ کا آلہ سمو فور بھی تھا اور جنرل کلیمنٹس کے رسالہ کے ساتھ روسی
شوربہ تیار کرنے کی گاڑیان تھین بارھوین لانسر رسالہ کے پاس رفل بندوقین
رکھنے کے لیے کراکر کے آنے اور نیزے رکھنے کی ڈولچیان تھین۔ کمپ مین
سامان فوج اور ہر قسم کی ایجادون کی نمائشگاہ تھی اسمین ایک تیز چلنے والی جنگی توپ
بہت دلچسپ تھی جسکے ہندوستان آنے کا انتظام ہی۔

لارڈ کچنر نے شاہی گرود اور اپنے مہمانون کے لیے جو کمپ تیار کیا تھا وہ بہت عمدہ تھا ہر طرح کا ساماان وہان موجود تھا اور اس موقع کے لیے بہت ہی موزون تھا۔ اسمین ستر بڑے بڑے خیمے تھے اور ایسا انتظام تھا کہ ایک قنات سے انکا سلسلہ تھا کمپ حرف ٹی کی شکل کا بنا تھا اس حرف کے اوپر کے حصہ سے شامیانہ اور شاہی خیمہ کا راستہ تھا یہان دو رویہ بہت عمدہ سڑکین تھین۔ شاہی خیمہ کے سامنے ایک مدور سبزہ لگا ہوا تھا اور اسکے بیچ مین شاہی نشان تھا پرانی برجی توپین جو ۱۸۵۰ء مین کاشی پور کے توپون کے کارخانہ مین ڈھالی گئین تھین اس سبزہ زار مین رکھی ہوئی تھین اور پام کے درختون اور ہر قسم کی جھاڑیون سے اس مقام کی زینت کی گئی تھی خیمہ مین شاہی قیامگاہ بہت ہی اچھی طرح آراستہ و پیراستہ تھا۔

شاہزادہ ویلز کی قیامگاہ مین گلابی اور سبز رنگ کی آرایش تھی اور ہر طرح کے آرام و آرایش کا انتظام تھا۔ ڈرائنگ روم مین فیروزی اور نیلے رنگ کی آرایش تھی اور شاہزادہ بیگم کے مطالعہ کے مقام کی آرایش سرخ اور نیلے رنگ کی تھی اور کھانا تناول فرمانے کے کمرہ کی سرخ و سفید رنگ کی تھی سڑک سے کچھ فاصلہ پر خیمون کے سامنے سبزہ کے کچھ درختون کے نان دے رکھے ہوے تھے خاص خاص خیمون اور مسکوٹ کے خیمون مین مقناطیسی قوت کی روشنی تھی۔ شبکو دونون راستون پر بڑے بڑے لیمپ روشن ہوتے تھے۔ فی الحقیقت لارڈ کچنر نے اپنے شاہی مہمانون کے لیے نہایت ہی حیرت انگیز کمپ بنوایا تھا۔ اگر دیر رائل ہائینس کو انتظام دورہ کے سبب سے کل شام کو جمون روانہ ہونے کی ضرورت نہوتی تو غالباً یہان زیادہ قیام فرمانے پر راضی ہوتے۔

شہزادۂ عالم و شاہزادہ بیگم معہ اپنے ہمراہیون اور ہیڈکوارٹر فوج کے اسٹاف افسرون سر الفرڈ گیسلی سر ایچ بیالڈ ہٹر مہاراجہ صاحب جودہپور۔ مہاراجہ صاحب الور۔ اور مہاراجہ صاحب بیکانیر کے۔ لارڈ کچنر کے مہمان تھے سہ پہر کو سر ہنڈٹن ملیڈ اور لیڈی ملیڈ نے گارڈن پارٹی کا جلسہ کیا جسمین شاہزادہ عالم

اور شاہزادہ بیگم ویلز معہ اپنے ہمراہیان - لارڈ کچنر و دیگر معززین اشخاص کے شریک ہوئے تھے -

شبکو لارڈ کچنر نے شہزادہ عالم اور شاہزادہ بیگم کی دعوت کی جسکے بعد ہز رائل ہائینس کے حضور مین اعلے درجہ کے فوجی افسر پیش ہوئے -

راولپنڈی

جمعہ - ۸ دسمبر ۱۹۰۵ء

آج صبحکو آفتاب نکلنے کے بعد ہی فوج نے میدان کیجانب کوچ کرنا شروع کیا کیونکہ دس بجے تک پچپن ہزار فوجکو مارچ پاسٹ کیواسطے تیار ہوجانا تھا - کل رجمنٹین جنوب و مشرق کیجانب میدان مین اس غرض سے مرتب کی گئین کہ شاہزادہ ویلز کا استقبال کرین - جھنڈے کے قریب دونون جانب تماشائیون کے ٹھہرنے کی جگہین قائم کردی گئی تھین - نامور سیاحون مین جو وہان اسوقت موجود تھے - تاشی لاما مع اپنے ہمراہیون کے تھے یہ لوگ سب زرد کپڑے پہنے تھے - سب لوگ تبت کے ان اجنبی لوگون کو دیکھتے تھے -

دس بجے کمانڈر انچیف معہ افسران اسٹاف شاہی جماعت کے استقبال کیلیے تیار ہو گئے - تھوڑی دیر کے بعد شاہزادہ عالم گھوڑے پر سوار ایک جنرل کی وردی پہنے اور ستارہ ہند کا تمغہ لگائے کیمپ سے میدان کی جانب معہ افسران اسٹاف اور شاہزادہ بیگم کے جو گاڑی پر سوار تھین تشریف لائے - شاہزادہ عالم کے اسکورٹ مین اسکنر رسالہ کا ایک اسکواڈرن زیر کمان میجر ڈیلو تھا - یہ وہ رجمنٹ تھے جو ڈیوک آف یارک کے رجمنٹ کہلاتی ہے اور ہز رائل ہائنس جسکے کرنل ہین - فوج نے ایک سرے سے دوسرے تک سلامی دی - اور اسکے بعد شاہزادہ عالم فوج کے معائنہ کے لیے آگے بڑھے - بینڈ نے نیشنل انتھم بجانا شروع کیا شاہزادہ کے ہمراہ لارڈ کچنر - سر بنڈن بلڈ - ہمر آرجیبالڈ - اور سر الفرڈ گیسلی

علی الترتیب تھے چونکہ فوج کی صف دو تین میل کی لمبی تھی اس لئے ایک گھنٹہ کے قریب اسکے معائنہ مین صرف ہوا- گرد و غبار کیوجہ سے نشست کے مقام سے تمام فوجکی صف کا نظر آنا غیر ممکن تھا لیکن اسوقت دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ ایک بہت بڑی فوج حکم کی منتظر تیار کھڑی ہی- اُنکے برچھیون کی انیان چمک رہی تھین اور باجون کی آواز بھی دور سے سنائی دیتی تھی فوج کے معائنہ کے بعد شاہزادہ عالم اس مقام کیطرف بڑھے جہان جھنڈا نصب تھا- اسوقت سوارون کی فوج بائین جانب ہٹتی دکھائی دی اور لارڈ کچنر شاہزادے سے رخصت ہوکر فوج کی کمان لینے کے لیے آگے بڑھے چند منٹ کے بعد اول مارچ پاسٹ کی قواعد شروع ہوئی- لارڈ کچنر آکے آگے اُنکے بیشمار افسران اسٹاف تھے- اُنمین سے دو افسر میجر مارتھ کوٹ اور میجر گور سب سے برآوردہ تھے کیونکہ یہ دونون صاحب کوارٹر ماسٹر جنرل کے اسٹاف کے ممبر تھے- انکے بعد آٹھ ایڈیکانگ تھے جنمین سے پانچ ایڈیکانگ کمانڈر انچیف کے تھے- انکے بعد آرمی ہیڈکوارٹر اسٹاف کے افسر تھے اور انکے پیچھے شمالی کمان کے افسران اسٹاف انکے بعد میجر جنرل سر لاک الیٹ میجر جنرل ہنری اور سر جن جنرل گالوے تھے اور اور سب کے بعد سر الفرڈ گیسلی- سر ہنٹن بلڈ- اور سر آرچیبالڈ ہنٹر تھے- لارڈ کچنر جو ان سب افسرون کے پیچھے تھے اپنی شکل اور وضع سے پہچانے جاسکتے تھے کیونکہ اسٹاف سے ذرا فاصلہ پر تھے اور برہنہ شمشیر ہاتھ مین لیے ہوے شاہزادے کی سلامی کو آتے بڑھتے تھے-

اس غرض سے کہ فوج کی ترتیب سمجھ مین آسکے اُسکی تفصیل کے بیان کرنے کی یہان ضرورت معلوم ہوتی ہی- اور تفصیل مین اس ترتیب کا لحاظ رکھا گیا ہی جس ترتیب سے وہان فوج مرتب کی گئی تھی-

شمالی فوج

اول برگیڈ رسالہ- ڈی باٹری شاہی توپخانہ- بائیسوان رسالہ کوئنس اون گائیڈس،

دوم برگیڈ رسالہ - اول باٹری شاہی توپخانہ - بارہواں لانسر - آٹھواں رسالہ - نواں رسالہ ہاڈس - اول پیدل برگیڈ - اول سی فورتھس - دوم گاڈنز - سکھ رجمنٹ نمبر ۳۶ - ڈوگرا رجمنٹ نمبر ۳۸ - دویم پیدل برگیڈ اول کیمبرونین - سکھ رجمنٹ نمبر ۳۵ - سکھ رجمنٹ نمبر ۴۵ - سکھ رجمنٹ نمبر ۵۴ سوم پیدل برگیڈ - سکھ رجمنٹ نمبر ۵۲ - سکھ رجمنٹ نمبر ۵۳ - سنز رائفل نمبر ۵۹ - گائڈس - ساتواں پیدل برگیڈ - نارہیمپٹن منبر پیدل رجمنٹ نمبر ۲۰ - پنجابی رجمنٹ نمبر ۲۱ - پٹھان رجمنٹ نمبر ۴۰ - آٹھواں پیدل برگیڈ - اول ڈارسٹ - سکھ رجمنٹ نمبر ۱۴ - سکھ رجمنٹ نمبر ۱۵ - پنجابی رجمنٹ نمبر ۱۹ - نواں پیدل برگیڈ - ۲/۱ گورکھا - ۱/۴ گورکھا - ۲/۴ گورکھا - ساتواں گورکھا - دسواں پیدل برگیڈ - اول رائل سسکس اول گلاسٹر - اول ولٹ شائر - دویم نارتھ اسٹفورڈ - ڈویژنل ترپ برگیڈ نمبر ۹ و ۳۴ - ار - الیف - اے - اول امیونیشن کالم - سولھواں رسالہ پچیسواں رسالہ - کمپنی منبر ۲ - اول سیپر - ایک کمپنی سیپرز کمان مشرقی - راجپوت - رجمنٹ نمبر ۴ - سکھ رجمنٹ نمبر ۳۴ - کورترپ کوہستانی باٹری ہزارہ نمبر ۲۳ - کوہستانی باٹری جیکب نمبر ۲۷ - کوہستانی باٹری نمبر ۲۰ - دو کمپنیاں پیدل -

جنوبی فوج

سوم برگیڈ رسالہ - جے باٹری شاہی توپخانہ - لانسر رجمنٹ نمبر ۹ - لانسر رجمنٹ نمبر ۷ - پوبین رسالہ نمبر ۱۱ - چہارم برگیڈ رسالہ - الیف باٹری شاہی توپخانہ - سوم ہوسار رجمنٹ لانسر رجمنٹ نمبر ۱۳ - لانسر رجمنٹ نمبر ۱۵ - چہارم پیدل برگیڈ اول کونس رجمنٹ - اول رائل ایرش - دوم رائل ایرش فیوزیلر - اول منسٹر فیوزیلیر - پانچواں پیدل برگیڈ پنجابی رجمنٹ نمبر ۲۵ - پنجابی رجمنٹ نمبر ۳ - پیدل رجمنٹ

نمبر ۵۶ - ولکس رئفل نمبر ۵ چھٹا پیدل برگیڈ گورکھا رجمنٹ ۱/۱ - گورکھا رجمنٹ ۲/۱ گورکھا رجمنٹ ۱/۳ - گورکھا رجمنٹ ۲/۳ - گیارہوان پیدل برگیڈ پنجابی رجمنٹ نمبر ۲۲ - ۲۶ و ۲۹ - کوکس رئفل نمبر ۵۵ - بارہوان پیدل برگیڈ - دوم کے آر - ار سی را ل - آیرشس رئفل نمبر اول - بٹالین اول و دوم - گورکھا نمبر ۲ - ڈویزن تریپ اول برگیڈ - امیونشن کالم نمبر ۵ - پہاڑی باٹری نمبر ۵ - ۶ و ۹ - اسکنر رسالہ اول بارہوان رسالہ - ایک کمپنی سیپرز کی متعلقہ کمانڈ مشرقی - کمپنی نمبر ۲ اول سیپرز کمپنی نمبر ۹ - دوم سیپرز سکھہ پائنیر نمبر ۲۳ - سکتہ پائنیر نمبر ۳۲ کھوڑ تریپ نمبر ۱۷ - ۴ ۷ و ۱۰ - پہاڑی باٹری نمبر ۱ - ۲۲ - و ۲۷ - غبارہ - اراتیولی شنکشن سیپرز و ٹیلیفون شنکشن مذکورہ افواج کی تعداد حسب ذیل تھی -

افسران اسٹاف ۱۳۴۳ نفر سوار ۷۰۳۹ نفر - اہل توپخانہ ۴۰۲۲ نفر سفر میناکے لوگ ۱۵۱۱ نفر - گھوڑچڑھے توپخانہ کے سپاہی ۱۹۰ - پیدل فوج ۳۰۵۰۹۰ نفر سامان باربرداری کی جماعت کے لوگ ۱۱۱۶ - میزانکل ۵۱۵۶ نفر - اس فوج مین گھوڑے ۱۳۳۹۶ راس - توپین ۴۶ اضرب مشین توپین ۳۶ اضرب بقین کیپ کے قریب والی سڑک پر ۵۵۵۰ مہار اونٹ ۴۵۹۰ راس خچر اور ۳۰۹ راس ٹٹو تھے شاہزادہ نے کمپ کو واپس جاتے وقت ان سب کا ملاحظہ فرمایا -

سہ پہر کو چار بجے شاہزادہ بہادر نے مع لارڈ کچنر و افسران اسٹاف تمام کیپوون اور ان لوگون کا جو خیام کے اندر تھے ملاحظہ فرمایا اور یہ دیکھا کہ وہ کیونکر رہتے ہین فوج کے لوگون کو اس سے بڑی خوشی ہوئی اور اس موقع پر دیسی افسر بھی ہزرائل ہائنس کی خدمت مین پیش کیے گیے - شکوڈنر کے بعد مشعلون کی روشنی کرتی ہوئی ایک جماعت زیر اہتمام لفٹننٹ کرنل ہاپڈ نکلی - اسکے بعد شاہی جماعت جمون کو روانہ ہوئی -

جمون

شنبہ - ۹ - دسمبر ۱۹۰۵ء

ساڑھے آٹھ بجے شاہی گروہ جمون پہونچا اور دریاے ٹاپی کے اسٹرف چند میل تم

ٹرین ٹھہری اُس دریا کے اس جانب شہر جموں ہی۔ مہاراجہ کشمیر مع اپنے بھائی
سر امر سنگھ اور خاص افسران ریاست کے پلیٹ فارم پر موجود تھے کرنل پریزیڈنٹ
کے اسٹاف افسر اور امپیریل سروس اسٹاف کے افسر اور بہت سی لیڈیاں اور
جنٹلمین دربار کے مہمان تھے۔ سر امر سنگھ حال وزیر اعظم کشمیر کے چھوٹے صاحبزادے
یہان بھی سنگھ نے شہزادہ بیگم کو ایک گلدستہ نذر کیا ہز رائل ہائنس نے اس
نذر اور خیر مقدم کا شکریہ ادا کیا۔ رگھو پرتاب پلٹن کا ایک گارد آف آنر پلیٹ
فارم پر حاضر تھا جسکے سب جوان خاص وردیاں پہنے ہوئے ڈوگرے سپاہی تھے۔
بیرون اسٹیشن گورکھوں اور ڈوگروں کا باڈی گارد تھا۔ اور کشمیر کا امپیریل سروس
رسالہ سرخ وردیاں پہنے ہوئے شاہی گاڑیوں کے ہمراہ تھا۔ شاہزادہ عالم اور
مہاراجہ صاحب اور سر والٹر لارنس اول گاڑی پر سوار تھے اور شاہزادہ بیگم
اور کرنل پیری اور سر امر سنگھ دوسری گاڑی پر تھے اسٹیشن سے تھوڑی دور جانا تھا تمام راستہ
آراستہ و پیراستہ تھا اور تمام فوج صف بستہ تھی جب دیر رائل ہائنس کیمپ کے
دروازے پر پہونچے جہاں نہایت خوبصورت محرابیں بنی ہوئی تھیں تو سواری
پہنچی یہ گاڑیاں ٹھہریں باغ اور درختوں کے بیچ میں بہت اچھا مکان تھا ایک
تیسرا گارد آف آنر یہاں موجود تھا اسوقت امپیریل سروس کو ہی توپخانہ سے بھی
شاہی سلامی ہوئی اور اسوقت معلوم ہوا کہ شاہی گروہ مہاراجہ صاحب کے ستواری
ہاؤس میں داخل ہوا۔ یہ مکان بہت ہی عمدگی کے ساتھ سجا گیا تھا۔ یہاں خالص
پہاڑی کی جو تصویریں اندر لگی ہوئی تھیں اُنسے بڑی ہی زینت ہو گئی تھی۔
حاضری کے بعد مہاراجہ صاحب باضابطہ ملاقات کے لیے آئے اور کشمیر کے
چالیس برس کے پرانے شالی کام کے خیمے میں دربار ہوا اُسکے آگے کا شامیانہ
بھی شالی کام کا تھا خیمہ کی چوبوں پر چاندی چڑھی ہوئی تھی اور چھوٹے شامیانہ کے
نیچے مسند تھی شامیانہ سبز رنگ کی زربفت کا تھا درباری خیمے اور شامیانہ میں
مقناطیسی قوت کی روشنی تھی اسلیے کہ یہ اسقدر وسیع تھے کہ اُنکے اندر آفتاب کی روشنی

نہین جا سکتی تھی۔ سر ہنڈن بلڈ اور لیڈی بلڈ اور میجر جنرل والٹر کیچر و لشپ لاہور و مسٹر و اسٹرفی و دیگر لیڈی و جنٹلمین موجود تھے۔ شاہزادہ عالم ڈیس پر متمکن ہوے اسکے ایک لمحہ کے بعد مہاراجہ صاحب مع اپنے ہمراہیون کے آئے۔ ہز ہائنیس نہایت ہی نفیس اور سادہ پوشاک پہنے اور ایک بہت بڑی سفید پگڑی باندہے تھے پھی رنگ سنہرے کارچوبی حاشیہ کے ریشمی کوٹ مین نیلے رنگ کی گلہری کا سموراً لگا تھا۔ سر والٹر لارنس مہاراجہ صاحب کو ڈیس پر لے گیے۔ چند منٹ تک شاہزادہ عالم سے بات چیت ہونیکے بعد اہل دربار پیش ہونے شروع ہوئے سیلار سنگھ اور اُنکے صاحبزادہ او تمام اعلی افسران کو رزیڈنٹ نے بمدارج پیش کیا سب نے نذرین دکھائین فوجی افسران ریاست مع انچیف جنرل اور میجر جنرل کمانیر امپیریل سروس فوج بھی اسمین شامل تھے جنمین ایک سے ایک عمدہ جوان تھا عطر و پان کی معمولی تقسیم کے بعد دربار برخاست ہوا۔

ایک گھنٹہ کے بعد شاہزادہ عالم نے مہاراجہ صاحب سے باز دید کی ملاقات کی یہان سے ایوان منڈی کو پانچ میل کا فاصلہ تھا۔ شاہزادہ عالم نے ناف شہر سے مرور فرمایا۔ سڑک پر دونون طرف فوج صف بستہ بھی اور شاہی گروہ کے مشتاق لوگون کے غول کے غول کھڑے ہوے تھے ہائی اسکول اور دوسرے اسکولون کے طلبہ بھی موجود تھے جیسے ہی شاہزادہ عالم کی سواری نکلی اُنھون نے خوب خوشی کے نعرے بلند کیے۔ ایوان منڈی ایک بہت مرتفع مقام پر ہی اُسکا شمالی رخ دریاے ٹاوی کیطرف ہی۔ اسکے بالاخانہ پر سے پنجال کی شاخ کوہ کی برف کی کیفیت اور تری کوٹرا کی اونچی پہاڑیان ہین نظر آتی ہین جو تمام پہاڑون کے پاسبان کی حیثیت سے ہین اُنکی وادی مین خوب ہی سبزہ ہی۔ ایک نہایت رنگین دروازے سے بالاخانہ کا راستہ تھا جہان ڈیس بچھا ہوا تھا اُسپر شاہزادہ عالم اور مہاراجہ صاحب کے لیے چاندی کی کرسیان بچھی ہوئی تھین یہان بھی اسیطرح سے رسوم ادا ہوئی جسطرح خیمہ مین ادا ہوے تھے۔ شہزادہ بیگم نے بالاخانہ پر سے دریا کی

کیفیت ملاحظہ کی۔ اسکے حوالی کے کمرے مین شاہی خاندان اور ہندوستان کے تمام ویسرایون اور کشمیر و جموں کے حکمرانون کے مرقع لگے ہوے تھے اور جناب ملکہ وکٹوریہ نے جو چند مرقع عنایت فرمائے تھے وہ بھی یہان آویزان تھے۔

مہاراجہ صاحب کے پاس ملک معظم کی ایک خالص چاندی کی شبیہ بھی ہی جو دسوین ہوزار رسالہ کی وردی پہنے ہوے ہی یہ ۱۹۰۶ء مین ہز مجسٹی کی تشریف آوری کی یادگار کے طور پر ہی۔

یہان نہایت عمدہ و خوشنما کیمپ تھا اور اسقدر وسیع تھا کہ شاہی گروہ نے ابتک ایسا وسیع کیمپ نہین دیکھا تھا جسمین برقی روشنی ہوتی تھی خیمہ دربار کے عقب مین ہیکوٹنگ بال کا کمرہ بہت عمدگی سے آراستہ تھا۔ اسمین ایک سو آدمی کے بیٹھنے کی گنجایش تھی۔

جلسہ دعوت

آٹھ بجے شب کو ہیکوٹنگ ہال مین دعوت ہوئی۔ اور ہال کی چھت اور کانس مین برقی روشنی کے رنگا رنگ حباب لگے تھے اور شال کی چھت گیری جسمین نفیس سوزنکار بنا تھا لگی تھی۔ دعوت ختم ہونے کے بعد مہاراجہ صاحب نے مع راجہ سر امر سنگھ اور اُنکے صاحبزادہ اور خاص خاص افسرون کے کمرے مین آکر شاہزادۂ عالم کے دست چپ کی طرف نشست کی اور شاہ و شہنشاہ کا جام تندرستی تجویز کیا جو بڑے اعزاز کے ساتھ نوش کیا گیا۔ اسکے بعد کرنل پیرز نے کھڑے ہوکر ہز ہائنس مہاراجہ صاحب کی طرف سے مندرجہ ذیل اسپیچ پڑھی۔

یور رائل ہائینسز لیڈی و جنٹلمین جس سرزمین پر شاہی قدم آتا ہی اسے برکت نصیب ہوتی ہی اور جس زمین کے مالک کو شاہی جمال باکمال کی جھلک دکھائی دے وہ بہت ہی خوش نصیب ہی اور ہندوون کا یہی عقیدہ ہی پس یہ کوئی حیرت کا مقام نہین ہی اگر مجھے یور رائل ہائنسز کے حضور مین اسوقت حاضری کی عزت حاصل کرنے مین اور اپنے قدیم دار الصدر مین حضور والا اور شاہزادہ بیگم کا خیر مقدم کرنے مین فخر و ناز ہو۔

فی الحقیقت آج مین اس امر سے نہایت ہی خوش اور مسرور ہون کہ میری ریاست
کو دوسری مرتبہ یہ افتخار بخشا گیا ہی - تیس برس ہوے کہ میرے والد الجہانی نے
مجھے سرحد جمون پر ہز مجسٹی ملک معظم (جب وہ شاہزادہ ویلز تھے) کے خیر مقدم و استقبال
کی عزت حاصل کرنے کا حکم دیا تھا - اور خوش قسمتی سے اس موقع پر جمون مین ہز مجسٹی کے
استقبال کا تمام انتظام میرے ہی سپرد تھا اور اسصورت سے مراحم و تلطفات شاہی
حاصل کرنے کے مجھے بہت سے ایسے موقع ملے جنکا نہ مٹنے والا نقش ابتک میرے
دل پر ہی - جسوقت سے ہز مجسٹی اور میرے والد سے بذاتہ ملاقات ہوئی اعلیٰ حضرت ملک معظم
نے ریاست جمون و کشمیر پر ہمیشہ اپنی نوازش خسروانہ سے نظر عنایت و شفقت
فرمائی اور ابتک برابر اس قدیم ریاست کے ساتھ ویسی ہی دلچسپی اور دلاویزی مبذول
فرماتے ہین - چنانچہ میرا خیال ہی کہ انھی نوازش و مراحم خسروانہ کے سبب سے مجھے
افتخار بخشنے اور میری عزت افزائی فرمانے کے لیئے یور رائل ہائنس کے دورۂ ہندوستان
مین کشمیر و جمون بھی شریک کیا گیا - اسوقت مین اپنے دل سے خود ہی یہ سوال
کر رہا ہون کہ مین ایسی کون سی شئے نذر کرون جس سے اس ہمدردی لحاظ و پاس
شفقت و مراعات کا معاوضہ ہو - اسوقت مین ایک ایسے فرمانروا کے ولیعہد کے
سامنے موجود ہون جسکی عملداری مین آفتاب کسی وقت غروب ہی نہین ہوتا اور
اسکے ساتھ ہی مین اپنی اصل حقیقت سے بھی خوب واقف ہون بہرطور ان امور
کے اندازہ سے مجھ مین کیسی ہی خامیان کیون نہون مگر اس بات سے مین غنی ہون
کہ میرے پاس ایسا دل ہی جو برٹش تخت سے بالاستحکام وابستہ اور ہز مجسٹی شاہ و شہنشاہ
کا بہت بڑا جان نثار اور خیر اندیش ہی پس تمام عواطف خسروانہ و شفقت شاہانہ کے
معاوضہ مین مین اپنی اس خیرخواہی و فرمانبرداری کو نذر کرتا ہون اور یور رائل ہائنس
سے اس بات کا متمنی ہون کہ حضور اعلےٰ حضرت ملک معظم کو اس بات کا یقین دلادین
کہ ریاست جمون و کشمیر کے خاندان کا حکمران اپنی تمام قوت اور دولت کو برٹش تاج و
تخت پر سلطنت کی ضرورتون مین نثار کرنے کے لیے ہر وقت مستعد و آمادہ ہی - کہ

وہ جسطرح چاہے اُسے اپنے کام مین لائے (نعرہ تحسین) میری دلی آرزو و تمنا یہ تھی کہ کسی طرح یہ ممکن ہوتا کہ ہز رائل ہائنس اپنے دورہ ہندوستان مین تمام وادی کشمیر کی سیر و سیاحت فرما سکتے تاکہ یور رائل ہائنس نے میری ریاست مین تشریف لانے مین جو زحمت برداشت کی ہے اُسکا کشمیر کے فصل و موسم کی خوشنمائی اور دلچسپ منظرون کی سیر سے کچھ معاوضہ ہو جاتا اور میری یہ بھی تمنا ہے جسکی سچائی سے اظہار کے بغیر مین نہین رہ سکتا کہ کسی آیندہ موقع پر اپنے موسم گرما کے دارالصدر مین یور رائل ہائنس کے خیر مقدم کرنے کی عزت حاصل کر سکون (نعرہ تحسین)

تیس سال کے عرصہ مین جو ہز مجسٹی شاہ و شہنشاہ کو میری ریاست مین آئے ہوئے گزرے گورنمنٹ ہند نے اسکے معاملات مین ایسی دلچسپی ظاہر کی جسکا مین نہایت شکر گزار ہون اور جس سے اس ریاست کی مالی سرسبزی ترقی و تمام صیغون کے انتظام مین بہت ہی عمدگی ہو گئی ہے اب ہر سال ریاست کی آمدنی بڑھتی جاتی ہے جمون تک ریلو کے ذریعہ سے آمد و رفت ہوتی ہے اور ایرآنڈیا سے کشمیر تک ریلوے سلسلہ بھی قریب الاختتام ہے اور جہلم کا پانی کام مین لانے کے لیے برقی قوت کی ضرورت اور مفید تجویز کا کام اب شروع کیا گیا ہے اور اس ملک کی پیداوار اور صنعت و حرفت کے بڑھنے کی اب پوری امید ہے۔ رعایا کی حالت کی اصلاح اور اُنکی بہبود کو ترقی دینے کے لیے جو امور ہوئے ہین اُسکے وہ بہت ہی ممنون و شکر گزار ہین ایسے موقع پر یور رائل ہائنس کا اس ریاست مین تشریف لانا بہت ہی اچھا ہوا اور مین یور رائل ہائنس کی اجازت سے آپ کی تشریف آوری کی ایک مستقل یادگار قائم کرنا چاہتا ہون اور تجویز کرتا ہون کہ ریاست کی طرف سے جمون مین ایک کالج قائم کرون جس سے میری رعایا کے تمام فرق و ملل و مذاہب کے لوگون کو فائدہ پہونچے اور اعلی تعلیم حاصل کرنے کا انھین ایک ذریعہ ہاتھ آجائے تاکہ اس زمانہ مین جن بڑے بڑے عہدون کے وہ مستحق ہوتے ہین اُنپر وہ فائز ہو سکین مجھے بدل امید ہے کہ یور رائل ہائنس اس تجویز کو منظور فرماینگے اور مجھے اجازت دینگے کہ مین جمون کے اس مجوزہ کالج کے نام کو یور رائل ہائنس

کے نام نامی سے منسوب کرون اور پرنس آف ویلز کالج اسکا نام رکھون ذخیرہ تحسین۔
آخر مین ایک مرتبہ پھر مین اسکا شکریہ ادا کرتا ہون کہ یور رائل ہائنسز نے یہان شمولیت فرماکر مجھے عزت بخشی ہے اور یہ کہ حضور شاہزادہ بیگم کی یہان تشریف آوری سے جو افتخار مجھے حاصل ہوا ہے اسکا مین نہایت ممنون و مشکور ہون۔

اسکے بعد مہاراجہ صاحب نے خود کھڑے ہو کر فرمایا۔

لیڈیز و جنٹلمین۔

مین آپ حضرات سے خواستگار ہون کہ آپ میرے نامور مہمان شاہزادہ عالم و شاہزادہ بیگم ویلز کا جام تندرستی نوش فرمائین۔

جس وقت یہ جام تندرستی نوش کیا جا رہا تھا بینڈ شاہزادہ کی دعائیہ گیت بجا رہا تھا۔

شاہزادہ عالم کا جواب

شاہزادہ عالم نے جام تندرستی کے جواب مین حسب ذیل ارشاد فرمایا۔

مہاراجہ صاحب۔

مین آپ کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہون کہ آپ نے کیسی سحر بیانی اور دلکش الفاظ مین شاہزادہ بیگم اور میرا جام تندرستی تجویز کیا ہے۔

ہم دونون اس بات سے بہت خوش و مسرور ہین کہ ہم اس مشہور ریاست جمون و کشمیر کے مہمان ہین تیس برس ہوے کہ مہاراجہ رنبیر سنگھ کی مہمان نوازی سے میرے والد ماجد بہت محظوظ ہوے تھے ڈوگرون کے رئیس نے جس خوبی سے انکا خیر مقدم کیا تھا اسے انھون نے کبھی فراموش نہین کیا۔ انگلستان مین شاید ہی لوگ وادی کشمیر کی خوبصورتیون اور دلفریبیون سے جمون کے عمدہ عمدہ کامون کی نسبت خوب واقف ہین۔ میری تو یہی خواہش تھی کہ ہمین کشمیر کی سیر کا جسکے لیے مہاراجہ صاحب نے ہمین اکثر مدعو کیا ہے موقع ملتا لیکن مہاراجہ صاحب آپ خوب جانتے ہین کہ جن امور کو ہم کرنا چاہتے ہین انکا عمل مین لانا کسقدر مشکل ہوتا ہے

اگر جموں مین آنے کا لطف ہم نہ حاصل کر سکتے تو فی الحقیقت ہمین بڑی نا امیدی اور یاس ہوتی کیونکہ میری یہ خواہش تھی کہ مین ایک ایسے رئیس کو افتخار بخشون جسنے اپنا تمام مایۂ بساط سلطنت ہندوستان کے لیے وقف کردیا ہی۔ مین اس موقع پر اُس قدر منزلت کو بھی ظاہر کرنا چاہتا ہون جو میرے اور میرے ہموطنون کے دلون مین اُن بہادرانہ خدمات کی ہی جو مہاراجہ صاحب اور اُنکی امپیریل سروس فوج سے سرحد اور دیگر دور دراز مقامات پر ہماری سلطنت کے لیے عمل مین آئی ہین اور یہ سنکر مین بہت خوش ہوا۔ کہ ہز ہائنس نے تعمیرات کے کیسے بڑے بڑے کام عقلمندی کے ساتھ جاری کیے ہین جو ریاست اور اسکی رعایا کے لیے بہت بڑی سرسبزی اور فارغ البالی کے باعث ہونگے اور گو کشمیر بہت مشہور و معروف مقام ہی مگر اُنسے اسکی شہرت اور بڑھ جائے گی اور مین اسبات سے بہت ہی خوش ہوا کہ مہاراجہ صاحب اپنی رعایا کے واسطے اعلےٰ درجہ کی تعلیم حاصل کرنے کے ذرائع ہم پہونچاتے ہین کوشش کر رہے ہین اور اس خیال سے مجھے اور بھی مسرت ہوئی کہ ہمارے یہان قیام کی یادگار مین ایک ایسا کالج قائم کیا جائے گا جسکا نام ہمارے نام پر رکھا جائے گا۔ ہمارے لیے یہ امر بھی باعث مسرت ہی کہ ایسے وقت ہمارا یہان آنا ہوا جب جموں و کشمیر کی گورنمنٹ کا نظم و نسق بدل رہا ہی۔

لیڈیز و جنٹلمین۔

مین یہ چاہتا ہون کہ آپ ہز ہائنس مہاراجہ صاحب کا جام تندرستی نوش کرنے مین میرے اور شاہزادہ بیگم کے شریک ہون اور مجھے یقین کامل ہی۔ کہ جس نظم و نسق کے بدل لیے کا مین نے ذکر کیا ہی اُس سے اُنکے اعزاز و وقار مین ترقی۔ اور اُسکے رعایا کو امن و چین اطمینان و خوشی حاصل ہوگی۔

اسکے بعد ہیر رائل ہائنسز اور سب صاحب ایک بہت بڑے شامیانہ

مین گئی جہان لاما کی لوگونکا جو لبیہ سی آے بتے اور جو چہرے لگاے اور چینی ریشمی کپڑے پہنے ہوئے تھے
ناچ ہوا - یہ اصلی ناچ نہ تھا اسیلیے کہ اسمین تلوارین نہ تھین پھر بھی عجیب و غریب
طریقہ کا تھا - لاماؤن مین خاص شخص نوجوان راجہ صاحب اسٹوک تھے تھین سال
ایک مرتبہ تاج پہنایا جاتا ہی - ناچ کے بعد آتشبازی چھوڑی گئی پہاڑون پر بڑے بڑے
الاؤ جلائے گئے اور شہر جموں مین روشنی ہوئی - کیمپ مین ہزارون چینی قندیلین روشن
تھین محرابدار دروازون مین نیلے رنگ کی روشنی بہت ہی لطف دے رہی تھی اور تمام
سامان بہت ہی عمدہ تھا -

آج صبح جو جو رسوم انجام پائے اُنمین امپیریل سروس فوج کی دیکھ بھال مین بہت
بہت دلچسپی ظاہر کی گئی - یہ فوج ہر وقت جنگ کے لیے تیار و مستعد ہی اور حکم پاتے
ہی ہر مہم پر جا سکتی ہی - گلگت اور کشمیر کی شمال و مغرب سرحد پر یہ اپنا فوجی کام کر چکی ہی
اس فوج کے بہت سے جوان پر اُنے سرحدی تمغہ - مع ہنزا ناگر کلاسپ اور کشمیر کا
برنجی تمغہ لگاے تھے - بہت سے گولہ انداز تراہ کا تمغہ پہنے ہوے تھے امپیریل سروس
کامون کے لیے دربار کے پاس لانسر رسالہ کا ایک اسکواڈرن اور کوہی توپخانہ کی
دو باٹریان اور پیدل فوج کی چار بٹالینین ہین جسمین ہر پلٹن کے سات سات سو
جوان ہین اور توپخانہ اور پیدل فوج کے ڈپو ہین یعنی کل تین ہزار چھ سو آدمی ہین جنمین
اکثر ڈوگرے ہین آٹھ کمپنیان گورکھون کی تین کمپنیان ڈوگرے مسلمانون کی ہین اور کوہی
باٹریون مین سے ایک باٹری مین تو ہندو ہین اور دوسری باٹری مین مسلمان ہین
بالفعل ایک کوہی باٹری چلاس مین اور ایک بٹالین گلگت مین اور ایک یحی مین ہی
اسطرح اب کشمیر پامیر کی سرحد تک گورنمنٹ ہند کی حفاظت کرتا ہی جہان سابق
مین ہندوستان کی ریگلر فوج رکھنا پڑتی تھی یہ فوج نہایت کارآمد اور ضروری ہی - اسمین
جو ترقی ہوئی ہی وہ قابل غور ہی ۱۸۹۰ء مین ایک ہزار دو سو آدمی بھرتی ہوئے
تھے اُسکے دوسرے سال از سر نو انتظام کی ایک تجویز ہوئی جس سے دو باٹریان
اور ایک رسالہ اور پیدل فوج کی چھ بٹالینین بھرتی ہوئین اور نصف توپخانہ

اور پیدل فوج گلگت کی حفاظت کے لیے تعینات کی گئی ۱۸۹۲ء مین ترتیب کا
حکم دیا گیا تھا اور ابتک اس ترتیب مین کوئی فرق نہین آیا ہی۔ پیدل فوج کے
پاس لی منٹفرڈ رئفل بندوقین ہین اور توپخانہ مین غالباً حال کی پچدار توپ کے
بدلے دس پنی توپین دی جائینگی اس فوج نے نہایت ہی عمدہ عمدہ خدمتین
کی ہین ۱۸۹۱ء مین اول رگھوپرتاب پلٹن اور دوسرے باڈی گارڈ نے قلعہ
ٹلٹ کے فتح کرنے مین ٹرا نام کیا تھا ناگدہ سپاہی رات کے وقت راستہ دریافت
کرنے کے لیے ایک بہت اونچے پہاڑ پر چڑھ گیا تھا اسوجہ سے ۲۰۔ دسمبر کو فیر تھہ
نے وکٹوریہ کراس کا تمغہ پایا اور سفر مینا پلٹن کے ایلمز اور پانچوین گورکھا پلٹن کے
بوائس رگین نے بھی اسی روز وکٹوریہ کراس تمغے پاے تھے اور ریٹ کاک نے
ڈسٹنگوئیشڈ کراس آرڈر کا تمغہ حاصل کیا اہنزا نگر مین بڑی جنگ ہوئی تھی کرنل
ایلجرٹن ڈیورینڈ کمانیر فوج اسی جنگ مین زخمی ہوے تھے ۱۸۹۳ء مین ۵۔ مارچ
کو چلاس مین جنگ ہوئی اور باڈیگارڈ پلٹن کے دوسرے سپاہی چوبیس گھنٹہ تک
ہزارون جنگے والون کے مقابلہ مین جمے رہے اور انجام مین انھین زک دی
بہت مقتول او مجروح ہوے تھے اسمین دو برٹش افسر اور چار ہندوستانی
افسر اور سینتالیس عہدہ دار سپاہی تھے۔ باقیماندہ لوگون مین سے سات آدمیون
کو آرڈر آف میرٹ کے تمغے دیے گیے ۱۸۹۵ء مین چترال مین غدر ہوا وہان بھی
رگھوناتھ پلٹن نے اپنی بہادری ظاہر کردی قلعہ چترال کی حفاظت مین اسکے باون
آدمی کام آگئے اور صوبہ دار بدری ناتھ سنگھ اور بارہ آدمیونکو اسوجہ سے تمغہ آرڈر
آف میرٹ دیا گیا کہ وہ کپتان بیرو کو جو بہت زخمی ہو گئے تھے اٹھالائے تھے۔

جموں

یکشنبہ ۱۰۔ دسمبر ۱۸۹۵ء

صبحکو ہیز رائل ہائنس شہزادہ عالم و شہزادہ بیگم ویلز نے دربار کے خیمہ مین نماز
پڑھی پادری سی ایچ ملوی نے نماز پڑھائی اور بشپ لاہور نے وعظ بیان کیا اثنائے

وعظ مین لشب موصوف نے آرک ڈیکن اسپنس گرے کے انتقال پر ملال کا ذکر کیا - اسکے بعد گورون کے انسٹیٹوٹ کی اعانت کے لیے چندہ جمع ہوا - سہ پہر کو شہزادہ عالم و شہزادہ بیگم ویلز گاڑی پر سوار ہو کر جمون مین تشریف لے گیے اور وہان وہ پانچ ہزار روپیہ جو معمولی ضیافت مین صرف ہوتا محتاج و مساکین کو تقسیم ہوتے ہوئے دیکھا - یہ ایک نئی بات تھی -

کچھ چیتے اور ریچھ کی کھالین اور السبک اور دوسرے جانورون کے سینگ اور کشمیر کے مصنوعی طیور جو نذر کیے گیے انھین دیر رائل ہائینس نے قبول فرمایا - انمین اکثر جانور کرنل اے ای وارڈ کے بنائے ہوئے تھے جو تمام ہندوستان مین اسکے بڑے استاد وصناع ہین اسکے بعد شہزادہ عالم نے شہر مین جاکر کوہی توپخانہ کی قواعد ملاحظہ فرمائی - فوج کے نوجوانون اور خچرون کی صورت سے ظاہر ہوتا تھا کہ کشمیر کی امپیریل سروس باٹریون نے جو شہرت پائی ہے - وہ بہت صحیح وبجا ہے - لوگون کے تمغون سے ظاہر تھا کہ اس فوج کے لوگون نے کیسی کیسی خدمتین کی ہین بعض ہندوستانی افسر پانچ پانچ تمغے لگائے تھے شبکو شاہزادہ عالم معہ ہمراہیان امرتسر کو روانہ ہوئے

داخلہ بمقام امرتسر

دوشنبہ - ۱۱ - دسمبر ۱۹۰۵ء

امرتسر - ۱۱ - ماہ حال کو ساڑھے آٹھ بجے شاہی گروہ امرتسر مین داخل ہوا - گروہ مذکور نے حاضری ٹرین ہی پر نوش کی تھی - لفٹنٹ گورنر پنجاب نے معہ مسٹر ڈیاک چیف سکرٹری اور مسٹر تیک ہیڈ کمشنر لاہور و میجر ڈگلس ڈپٹی کمشنر امرتسر و مسٹر کنگ اسسٹنٹ کمشنر کے پلیٹ فارم پر استقبال کیا اسٹیشن غیر معمولی طور سے آراستہ کیا گیا تھا پلیٹ فارم کے ایک حصہ پر امرتسر کا قالین بچھا ہوا - اور دروازہ پر بھی ایسے ہی قالین کا بچھونا تھا جس سے اسکی صورت ملاقات کے کمرہ کی ایسی ہو گئی تھی -

میونسپل اڈریس

اس مقام پر میونسپل کمیٹی کے لوگ خیر مقدم کا اڈریس پیش کرنے کے لیئے

موجود تھے جس صندوقچہ مین اڈریس رکھا ہوا تھا وہ بہت ہی خوبصورت بنا ہوا تھا
اسکی صورت دربار صاحب کی ایسی تھی اسپر چاندی کا ملمع تھا اور نیچے کا حصہ ہاتھی
دانت کا تھا دربار صاحب کے مکان کا گوشہ گوشہ اسمین بنا ہوا تھا اس
پرستش گاہ کے اندر کا تمام حصہ بھی اسمین بنا ہوا تھا حتی کہ زرد نشان اور اسکا کتبہ
اور اسکی چوب اور اُسکا زرد مخمل کا غلاف بھی اسمین موجود تھا۔

اڈریس کا مضمون یہ تھا۔

صاحب عالم و عالمیان۔ یور رائل ہائینس۔

میونسپل کمیٹی امرتسر کے ہم ممبر اپنی طرف سے اور اہل شہر کی طرف سے جنکی
طرف سے ہم ہین اپنے مشہور شہر مین یور رائل ہائینس کا تہ دل سے استقبال
کرتے ہین جب یہ خبر آئی تھی کہ یور رائل ہائینس کا ہندوستان مین تشریف لانے کا
ارادہ ہی تو ہمنے بڑی خوشی کے ساتھ اسے سنا تھا اور اُس دن کا انتظار رکھا جب ہم اپنے
لوگون مین ہز رائل ہائنس کو دیکھتے ہم خداوند تعالی کا شکریہ ادا کرتے ہین کہ اُسنے
ہمین آجتک یہ روز مسرت اندوز دیکھنے کے لیے زندہ و سلامت رکھا تیس
برس ہوے یور رائل ہائنس کے عالی تبار والد ماجد نے قدم رنجہ فرما کر اس
شہر کو افتخار بخشا تھا آجتک بہت سے لوگون کو جو اسوقت ہز رائل ہائنس کے
خیر مقدم کے لیے حاضر ہین وہ موقع خوشی خوشی یاد ہی مگر ہمین یہ اول ہی مرتبہ شہزادہ ایم
ویلز کے خیر مقدم کا افتخار حاصل ہوا ہی آج انکے یہان رونق افروز ہونے کے
سبب سے ہم بدل ہز رائل ہائنس کا شکریہ ادا کرتے ہین۔ جب سے آپ کے
والد ماجد اس شہر مین تشریف لائے تھے اس زمانہ سے اس شہر نے دولتمندی
و حفظان صحت اور تجارت مین بہت بڑی ترقی کی ہی اسکا ہم فضل خدا سے
برٹش گورنمنٹ کو سبب گردانتے ہین اس امر کی ضرورت نہین ہی کہ جو بکثرت
منفعتین ہمکو ہوئی ہین ہم اُسکا شمار کرین مگر ان سب منافع مین سب سے
زیادہ نفع آمد و رفت کے عمدہ ذریعہ پیدا ہونے سے ہوا کہ ہز رائل ہائنس یہان

تشریف لاسکے اور امید ہی کہ یور رائل ہائینس پھر بھی کبھی قدم رنجہ فرمائینگے ہم ملتجی ہین کہ آپ ہمارے تمام فرقون اور طبقون کی طرف سے ہز مجسٹی شاہ وشہنشاہ کے تخت و تاج اور اُنکی ذات خاص سے اظہار خیر خواہی کرین اور آنکی ظل عاطفت مین جو برکتین ہمین حاصل ہین اپر ہماری طرف سے شکریہ ادا کرین۔

آخر مین ہم دست بدعا ہین کہ احکم الحاکمین یور رائل ہائینس کو ہر طرح کی برکت عطا کرے اور بہت بڑی عمر اور خوشی وخرمی بخشے۔

ہز رائل ہائینس نے مندرجہ ذیل جواب ارشاد فرمایا۔

حضرات آپ نے اِس مشہور شہر مین جن مہربانی آمیز الفاظ مین ہمارا خیر مقدم کیا ہی اُنکا مین شہزادہ بیگم اور اپنی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہون۔ ہم دونون بہت ہی مشتاق ہین کہ ہندوستان کے مشہور وسط مقامات کو حتی الامکان خوب دیکھین اور سیر کرین ایک ایسے مقام کو دیکھے بغیر جو عمدہ سکھ سپاہیون کے لیے بہت ہی عزیز ہی۔ ہم پنجاب سے نہین جا سکتے تھے اگر ہمین فرصت ہوتی تو ہم بطیب خاطر امرتسر مین زیادہ قیام کرتے گو ہمارا یہان بہت ہی کم قیام ہوا۔ مگر بہت سے امور یہان کے ہمارے نقش دل ہوے جب سے تیس برس ہوے میرے والد بزرگوار آپ کو دیکھنے کے لیے یہان آگے تھے اُس زمانہ سے دوسرے مقامون کی طرح یہان بھی بہت سی ترقیان ہوئی ہین۔ آپکی دولتمندی وتعلیم وحفظان صحت وتجارت کی ترقی کا حال سنکر ہم بہت خوش ہوے۔ یہ بہت ہی موزون معلوم ہوتا ہی کہ خالصہ کالج اسی شہر مین قائم ہوا جو اہل خالصہ کے لیے ایک متبرک مقام ہی۔ امرتسر اپنی تجارت مین مشہور ہی مگر امید ہی کہ ایک زمانہ مین سکھون کی تعلیم کے صدر مقام کی حیثیت سے بھی یہ بہت مشہور ہوگا۔ جب مین آپ کے خیر خواہانہ الفاظ اور یہ اقرار واعترا کہ ہز مجسٹی شاہ وشہنشاہ کے ظل عاطفت مین آپ کو کیسی سرسبزی اور برکتین حاصل ہوئی ہین انکے سامنے عرض کرونگا تو وہ بہت ہی خوش ہونگے اور ہم دونون کی دعا ہی کہ آپ کو اور آپ کے شہر کو یہ برکتین ہمیشہ نصیب رہین۔

خالصہ کالج

اسکے بعد شاہزادۂ عالم اور شاہزادہ بیگم ویلز گاڑی پر سوار ہوکر خالصہ کالج کو تشریف لے گیے پٹیالہ کے امپیریل سروس سوارون کا پورا گارد ہمراہ رکاب تھا۔ ایک بہت بڑا شامیانہ نصب ہوا تھا اسمین مہاراجہ صاحب پٹیالہ اور راجہ صاحب جھیند اور راجہ صاحب نابھہ اور راجہ صاحب کپورتھلہ اور سردار نبیر سنگھ قائمقام پٹیالہ اور کونسل کالج اور سکھ روسا موجود تھے۔ سکھ طالبعلم ڈیس کی طرف منھ کیے ہوے بیٹھے ہوے تھے اُنکے عقب مین بارہ قطارون مین سیکڑون چھوٹے چھوٹے لڑکے پگڑیان باندھے ہوے بیٹھے تھے عجب رنگ کا لطف تھا جب شاہی گروہ آیا تو لفٹننٹ گورنر نے استقبال کیا اور طالبعلمون نے واہ گروجی کا خالصہ اور سری واہ گروجی کی فتح کے نعرے بلند کر کے سکھون کے طریقہ سے آداب عرض کیا! اور بینڈ نے قومی دعائیہ گت بجائی۔ ایک جانب یہ لطیفہ لکھا ہوا تھا "خیر خواہی ہمارا کلمہ ہے شاہ و شہنشاہ کو ہر طرح کی سرسبزی نصیب ہو" جب دیر رائل ہائینس ڈیس پر نشست کر چکے تو شامیانہ کے باہر داہنے اور بائین جانب کے طالبعلمون نے ایک بھجن گایا کہ پہلے ایک طرف کا گروہ بھجن کا ایک شعر گاتا تھا اسکے بعد جب وہ ساکت ہوتا تھا۔ تو دوسری طرف کا گروہ دوسرا شعر گاتا تھا غرضکہ پے در پے اسی طرح یہ دونون گروہ گا رہے تھے آنریبل مسٹر جسٹس ایچ اے بی رٹگین پریسیڈنٹ مینجنگ کمیٹی نے مندرجۂ ذیل اڈریس پڑھا۔

شہزادۂ عالم و عالمیان دیر رائل ہائینس۔

خالصہ کالج کی کونسل اور مینجنگ کمیٹی کی طرف سے سکھون کی اس قومی تعلیم گاہ مین یور رائل ہائینس اور شاہزادہ بیگم کا نہایت غلو ہے سے مین خیر خواہانہ خیر مقدم کرنے کی جرأت کرتا ہون اور حضور والا کی اجازت سے اس کالج اور اسکول کے خلاصہ حالات اور اُنکے اغراض عرض کرتا ہون جن لوگون کو سکھون کی بہبودی بدل منظور تھی کچھ برس ہوے اُنہین معلوم ہوا کہ جو قوم سپاہانہ اوصاف اور مسلمہ

شجاعت سے متصف ہی اور اُسنے میدان جنگ مین اپنے اُن اوصاف کو ثابت بھی کر دیا ہی کہ وہ ان صفتون مین کسی سے کم نہین ہی وہ تعلیم نہونے کی وجہ سے روز بروز دنیاوی کامون مین پیچھے رہی جاتی ہی - اور اپنی ہمسایہ رعایا سے مقابلہ نہین کرسکتی اور جس گورنمنٹ کی فرمانبرداری سے وہ اور اُنکے آباو اجداد بہت ہی وابستہ ہین - اُسکی وہ سول ملازمت حاصل نہین کرسکتی اسکا سبب اُنکی عقل اور فراست کی کمی نہین ہی بلکہ دراصل یہ تعلیم نہونیکا سبب ہی - سکھ ریاستون کے رئیسون سے زیادہ اور کسی نے اس ضرورت کو اچھی طرح محسوس نہین کیا - اور انھون نے اپنی ہی ریاست کے لوگون کی سرسبزی و بہبودی نہین چاہی بلکہ تمام سکھ قوم کی بہبودی و سرسبزی کے طالب ہوے جسکا مین ثبوت سکھون کے لیے تعلیمی قائم ہونے کی تجویز پیش ہونے سے مل گیا -

اسکی ابتدا ۱۸۹۰ع مین ہوئی اور رئیسون کے بہت بڑے فیاضانہ عطایا اور اس زمانہ کے وئسیراے لارڈ لینسڈون کی گرمجوش ہمدردی و مدد اور ممالک پنجاب کے لفٹننٹ گورنر سر جیمس لائل اور لارڈ رابرٹس کمانڈر انچیف اور بہت سے یورپین افسر اور غیر افسر اور اعلے درجہ کے سکھ رئیسون اور سردارون کا شکریہ ادا کرنا چاہئے جنکی سرگرمی سے اس عمارت کی بنیاد پڑی جو اسوقت یور رائل ہائینس ملاحظہ فرمارہے ہین -

۵ - مارچ ۱۸۹۲ع کو سر جیمس لائل نے اس کا سنگ بنیاد نصب کیا تھا -

اب ہم خوشی خوشی عرض کرتے ہین کہ آج یہان پانچسو اٹھارہ لڑکے تعلیم پارہے ہین جنمین سے ایکسو چار بورڈر ہین جو یہین رہتے ہین - اگر اس زمانہ مین رہنے کی جگہہ کی مشکل نہوتی اور جگہہ محدود نہوتی تو بورڈر المضاعف ہوجاتے - اس مشکل کا خاص سبب یہ ہی کہ خاص عمارتین ابھی تک تیار نہین ہوئی ہین - ایسے مبارک موقع پر اُنکے تیار نہوجانے کا ہمین خاص افسوس ہی - ہمین ہمیشہ اس بات کا بہت بڑا افسوس رہے گا - کہ خالصہ کالج کی عمارات

کی امداد دکھانے کے سوا ہم اور کوئی شے ہز رائل ہائنس کو اسوقت نہ دکھا سکے مگر ہمین امید ہی کہ وہ زمانہ بہت دور نہین ہی جب اس کالج کے تمام مکانات بنکر تیار ہو جائینگے اور انمین کام ہونے لگیگا اس عمدہ نتیجے پر ہم اپنے لفٹننٹ گورنر عال کے بہت ممنون ہین کہ اُنکی خاص خواہش اور مشورے سے مارچ ۱۸۹۲ء مین اس کالج اور اُسکے فنڈ کی مدد کی غرض سے جلسۂ کانفرنس منعقد ہوا تھا - اس قابل یادگار موقع پر فنڈ کے متعلق سکھ رئیسون اور سرداروں اور عام لوگون نے نہایت گرمجوشی سے ہماری استدعا کا فیاضانہ جواب دیا اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ منیجنگ کمیٹی بلا تاخیر تعمیر کا کام شروع کر سکی -

اب ہم التجا کے ساتھ اجازت چاہتے ہین کہ یور رائل ہائنس نے آج یہان قدم رنجہ فرما کر فقط خالصہ کالج ہی کو نہین بلکہ تمام سکھون کو عزت بخشی ہی جنکی طرف سے یہ تعلیمگاہ قائم ہوئی ہی - حضور والا کی اس نوازش خسروانہ کا ہم بدل شکریہ ادا کرتے ہین اور یور رائل ہائنس کو یقین دلاتے ہین کہ اس مبارک موقع پر آپ کا قدم رنجہ فرمانا خالصہ کالج کی تاریخ مین ہمیشہ یاد رہیگا -

شاہزادہ عالم کا جواب

شاہزادہ عالم نے مندرجۂ ذیل جواب ارشاد فرمایا -

خالصہ کالج کی کونسل اور منیجنگ کمیٹی نے اپنے ایڈریس مین جو مہربانی کے خیالات ظاہر کیے ہین اُنکے شکریہ مین شاہزادہ بیگم میری شریک ہین - ہم اس بات سے خوش ہوئے کہ آج ہمین ایک ایسے کالج مین آنے کا موقع ملا جو فی الحقیقت دعوی کر سکتا ہی کہ وہ سکھون کی تمام قوم کی طرف سے ہی اور تمام سکھ اسکے ممد و معاون ہین - سکھون کے مردانہ اوصاف اور خیرخواہی و فرمانبرداری کی مین بڑی قدر کرتا ہون اور مجھے اس بات کے علم سے بدل بڑی خوشی ہوئی کہ انھون نے تعلیم اور اُسے اپنے لوگون مین جاری و ساری کرنے کی ضرورت محسوس کی

اُنکی آیندہ کامیابی اس امر پر منحصر ہی کہ وہ کوشش کرکے اسے برابر قائم رکھین
اور جب بزرگوار راجہ صاحب نابھہ اسمین برابر دلچسپی اور کوشش فرمائیں گے
جیسی اُنھون نے اور لوگون کے اتفاق کے ساتھ اس تعلیمگاہ کے لیے
کی ہی تو مجھے امید ہی کہ آپکے ایڈریس مین اس عمارت کی تعمیر کے متعلق جو جو امیدین
ظاہر کی گئی ہین وہ سب برآئین گی ۔
اسکے بعد شاہزادہ عالم نے کالج کے نقشون کی جانچ کی اور کچھ دیر تک
راجہ صاحب نابھہ۔ اور دوسرے موجودہ رئیسون سے باتین کیا کیے جیسے
ہی شاہی گروہ وہان سے روانہ ہوا ویسے ہی اسکول ماسٹر نے دعا کی اور
تمام سکھ اس دعا مین شریک ہوے یہ دعا شہزادہ عالم و شہزادہ بیگم و یلز اور تمام
برٹش راج کو برکت حاصل ہونے کی تھی ۔ ہز رائل ہائنس کی روانگی کے وقت
ست سری اکال کے نعرے بلند کیے گئے وہان سے شاہزادہ والا کی سواری
ریلوے اسٹیشن پر آئی ۔ سہ پہر کو دربار صاحب کے دیکھنے او شہر کے قالین
بافی کے کارخانے کے ملاحظہ کے لیے تشریف لے گئے ۔

سکھ مذہب

مقام دربار صاحب تو تمام دنیا مین مشہور و معروف ہی ہندوستان مین
ہر قوم و مذہب کے بہت کم سیاح ایسے ہین جو امرتسر کی طرف نہ جاتے ہون
اور شاید وہ اس بات کے سوا کہ سکھون کی قوم سے فوج ہندوستان کے
لیے عمدہ عمدہ سپاہی دستیاب ہوتے ہین اور اُنکا مذہب ایک سادہ مذہب ہی
اُنکے مذہب اور اُنسے بہت کم واقف ہون گے ۔ سکھ مذہب کی تاریخ مین بہت
سے خونخوار ابواب ہین اسلیے کہ گو بہت بڑے گرو نانک نے ایک ایسے
عمدہ اصول پر اسکی ابتدا قائم کی تھی ۔ کہ بت پرستی اور ہندوؤن کے طریقون
اور برہمنون کی افسری سے چھٹکارا ہو جائے ۔ مگر جن لوگون نے یہ کام کرنا چاہا
انھین بڑی دقت ہوئی ۔ مسلمانون کو سکھون سے یہ اندیشہ ہوا تھا ۔ کہ انکی سلطنت

ہین وہ ایک خطرناک جزو ہین۔ اورنگ زیب نے انھین بہت ستایا۔ اُسکا ستانا اُنھین ابھی تک یاد ہی۔ تیغ بہادر جو دہلی مین مارا گیا اُسکا انجام کار ایسا ہوا تھا۔ کہ مغلیون کو اُسکا خیال بھی نہ تھا کہ اس چھوٹے سے فرقہ مین سے رنجیت سنگھ (شیر پنجاب) ایسا شخص پیدا ہوگا جس نے بزور شمشیر اپنی سلطنت قائم کی اور جبتک برٹش سلطنت سے مہلک مقابلہ مین ہزیمت نہین ہوئی۔ اُسوقت تک قائم رہی۔ جیسے سکھ اس جنگ مین دشمن تھے جسمین انھین زک ملی۔ ایسے ہی انھون نے جدید فرمانرواؤن کی فرمانبرداری کی قسم کھاکر اپنی خیرخواہی ثابت کردی۔ غدر اور اسکے بعد کی بہت سی لڑائیون کی تاریخ مین اُنکی وفاداریان لکھی ہوئی ہین گو اُنکی تعداد کم ہی مگر پھر بھی اُنکے منتخب اور چیدہ اشخاص فوجی ملازمت مین بھرتی ہوتے ہین۔ دربار صاحب کے مکان مین سکھون کی مذہبی کتاب مقدس گرنتھ رہتی ہی۔ اسکے رکھنے کے لیے اس سے بہتر کوئی مقام نہین ہی۔ امرتسر سکھون کے ملک کا قلب ہی جسکی شرائین پنجاب اور مالوہ کے ملک تک دوڑی ہوئی ہین گو دور دور کے موضعون مین بے پروائی دکھائی ہو۔ اور شاید نوجوان اشخاص پال نہ لیتے ہون۔ مگر جو لوگ دربار صاحب مین آتے ہین۔ اُنمین ویسا ہی جوش مذہب ہوتا ہی جیسا بہت بڑے ریفارمر نانک نے قائم کیا تھا اور جس سے تیغ بہادر نے خوشی خوشی جان دی تھی جب مردم شماری ہوتی ہی۔ تو افسوس کے ساتھ دیکھا جاتا ہی کہ سکھ مذہب کے لوگون کی تعداد کم ہوتی جاتی ہی۔ لیکن جبتک برٹش گورنمنٹ اپنی فوج مین ہزارون رنگروٹ بھرتی کرتی رہے گی اسوقت تک سکھون کی قوت باقی رہے گی۔ ہماری پلٹنون مین جو گروہ ہین اس امر کا لحاظ رکھتے ہین کہ سپاہی پال لین اور پورے سکھ ہون۔ سکھ مذہب ابتدا سے ایک جنگی مذہب تھا اور رنجیت سنگھ نے اپنی رعایا مین جنگی اوصاف بڑھا دیے تھے کہ ہر شخص سپاہی ہوگیا تھا۔ اب ہم اپنی ہندوستانی فوج مین اُن لوگون کو دیکھتے ہین جو عمدہ سپاہیون کی نسل سے ہین اور خیرخواہی و بہادری کے ساتھ اپنی

جان دینے مین کوئی قوم اُنپر سبقت نہین لیجا سکتی۔ مگر افسوس ہی کہ جس اراضی کو ہم آبپاشی سے سرسبز کررہے ہین وہان آباد ہونے کے لیے بہت کم سکھ ہین اور ہر سال طاعون سے ہزارون ضائع ہوتے جاتے ہین۔

آج سہ پہر کو جب شاہزادۂ عالم و شاہزادہ بیگم ویلز شہر مین ہوتے ہوے دربار صاحب مین گئے تو امرتسر نے انکا بڑا اعزاز کیا۔ سڑکون کی سجاوٹ بہت عمدہ تھی گو پشاور ہی کی سجاوٹ کی قسم کی تھی مگر پشاور سے کہین بڑھی ہوئی تھی۔ سڑک پر مختلف رنگون کی گلکاری کے تھان ہر طرف لٹکے ہوے تھے اور بہت سے شوخ رنگون کی چادرین لٹکی ہوئی تھین سڑک کے ہر کھمبے پر محرابدار دروازہ تھا۔ نشان پھریرے اور بیرقین بہت لگی تھین۔ امرتسر نہایت سرسبز خوشحال شہر ہی اپنی سڑکون اور اپنے مکانون کی آراستگی انھین لوگون پر چھوڑ دی گئی تھی گو مطلع پر ابر تھا۔ اور پانی برسنے کے آثار پائے جاتے تھے اور پورا لطف نہین حاصل ہوا تھا تاہم تصویر کھینچنے کے قابل صورت تھی ریلوے اسٹیشن سے تمام راستہ پر لوگون کے غول کے غول کثرت سے موجود تھے کہ جب سے شاہی گروہ بمبئی سے روانہ ہوا ہی کہین اسقدر لوگون کے غول نہین دیکھے گئے سب نے راستہ مین شہزادۂ عالم و شہزادہ بیگم کو دیکھکر خوشی کے نعرے بلند کرنے کے لیے تعطیل کر دی ہی لطیفون مین بڑی خیرخواہیان اور نیک خواہشین ظاہر کی گئی تھین۔

دربار صاحب کے قریب یہ کتبہ لگا ہوا تھا "ہر طرح تمکو امن و چین نصیب ہے" امرتسر کے قالین کے کارخانہ کو ملاحظہ فرما کر شہزادۂ عالم اور شاہزادہ بیگم ویلز چار بجے دربار صاحب مین پہونچے گھنٹہ گھر کے پاس لفٹنٹ گورنر نے استقبال کیا۔ مہاراجہ صاحب پٹیالا اور راجہ صاحب جھند اور راجہ صاحب کنور سنگھ اور مسٹر بیکر ہرنیڈا اور دوسرے سکھ افسر لیفٹنٹ ساتھ تھے۔ اسوقت یہان کی کیفیت سے ظاہر ہوتا تھا کہ کس خلوص کے ساتھ عوام نے شاہزادۂ عالم اور

شاہزادہ بیگم کا خیر مقدم کیا جس خوشنما مقام سے برج کا راستہ ہے اُسکے گرد اونچے اونچے مکانات ہین۔ ان مکانون کی کھڑکیون۔ دروازون اور چھتون پر ہزارون آدمی کھڑے تھے اسی کے قریب سکھ رئیسون کے تعمیر کئے ہوے نیگا یعنی ننگے سادھو تھے۔ انمین بھی بہت کثرت سے لوگ جمع تھے۔ داہنی جانب کلنگا کا سنہرا گنبد ہے یہان گروگوبند کی تلوار اور بڑے بڑے گروون کے اسلحہ رہتے ہین اور جب کوئی شخص سکھ مذہب اختیار کرتا ہے تو اوسے یہین پال دیا جاتا ہے جس صحن کے گرد یہ دہرم سالے ہین اُسی کے گرد امرتسر کا تالاب بھی ہے۔ ان سب کے بیچ مین طلائی دربار صاحب کی چمک دمک معلوم ہوتی ہے جس راستہ سے کرورہا آدمی گرنتھ کو سجدہ کرنے جاتے ہین وہ سنگ مرمر کا ہے۔

جب شاہزادہ عالم و شاہزادہ بیگم اس چبوترے پر گئے جہان سے دربار صاحب دکھائی دیتا تھا تو بہت سے اکال پرستش کرنیوالون نے برکت کی دعا دیکر انکا استقبال کیا اُنکی اونچی اونچی پگڑیون مین اسپات کی صیقل کیے ہوے چکر اور سکھ مذہب کے بہت سے نشانات لگے ہوے تھے ایک گروہ گینڈے کے بار پہنے تھا اور تیسرا گروہ برنجی قرنا ہاتھون مین لیے تھا۔ انھون نے شہزادہ عالم کے خیر مقدم کے طور سے اپنے قرنا زور سے پھونکے۔ اور دوسرے اکالیون نے شاہی گروہ کو دیکھکر خوشی کے نعرے بلند کئے یہان سکھ رئیسون سے ملاقات کرنے کے بعد شہزادہ عالم اور شاہزادہ بیگم دربار صاحب کو دیکھنے کے لیے ایک شامیانہ کے نیچے جاکر بیٹھے۔ یہ شامیانہ بھی تاریخی تھا کیونکہ یہ وہی شامیانہ تھا جو رنجیت سنگھ کے واسطے نصب کیا گیا تھا۔ وہان سے شہزادہ عالم اور شہزادہ بیگم گاڑی پر سوار ہو کر شہر مین آئے سواری سرگری ہموریل کے پاس ٹھری یہ ایک سادہ سادہ یادگار ہے جسمین چھتیسوین سکھ پلٹن کے ایک حصہ سپاہیون کی شجاعت کے حالات لکھے ہوئے ہین اسمین تحریر ہے کہ آٹھ برس ہوے تھانہ سمانہ کی محافظت مین دس پلٹن کے سپاہی ایک حصہ کے

ہر شخص نے اپنی جان قربان کی۔ اس میموریل کے پاس جو ہندوستانی افسر صف بستہ تھے اُن سب سے شاہزادی نے بات چیت کی اسمین ایک شخص رزیڈنسی لکھنؤ کی حفاظت کے زمانہ کے باڈی گارڈ کا ایک سپاہی تھا۔ پٹیالہ لانسر سواروں کے گارد کے ساتھ شاہی گروہ رام باغ کو گیا جو تمام امرتسر مین نہایت خوشنما باغ ہی اس مقام پر مسٹر ینگ ہزبنڈ نے چاء نوشی کا انتظام کیا تھا۔ چاء پینے کے بعد شاہزادے کی سواری ریلوے اسٹیشن پر گئی امرتسر مین شہزادۂ عالم اور شہزادہ بیگم صرف ایک ہی روز رہے مگر عوام نے جس خیر خواہی اور گرمجوشی سے استقبال کیا وہ یاد رکھنے کے قابل ہی۔

دہلی

دوشنبہ ۱۲۔ دسمبر ۱۹۰۵ء

ساڑھے نو بجے صبحکو شاہزادہ عالم دہلی مین وارد ہوے معمولاً استقبال ہوا اسٹیشن پر گارد آف آنر موجود تھا۔ سلامی بھی سر ہوئی۔ پلیٹ فارم پر لفٹننٹ گورنر پنجاب سردار صاحب کلیسا۔ نوابصاحب پاٹودی۔ نوابصاحب دوجانہ اور خاص گورنمنٹ افسر مع ریلوے افسروں کے موجود تھے۔ معمولی طور سے لوگوں کے پیش ہونے کے بعد پانچ گاڑیون مین شہزادہ عالم اور اُنکے ہمراہیان روانہ ہوے اکیسوین رسالہ کا پورا گارد ہمراہ تھا شاہی گروہ میونسپل ایڈرس قبول فرمانے کے لیے کوئنس روڈ۔ لوتھین روڈ۔ اور چاندنی چوک۔ اور ٹون ہال۔ کے سامنے والے کھلے میدان مین ہوتا ہوا جہان ملکہ معظمہ کی شبیہ نصب ہی ٹون ہال مین گیا۔ سواری بائین طرف گھوم کر گھنٹہ گھر کے پاس ٹھہری۔ امرتسر کیطرح یہان بھی بڑی خوش اسلوبی سے استقبال کیا گیا۔ میونسپلٹی کے ممبر اور مسٹر ہمفریز جو پریسیڈنٹ میونسپل موجود تھے۔ لالہ سری کشن داس نے مندرجہ ذیل ایڈرس

شاہزادۂ عالم و عالمیان یور رائل ہائینسز۔

میونسپلٹی دہلی کے ہم ممبر اس شہر کی ہر قوم و مذہب کے دو لاکھ باشندون کیطرف
سے شہنشاہ کی ذات والاصفات کے ساتھ سے بدل اپنی انتہا کی خیرخواہی
و فرمانبرداری کا اظہار کرتے ہین اور اس شہر مین یور رائل ہائینس کا دلی خیر مقدم
عرض کرتے ہین اور یہ امید کرتے ہین کہ آپ نوازش شاہانہ سے اپنی اس تشریف
آوری کو یاد رکھین گے۔ شائد یہ شہر دہلی یور ہائینس کے دل مین خاص جگہ حاصل
کرنے کا دعویٰ کر سکتا ہی کیونکہ یاد ہوگا کہ ستائیس برس ہوے ہماری پیاری
ہز مجسٹی ملکہ وکٹوریہ کے عہد عدالت عہد مین اس شہر سے شاہنشاہی کا خطاب تمام
ہندوستان مین مشتہر ہوا تھا اور تین برس ہوئے کہ ہز گریشس مجسٹی شاہ و شہنشاہ
کی تخت نشینی اور تاجپوشی کا اعلان تمام ہندوستان مین یہین سے ہوا ہم اس بات
پر بہت نازان ہین کہ شہر دہلی کا بہت بڑا اعزاز کیا گیا اور تخت کی جانب سے اس شہر
کی شہنشاہی تاریخ مسلمہ ہوگئی۔ یہ پرانی تاریخ ہی یور رائل ہائینس شہر حال کے گرد و
نواح مین سابق کے شہرون کے ویران مقامات ملاحظہ فرمائین گے یہ شہر شاہ
چارلس دوم انگلستان کے عہد مین آباد ہوا تھا اس شہر کے گرد وار الصدر مقامات
کے بہت سے ویران نشانات ہین انھین گزشتہ ہزار برس کے زمانہ مین مختلف
خاندانون نے مختلف اوقات مین بنایا تھا۔ ہماری دلی خواہش تو یہ ہی کہ جسطرح
سنہ ۱۸۷۵ع مین ہز مجسٹی شاہ و شہنشاہ نے قدم رنجہ فرما کر اس پرانے شہر کو عزت
بخشی تھی اور اب اسی طرح یور رائل ہائینس نے اس شہر مین تشریف لا کر جو عزت بخشی ہی
اس سے یور رائل ہائینس کو یہان ہر طرح کا لطف و سرور حاصل ہو دہلی نے اپنی
تاریخ اور شہنشاہی تاریخ کے علاوہ اس زمانہ مین تجارتی ترقی بہت کی ہی یہان
بہت سی ملین اور کارخانے قائم ہوے ہین سنہ ۱۸۶۷ع مین اس شہر مین فقط تین
ریلوے لینین تھین اب سات لینین ہین اور آٹھوین بہت ضروری لین براہ راست
بمبئی سے یہان آنیوالی ہی جو تعمیر ہو رہی ہی امن و امان و تہذیب اور ریلوے
کی اولوالعزمی سے شہر دہلی کو بہت فائدہ پہونچا اور یہ ایک بہت بڑا ضروری

صدر مقام ہوگیا ہی ان فائدون اور برکتون پر ہم خلوص دل سے اس احسان کا اظہار کرتے ہین جو شہنشاہ کی زیر حکومت ہمیں کیا گیا ہی ہم نہایت ممنون ہین کہ شہر کیطرف سے ہم جو رائل ہائینسز کے حضور مین اڈریس پیش کر سکے پس یہ ہماری تمنا یہی ہی کہ یور رائل ہائینسز خوشی کے ساتھ دہلی مین اپنے ورود کو یاد رکھین اور دہلی کے تمام حصون کا خوشی خوشی دورہ کرین۔

شہزادہ عالم نے نوازش سے اس اڈریس کو جو مطلا تھا قبول فرمایا ایک ہاتھی دانت کے صندوقچہ مین یہ اڈریس رکھا ہوا تھا جسپر منبت کاری مین دہلی کے خاص خاص مقامون کی تصویرین بنی ہوئی تھین۔

ہز رائل ہائنس نے اس اڈریس کا یہ جواب ارشاد فرمایا۔

حضرات۔ شہزادہ بیگم اور مجکو آپ کے تاریخی شہر کے دیکھنے کا بڑا اشتیاق تھا آپ نے ہمارا استقبال جو کیا اور اڈریس مین مہربانی آمیز الفاظ استعمال کیے انکا ہم بدل شکریہ ادا کرتے ہین۔ آپ کے خوبصورت شہر مین بہت سے بڑے بڑے پرجوش واقعے اور پرشان عظمت دربار ہوے ہین معلوم ہوتا ہی کہ آپ کے شہر مین ابھی دل کشی اور دلفریبی کی وہی قوت ہی۔ جو بڑی بڑی دارالصدرون مین ہوتی ہی۔ جس سے لوگ اسکی جانب متوجہ ہوتے پر مجبور ہوتے ہین۔ شاہزادہ بیگم اور مین جو یہان آیا ہون تو اس شہر کے متعلق بہت سے گزشتہ و آیندہ خیالات پیدا ہوئے ہین دہلی کو ناز کرنے کا جو درجہ تھا۔ اسمین اصلا فرق نہین آیا کیونکہ اس امر سے اسکا ثبوت پہونچتا ہی کہ اسمین بہت سی ریلین آتی ہین تجارت کے سوا انکے آنے کا کوئی اور مقصود نہین ہی مجھے معلوم ہوتا ہی کہ آپ بڑے خوش نصیب ہین کہ جسطرح آپ نے زمانہ گزشتہ مین پولٹیکل ناموری حاصل کی تھی اسی طرح آیندہ زمانہ مین آپ تجارت مین نام کرینگے۔ مین بطیب خاطر شاہ وشہنشاہ سے عرض کرونگا کہ آپ حضرات امن وامان وتہذیب اور ریلوے کے متعلق کسقدر ممنون

ہین بیشک آپ اُنسے متمتع ہونگے اِس بہت بڑی سلطنت ہندوستان مین دہلی کا جو درجہ ہی اُسے قائم و برقرار رکھنا آپ اور آپ کے جانشینون کے ہاتھ ہی۔

ٹون ہال کے باہر چارون طرف کے لوگون کا ایسا شور غل تھا کہ جو لوگ ڈلیس کے گرد تھے فقط انھین کو اڈریس کے الفاظ اور شہزادہ عالم کا ارشاد سنائی دیا۔ لوگون کا جوش مسرت بہت بڑھا ہوا تھا اِسی وجہ سے اس رسم کے ادا ہونے وقت اسطرح کا شور و غوغا تھا۔

اسکے بعد شہزادہ عالم و شہزادہ بیگم ویلز کے حضور مین ممبران مینوسپل پیش ہوے ز ان بعد شہزادہ عالم و عالمیان و شہزادہ بیگم گاڑی پر سوار ہو کر موری دروازہ کے اور نشان بردار برج کے پاس سے ہوتے ہوے ڈفرن پل کے اُس جانب دورہ کے مکان کو روانہ ہوے۔ اثناے راہ مین دیر رائل ہائنس نے ریلوے کا جال دیکھا اور ملاحظہ کیا کہ شہر دہلی تجارت کا کیسا صدر مقام ہوگیا ہی اڈریس مین جو بیان کیا گیا تھا کہ شہر دہلی کو کیسی ترقی ہوئی ہی اور ہندوستان کے ہر حصہ سے کیسی ریلوے آئی ہین اُسے اُسوقت ہز رائل ہائنس خوب سمجھ گئے ہونگے۔ ۱۸۵۷ء مین شہر پر دھاوہ ہونے کیوقت جو بے انتہا گولہ باری ہوئی تھی شہر پناہ کی دیوار پر اُسکے نشانات بھی ملاحظہ کیے ریلوے کی آمد و رفت کے لیے شہر پناہ کی دیوار جا بجا سے توڑ ڈالی گئی ہی۔ شہزادہ عالم اور شہزادہ بیگم نے دہلی کو ایک قلعہ کی حیثیت سے نہین بلکہ ایک سرسبز تجارتی شہر کی صورت مین دیکھا لیکن تاریخی علامتین اب بھی پائی جاتی ہین جو کبھی نہ مٹین گی۔

سہ پہر کو شاہی گروہ قلعہ کی سیر کو گیا اور دیوان عام و دیوان خاص کو بھی ملاحظہ کیا اس مغلیہ ایوان مین ابھی تک بہت بڑی خوشنمائی اور کیفیت باقی ہی۔ اسکے بعد شاہزادہ عالم اور شہزادہ بیگم عورتون کے وکٹوریہ اسپتال کے کام مین گئے وہان ایک نقشہ پیش ہوا جس سے اس اسپتال کے کام ظاہر ہوے اس نقشہ مین

جن سڑکون پر سے جامع مسجد کا راستہ ہی وہان بہت سے لوگ جمع ہوگئے۔ اسکول کے لڑکون کے غول رنگ رنگ کی پگڑیان باندھے ہوے راستہ پر ایک جگہ کھڑے تھے۔ جب ڈیر رائل ہائنسز اور اُنکے ہمراہی مسجد کے پاس پہونچے تو بہت بڑے زینہ پر چڑھے۔ مسجد کے مولویون نے اس مقام پر شہزادہ عالم کا استقبال کیا اور چبوترہ پر لیجا کر تمام سیر کرائی شہزادہ بیگم کو اس سہ پہر کی سیر مین بڑی دلچسپی ہوئی جسطرف وہ گئین اُدھر لوگون نے دل سے خیر مقدم کیا۔

دہلی

شنبہ ۱۳۔ دسمبر ۱۹۰۵ء

آج صبحکو راجہ صاحب سرمور و سردار صاحب کالیسا و نواب صاحب پالوڈی و نواب صاحب دوجانہ نے شہزادہ عالم و عالمیان سے دورہ کے مکان پر معمولی طور سے باضابطہ ملاقات کی ہر رئیس کے ساتھ ایک مختصر سا گارد تھا۔ دوپہر کو شہزادہ عالم و عالمیان الکتیسوین لانسر رسالہ کے ایک اسکواڈرن کے گارد کے ساتھ نشان بردار برج کے قریب راجہ صاحب سرمور کی بازدید کی ملاقات کے لیے اُنکی قیامگاہ مین تشریف لے گیے وہان ایک گارد آف آنر حاضر تھا۔ سہ پہر کو شہزادہ عالم و شہزادہ بیگم ویلز نے گاڑی پر سوار ہوکر پہاڑی کے کنارہ کنارہ جاکر نشان بردار برج اور ہندو راؤ کے مکان اور زمانہ غدر کی یادگارون کو ملاحظہ فرمایا بعد ازان موری برج اور پُرانے میگزین و گرجا گھر اور کشمیری پھاٹک ہوتے ہوئے قبرستان مین جاکر نکلسن کی قبر کو معائنہ کیا اور جس مقام پر دربار جشن تاجپوشی ہوا تھا اُسے بھی ملاحظہ فرمایا اُس زمانہ مین تو یہان بیشمار خیمے تھے اب یہان ایک میدان تھا اور کچھ درخت لگے ہوے تھے اسکے قریب اٹھارھوین ٹوانا لانسر رسالہ کے لیے لین بن رہی ہی اسوقت اسکے لیے شاخ کوہ کو کھود کھود کر لوگ پتھر نکال رہے تھے۔ نشان بردار برج اور ہندو راؤ کے مکان اور رصدخانہ اور دوسرے

مقامات جو سنہ ۱۸۵۷ء سے تاریخی مقامات ہو گئے ہین ایک تنہا شاخ کوہ پر واقع
ہین لیکن انکے اور شہر پناہ کی دیوار کے درمیان اس کثرت سے درخت ہین کہ یہ
استدراک بہت مشکل ہو کہ قلعہ شکن توپون کی باٹری کس مقام پر تھی اور دہلی پر
حملہ کرنے کے لیے پانچ کالم فوج کسجگہ صف آرا تھی مگر یہ صاف معلوم ہو جاتا ہو
کہ شاخ کوہ پر قبضہ رکھنے اور دہلی پر حملہ کرنے مین کیسی دقتین اور مشکلین ہوئی ہونگی
شاہی گروہ بغیر گارڈ کے برابر برابر شاخ کوہ پر سے گزر کمیپ مین گیا اور وہان کے
مختلف دلچسپ مقامات اسطرح ملاحظہ کیے کہ کبھی گاڑی پر خاموش بیٹھے ہوے
اِدھر اُدھر گیے کبھی گاڑی سے اُتر کر کہین سیر کی۔ یہ بالکل ایک بے ضابطہ کارروائی تھی۔

۱۲۔ ماہ حال کو شاہزادہ عالم و شہزادہ بیگم دیلز جو قلعہ مین گئے تو وہان فقط دیوان
عام کو نہین ملاحظہ کیا بلکہ دوسری مغلیہ عمدہ عمارتون کو بھی معائنہ کیا اور جو خوشنما عمارتین
مدت سے کس بمپرسی کے عالم مین بے پروائی کے ساتھ پڑی ہوئی تھین اُنکی از سر نو
درستی و مرمت کے لیے لارڈ کرزن کے حکم سے جو مقام کھودا گیا ہو اُسے بھی ملاحظہ کیا
پھر نئے سرے سے پچیکاری شروع ہوئی ہو جسمین تین چار برس صرف ہونگے۔
دیوان خاص مین البتہ کم مرمت کی ضرورت ہوگی کیونکہ بہت سے کمرے اپنے
حال پر بجنسہ قائم ہین اور زیر زمین بہت ہی عمدہ نقش و نگار بنے ہوے ہین مگر یہان
دوسرے مقامون پر سابق ولیسراے کے طلب کیے ہوے فلارنس کے کاریگرون کو
ایک مدت تک محنت کرنا ہوگی۔ دیوان عام کے تخت کے گرد کٹھرہ لگا دیا گیا ہو۔
اور اسکے عقب کے دالان درست کیے جا رہے ہین یقین کر لیا گیا ہو کہ برٹش
فوج کی بعض بارکین منہدم کر دیجائین گی اور وہان باغ اور تالاب اور ویسی ہی نہرین
پھر بنجائینگی جیسی پہلے تھین اور قلعہ کی فوج کے متعلق جو کچھ پرانی عمارتین تھین وہ
بھی منہدم کر دیجائین گی اور دکھاوے کے لیے خوب میدان ہو جائے گا۔
ماہ اپریل مین زلزلہ سے جن مقامون کو ضرر پہونچا ہو اسکی بھی درستی ہوگی علی العموم
تمام ایوان اور بارہ دریان اور رہال حتی الامکان خوب درست کر دے جائین گے

قلعہ دہلی اور تاج و فتحپور سیکری کی ایسی اُسکے اندر کی تاریخی عمارات کو لارڈ کرزن کی فیاضانہ حکمت عملی سے فائدہ ہوگا۔

شام کو دورہ کے مکان کے احاطہ مین ایک بہت بڑے شامیانہ کے نیچے ڈوثیرن دہلی کے درباریون سے ملاقات ہوئی مسٹر و مسز گارڈن و جنرل و مسز ہنری اور بہت سی دوسری لیڈیان اور جنٹلمین موجود تھے اٹھائیسوین پنجابی پلٹن کا گارڈ آف آنر حاضر تھا دس بجے کے بعد شہزادۂ عالم مع لفٹننٹ گورنر پنجاب کے تشریف لا کر ڈلیش پر جلوہ افروز ہوے۔ راجہ صاحب سرمور اور دوسرے تین رئیس شاہزادۂ عالم کے چپ و راست تھے۔ جب درباریون کی نذرین گزر چکین تو اکتیسوین لانسر رسالہ اور اٹھائیسوین پنجاب پلٹن اور تینتیسوین لانسر رسالہ کے ایک حصہ کے ہندوستانی افسرون کو جنرل ہنری نے پیش کیا۔ انکے علاوہ اور بہت سے لوگ بھی پیش ہوا کئے اور ایک گھنٹہ تک لوگون سے ملاقات ہوتی رہی۔

دہلی

چہارشنبہ ۱۳۔ دسمبر ۱۹۰۵ء

شہزادۂ عالم و شہزادہ بیگم مع کچھ لوگون کے بمعیت سرچارلس ریواز لفٹننٹ گورنر پنجاب و مسٹر و آرڈن و اکر کمشنر دہلی گیارہ بجے دن کے وقت موٹر کار گاڑیون پر سوار ہوکر کشمیری دروازہ دہلی دروازہ ہوتے ہوے مقبرہ ہمایون اور قطب کی سیر کے لیے گئے ہائلینڈ انفنٹری اور اٹھائیسوین پلٹن کے سپاہی راستہ پر دو رویہ صف بستہ تھے اثنائے راہ مین دیر رائل ہائنسز نے اشوکا کی دو لاٹون مین ایک لاٹ اور پرانا شہر فیروز آباد اور پرانے قلعہ اور شیر شاہ کی مسجد اور شیر منڈل کو ملاحظہ کیا مقبرہ ہمایون کی سیر کے بعد گروہ مذکور نظام الدین کی زیارتگاہ کو گیا اور لوگون کو تالاب مین غوطے لگاتے دیکھا اور حوالی کی تاریخی عمارتین اور شاہنشاہ شاہجہان کی بیٹی جہان آرا بیگم کے مقبرہ کو ملاحظہ کیا لنچ کے وقت تک مینار قطب کو پہونچے اور

سہ پہر کو مینار پر جاکر بڑی کیفیت مشاہدہ کی وہان سے صفدر جنگ کے مقبرہ پر ہوتے ہوے مراجعت فرمائی یہ نہایت عمدہ سیر بڑی کامیابی سے ہوئی سڑکین خوب آراستہ کردی گئی تھین مسٹر کارڈن واکر نے بہت سے دلچسپ مقامات کے حالات ہز رائل ہائنسز کی خدمت مین گزارش کیے ۔

دہلی

پنجشنبہ ۱۵ - دسمبر ۱۹۰۵ء

آج صبحکو شہزادہ بیگم و استاف اس میدان مین تشریف لے گیے جہان جشن تاجپوشی کا دربار ہوا تھا اور سہ پہر کو دورہ کے مکان مین لیڈی ریواز نے گارڈن پارٹی کا جلسہ کیا ۔ یہان کے رؤسا اور یورپین اور جو ہندوستانی حضرات یہان آے ہوے تھے ۔ سب اس جلسہ مین شریک تھے سب ہز رائل ہائنسز کے حضور مین پیش ہوے شبکو ہز رائل ہائنسز ریلوے اسٹیشن پر جاتے وقت شہر کی روشنی ملاحظہ فرماتے گئے ۔ شاہزادہ عالم اور شاہزادہ بیگم دہلی کی سیر سے بہت محظوظ ہوے ۔

آگرہ

جمعہ - ۱۶ - دسمبر ۱۹۰۵ء

ساڑھے نو بجے صبحکو قلعہ سے اکتیس ۳۱ توپون کی شلک سلامی سر ہوئی جس سے معلوم ہوا ۔ کہ شاہی گروہ آگرہ مین داخل ہوگیا ۔ ممالک متحدہ کے اس اول مقام پر شاہزادۂ عالم اور شاہزادہ بیگم ویلز کے استقبال کی خوب ہی تیاریان ہوئی تھین ۔ قلعہ کا ریلوے اسٹیشن نشان اور پھریرون سے خوب آراستہ و پیراستہ تھا اور سنٹرل ہال جنمین میونسپل اڈرس پیش ہونے والا تھا ایک ملاقات کے کمرہ کی حیثیت سے ہر ہفت ہو رہا تھا اور گرد و پیش کے تمام مقامات اسیطرح بہت خوبی اور خوش اسلوبی سے سجے ہوے تھے اُنکے خوش منظر بنانے مین خوب کوشش

کی گئی تھی - ہز آنر سر جیمیس ڈگلس لاٹوش نفٹننٹ گورنر ممالک متحدہ آگرہ و اودہ اور سر الفرڈ گیسلی نفٹننٹ و جنرل مشرقی نے پلیٹ فارم پر استقبال کیا۔ اُنکے اسٹاف افسر اُنکے ہمراہ تھے اور جسٹس ناکس و جسٹس ایکمن و جسٹس بنرجی ججان ہائی کورٹ اور مسٹر رینالڈ کمشنر ڈویژن آگرہ اور مسٹر ونٹر چیف سکریٹری گورنمنٹ ممالک متحدہ آگرہ و اودہ و مسٹر بریرٹن انسپکٹر جنرل پولیس و مسٹر فرارڈ کلکٹر متھرا و مسٹر ہاپکنس کلکٹر آگرہ و مسٹر ٹیلر پرائیویٹ سکریٹری ہز آنر اور مسٹر ڈبلو ای ایم کیمبل سی الیس متعینہ بکار خاص و مسٹر لوائز اکسٹرا ایڈیکانگ ہز آنر نفٹننٹ گورنر اور اس مقام کے خاص خاص فوجی افسر اور اعلے درجہ کے ہندوستانی رؤسا بھی موجود تھے نو سالہ عمر کے راجہ صاحب بھدا ور نے شہزادہ بیگم ویلز کو ایک گلدستہ نذر کیا۔

میونسپل اڈریس

جب ہز آنر نفٹننٹ گورنر اور نفٹننٹ جنرل کمانیر لوگون کو پیش کر چکے تو شاہی جماعت سنٹرل ہال کو تشریف لے گئی جہان میونسپل کمشنر خیر مقدم کا اڈریس پیش کرنے کے لیے حاضر تھے۔ منشی گنگا پرشاد و وائس پریسیڈنٹ میونسپل نے مندرجہ ذیل اڈریس پڑھا

صاحب عالم و عالمیان یور رائل ہائنسز۔

ہم میونسپل کمشنران آگرہ اس بہت بڑے پرانے شہر کے لوگون کی طرف سے بعجز و انکسار یور رائل ہائنسز سے ملتجی ہین کہ ہمارے دلی خیر خواہانہ خیر مقدم اور اس الفاظ کو نوازش خسروانہ سے قبول فرمائین کہ ہم شاہ و شہنشاہ کے دائمی فرمانبردار و خیر خواہ ہین زمانہ گزشتہ سے اس میونسپلٹی کو جو اعزاز و نام عطا ہوے اُنہین دو عزتین ہمین بہت ہی عزیز ہین جو یور رائل ہائنسز کے نامی گرامی خاندان سے ہمیں ملی ہوئی ہین - ایک عزت تو یہ ہوئی کہ جب یور رائل ہائنسز کے والد ماجد ہز مجسٹی شاہ ایڈورڈ نے ۱۸۷۶ء مین ہندوستان کا دورہ فرمایا تھا تو اس میونسپلٹی کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے عزت بخشی تھی دوسری یہ کہ یور رائل ہائنسز کی شادی کتخدائی کے موقع پر جو اس سلطنت کے لیے بہت ہی باعث برکت ہوئی ہز مجسٹی ملکہ وکٹوریہ قیصرہ نے

ہماری مبارکباد کو پذیرا فرمایا تھا۔ اب یادگار عمارتون مین یور رائل ہائینسز نے قدم رنجہ فرماکے جو عزت بخشی ہی۔ یہ بھی شامل کیجائے گی ہمین دل سے امید ہی کہ آگرہ کی صنعتی خوبصورتی جسکی حال مین گورنمنٹ ہند اور لوکل گورنمنٹ نے بہت بڑی حفاظت کی ہی اسمین یور رائل ہائینسز کی پسندیدگی سے اور بھی تابانی اجائے گی۔ ایک زمانہ مین ہمارا شہر مغلیہ شہنشاہون کا دار الصدر تھا اور اب اُسی خاندان کے شہنشاہ اعظم کی دائمی آرامگاہ ہی۔ اب اُسسے زائد افتخار حاصل ہوا ہی کہ صوبہ کے جن دو مقامون پر ہماری پیاری ملکہ قیصرہ آنجہانی کی یادگار قائم ہونگی اُسمین سے یہ ایک مقام قرار دیا گیا ہی اب یور رائل ہائینسز نے اس میموریل کو اپنے دست مبارک سے افتتاح فرمانے پر رضامندی جو ظاہر کی ہی تو افتخار اور بھی دونا ہو گیا ہی۔ ہم یہ تضرع دست بدعا ہین کہ یور رائل ہائینسز کو ہر طرح کی برکتین اور طول عمر اور ہر قسم کی سرسبزی حاصل ہو۔ ہم یور رائل ہائینسز کو یقین دلاتے ہین کہ ہم یور رائل ہائینسز کے نہایت ہی خیرخواہ و فرمانبردار خادم ہین اور ہمیشہ خیرخواہ و فرمانبردار رہین گے۔

شاہزادہ عالم کا جواب

شاہزادۂ عالم و عالمیان نے مندرجہ ذیل جواب ارشاد فرمایا۔

حضرات۔

آپ نے مہربانی سے جو ہمارا خیر مقدم کیا ہی شاہزادہ بیگم ویلز اور اپنی طرف سے مین اسکا شکریہ ادا کرتا ہون کوئی شخص مغرب سے آئے خواہ مشرق سے آئے اسکے لیے آپ کے اس خوبصورت تاریخی شہر مین وارد ہونا باعث افتخار ہی ہمین بڑی دلچسپی کے ساتھ آپ کے شہر کی صنعتی اور تاریخی خوبصورت عمارتون کے دیکھنے کی امید ہی جسپر آپ کا فخر و ناز ہی ہمین یقین کامل ہی کہ آگرہ کی سیر کرنے کے بعد آگرہ ایسا ہمارے نقش دل ہوگا کہ کبھی نہ بھولے گا۔ اور آپکا دوستانہ استقبال اور ہماری قیامگاہ کو آپ کا نہایت خوبی و خوش سلیقگی سے

آراستہ و پیراستہ کرتا ہین یاد رہے گا اور مجھے امید ہی کہ ہماری پیاری ملکہ قیصرہ کی یادگار مین جو انکی شبیہ بنائی گئی ہی دو شنبہ کو اسکے افتتاح مین آپ کا شریک ہونگا ایسے شہر مین جہان بڑے بڑے سابق شہنشاہون کی یادگارین ہین ایک ایسے فرمانروا کی یادگار ہونا بہت ہی مناسب ہی جنھین ہندوستان سے محبت اور نیک نیتی تھی ایسی کسی کو نہ تھی جو نہایت ہی عمدہ تر کہ آپ کی پالیسی کا ہی اُسے آپ سے کوئی چھین نہین سکتا اور مین مسرت دیکھتا ہون کہ زمانہ آیندہ مین وہی خوبیان آپ مین پیدا ہوجاے گی جو زمانہ گزشتہ مین تھین کیونکہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ کی ریلوے کو بڑی ترقی ہو رہی ہی اور آپ کے سوئی کام بھی یوماً فیوماً بڑھتے جاتے ہین — حضرات شہزادہ بیگم اور مین دل سے دعا کرتے ہین کہ آگرہ کی سرسبزی و بہبودی برابر قائم رہے آپ نے اپنے اڈریس مین جو اپنی فرمانبرداری و خیرخواہی کا اظہار کیا ہی اُسے مین ہز مجسٹی شاہ و شہنشاہ کے حضور مین عرض کرون گا۔

ریلوے اسٹیشن سے روانگی

اسکے بعد مینونسپل بورڈ کے ممبر ہز رائل ہائنس کے حضور مین پیش کیے گئے اور مراسم استقبال ختم ہوے شہزادۂ عالم نے رائل ولس فیوزیلیٹن کے گارڈ آف آنر کو معائنہ فرمایا جسکے ہز رائل ہائنس کرنل انچیف ہین اسکے بعد شاہی جماعت گاڑیون پر سوار ہوکر دورہ کے مکان کو روانہ ہوئی - پندرہوین ہوزار رسالہ کا گارڈ ہمراہ رکاب تھا اور قلعہ اور ریلوے اسٹیشن کے درمیان بہت بڑا مجمع ہوگیا تھا - اور تماشائیون کے لیے بڑی بڑی پاڑین باندھی گئی تھین قلعہ سے ٹھنڈی سڑک تک مجمع کثیر تھا - خندق قلعہ پر جو باڑ لگادی گئی تھی اسکی وجہ سے گاڑیون کے گزرنے سے کوئی ناگہانی واقعہ نہین ہوا - بڑے نشانون اور جھنڈیون اور بیرقون سے سڑکین آراستہ تھین شہزادہ عالم و شہزادہ بیگم کے استقبال کے لیے آگرہ کے تمام لوگ اُمنڈ آئے تھے جسوقت سواری جا رہی تھی اُسوقت ہرکس و ناکس کو شہزادہ عالم و شہزادہ بیگم کے جمال باکمال کی ایک جھلک دیکھ لینے کا اشتیاق تھا ہر طرف

عوام توخوشی خوشی بھر رہے تھے کبھی خوشی کے نعرے بلند کیے جاتے تھے۔ ٹھنڈی سڑک
پر سے خشک دریا کے کنارہ کنارہ مارک اور پرنسز گیٹ کے دورہ کے مکان سی
کمپ کا راستہ تھا۔ راستہ مین کچھ وقت صرف ہوا۔ سڑک پر دونون طرف والنٹیراور
سترھوین راجپوت ملیٹن کا گارڈ آف آنر دورہ کے مکان پر موجود تھا اور رائل ولش
فیوزیلیر ملیٹن کے گورون کا ہر وقت تا قیام شہزادہ عالم وہان پہرہ رہا۔

کمپ شاہی

دورہ کے مکان پر لیڈی لاٹوش نے شہزادہ عالم و شہزادہ بیگم ویلز کا استقبال کیا
یہان بہت بڑا وسیع کمپ نصب تھا جہان سے تاج و قلعہ اور شہر خوب دکھائی دیتا
تھا۔ یہان بہت ہی پیاری پیاری پھولون کی کیاریان بنائی گئی تہین۔ یہان کی نہر
جو نعل اسپ کی صورت ہی بہت ہی خوشنما معلوم ہوتی ہے۔ مگر بڑی خرابی تہی کہ تند و تیز
ہوا چلنے سے جو گرد و غبار اڑ رہا تھا۔ اُس سے یہان کی کیفیت کچھ مدھم ہو گئی تھی۔

کامیاب جلوس

آج سہ پہر کو شاہزادہ عالم اور شہزادہ بیگم ویلز سکندرہ مین تشریف لے گیے۔
جہان آگرہ کلب کے ممبرون نے گارڈن پارٹی کا جلسہ کیا تھا۔ پندرھوین ہوزار
رسالہ کے پورے گارد کے ساتھ گاڑیون کا ایک جلوس قائم ہو کر ٹھنڈی
سڑک اور شہر اروڈ ہوتا ہوا گیا تھا۔ پس دیر رائل ہائنسز نے شہر کی آراستگی
خوب ملاحظہ فرمائی۔ بہت سے محرابدار پھاٹک لگے ہوئے تھے۔ امین منوسپل کے
بنائے ہوے پھاٹک بہت عمدہ تھے جن مین ایک سرخ اور سنہرے رنگ کا تھا اور
دوسرا زرد و نیلے رنگ کا تھا۔ ہر طرف کتبے آویزان تھے۔ بہت سے خوشرنگ و
خوشنما پڑاؤ تھے۔ نوجوان مہاراجہ صاحب بھرت پور کا پڑاؤ سب سے خوشنما تھا۔ بہت سے
چھوٹے چھوٹے مختلف رنگون کے شامیانون مین کامدار چوبین تھین۔
آگرہ کے تاجرون نے ہر طرح کی خوبی و کیفیت پیدا کرنے مین خوب کوشش کی
تھی۔ راستہ پر ایک سرے سے دوسرے سرے تک بہیر قین آویزان تھین اور

ہر طرف بہجت مسرت ظاہر ہو رہی تھی اسوقت صبح سے زیادہ تماشائی تھے۔
تمام مکانون کی چھتون پر سے اور کھڑکیون مین سے اور سڑکون پر سے لوگ دیکھ رہے تھے

مقبرہ اکبر

جب ہز رائل ہائنس سکندرہ مین داخل ہوے تو مسٹر رینالڈ پریسیڈنٹ اور
کمیٹی کلب کے ممبرون نے استقبال کیا۔ اس خوشنما مقام پر آگرہ کی سوسائٹی کے
لوگون اور اہل آگرہ کا بہت بڑا مجمع تھا ستر ہوین راجپوت پلٹن کا بینڈ عمدہ عمدہ اور
چیدہ چیدہ گتین بجا رہا تھا شاہی جماعت نے شہنشاہ اکبر کے مقبرہ کو دیکھا جسکا نیچے کا
حصہ نہایت خوشنما سرخ رنگ کے پتھر کا ہی اور اوپر کا حصہ سفید سنگ مرمر کا ہی اسمین بڑی
ہی تاریخی اور صناعی کی دلچسپی ہی اسکے اندر اس زمانہ مین جو کام شروع ہوا ہی اور دیوارون
کی سنہری اور دوسری طرح کی نقاشی کی درستی ہو رہی ہی جس سے معلوم ہوتا ہی کہ ابتدا مین یہ
کیسی خوشرنگ تھی اور اب کیسی پھیکی ہو گئی تھی دیکھا گیا کہ اسمین اس زمانہ مین بہت کچھ
روپیہ صرف ہوا ہی ابھی یہ نہین معلوم کہ اسمین اور کام بھی ہوگا یا نہین دروازہ پر کے مینار
جو شکست ہو گئے تھے وہ لارڈ کرزن کے حکم سے خوب درست کر دیے گئے ہین۔ اب
سنگ مرمر کی آب و تاب ظاہر ہو رہی ہی مقبرہ کے داہنے بائین جو پھاٹک تھے انمین
سے ایک پھاٹک اب درست ہو گیا ہی اس زمانہ مین شہنشاہ اکبر کا تین سو برس
کے بعد عرس ہوا۔ کیونکہ اس بہت بڑے شہنشاہ نے اکتوبر ۱۶۰۵ء مین وفات
پائی تھی اس شہنشاہ کی آخری آرامگاہ سے اس زمانہ مین بڑی دلچسپی ظاہر کی گئی ہی
شہزادۂ عالم اور شہزادہ بیگم ویلز نے سکندرہ مین ایک گھنٹہ تک قیام فرمایا۔
یہان سر جیمس لاٹوش اور سر ایلفرڈ گیسلی بھی موجود تھے۔ اور کیمپ سے بھی ایک بہت
بڑا گروہ آیا تھا سہ پہر کو لطف تھا کہ ہوا تھم گئی تھی اور چھت پر سے بڑی کیفیت معلوم
ہو رہی تھی ریلوے پل واقع دریاے جمن تک شاہی گروہ اسی راستہ سے واپس آیا
جس سے پہلے گیا تھا اسکے بعد اس راستہ پر آیا جو قلعہ کے گرد دہلی اور امر سنگھ کے
پھاٹکون کے سامنے ہی وہان سے پارک مین ہوتا ہوا دورہ کے مکان پر آیا اور

شہر کی نہایت عمدہ روشنی بھی اس طریقہ سے دیکھی شام کو دریا پر آتشبازی چھوڑی گئی رات کو خاصہ تناول فرمانے کے بعد شہزادہ عالم و شہزادہ بیگم ویلز شب ماہ مین تاج کی کیفیت دیکھنے کے لیے تشریف لے گیے۔

آگرہ

یکشنبہ ۱۷ - دسمبر ۱۹۰۵ء

آج صبحکو شہزادہ عالم مع ہمراہیان کنٹونمنٹ کے گرجاگھر مین نماز پڑھنے گئے۔ جہان اسوقت مجمع کثیر تھا۔ لشپ لکھنو نے ایک مختصر سا وعظ بیان کیا جسمین اُنھون نے بیان کیا کہ شہنشاہ اکبر نے تمام ملل و مذاہب سے کیسی بے نظیر رعایت کی تھی۔ سہ پہر کو دیرائل ہائنسز شہنشاہ جہانگیر نے ایرانی وزیر اور ممتاز محل (جنکی یادگار مین شہنشاہ شاہجہان نے تاج محل بنوایا تھا۔) کے جد امجد اعتماد الدولہ کے مقبرہ کی سیر کے لیے گئے اعتماد الدولہ کی وفات کے چھہ برس کے بعد اُنکی بیٹی نورجہان نے ۱۶۲۸ء مین اپنے والد ماجد کا یہ مقبرہ تعمیر کرایا تھا۔ یہان افغانون کے مکانون کے ایسے گنبد ہین اور آگرہ مین ایسا کوئی اور مکان نہین ہی اُسکی خوشنما نگین پتھرون کی پچیکاری اور جھجربدار دریچے نہایت ہی دلکش ہین۔ اسی مقبرہ کے قریب چینی کا روضہ ہی اُسکی بھی شہزادہ عالم اور شہزادہ بیگم نے سیر کی۔ اس روز شاہی گروہ نے دن کو بھی آفتاب کی روشنی مین تاج کو ملاحظہ کیا۔ مگر شب ماہ مین جیسی اسکی عالیشان خوبصورتی نظر آتی ہی شاید ویسی دنکو نہین معلوم ہوتی یہ دن سے زیادہ شب کو خوشنما معلوم ہوتا ہی لیکن جب کوئی شخص اسکی سیر کو کسی وقت آیا تو اسکی خوشنمائی کے سحر سے نہین محفوظ رہا جسطرح ہزارون آدمی اسے دیکھکر محو ہوگئے ہین اُسی طرح غالبًا ویرائل ہائنسز کے دل پر بھی اسکا اثر ہوا ہوگا گو کیسی ہی طاقت دکھائی جائے مگر اسکی حیرت انگیز خوبیان بیان نہین ہوسکتین اسے شہنشاہ شاہجہان نے تعمیر کرایا تھا انکے اور اُنکی پیاری محبوبہ کے مزار اسی مین ہین اسکے سنگ مرمر کی تعریف اور اسکے یادگار امور کی توصیف کرنا بیکار ہی تاج کے لیے ایک دائمی شہرت اور نام ہی سیکڑون برس گزر گئے ہین مگر اسکی شہرت مین ابتک ذرا بھی کمی نہین ہوئی

شاعرون اور مصورون اور مورخون اور عمارتون کی تعریف کرنے والون نے اسکے اوصاف اُن لوگون کے سامنے بیان کرنے کی بیکار کوشش کی ہی جنھون نے کبھی اُسے نہین دیکھا ہم اسے ایک ہی بار نہین بلکہ بار ہا نہایت ادب و احترام کی نظر سے دیکھنا چاہئے بکرات ومرات دیکھنے سے اسکی انتہا درجہ کی خوبیان اور اوصاف ظاہر ہونگے کبھی دیکھنے والے کے دل سے فراموش نہ ہونگے ۔

جس سیاح نے اس تاج کو کئی سال سے نہ دیکھا ہوگا اسکی نظر مین اسکی نئی شان معلوم ہوگی جب سے لارڈ کرزن کا خیال اگرہ اور اسکی عمارات پر مبذول ہوا اور انکی انھون نے مرمت و درستی کرائی اب اُسکا کامل اثر معلوم ہوتا ہی اب اسکے دروازہ پر کثیف جھوپڑے اور میلے کچیلے بازار نہین ہین اس طرح تمام ناگوار امور دور کر دئے گئے اب جو شخص یہان جاتا ہی راستہ مین اُسے سبزہ زار میدان ملتا ہی جسمین جابجا درخت لگے ہوئے ہین اور یہان تک خوشنما نہرین ملتی ہین اب قلعہ سے تاج تک باغ بنا دیا جائیگا اس زمانہ مین جسقدر نالے کھوٹے اور ٹیلے اور گڑھے تھے سب برابر مسطح کر کے بہت عمدہ میدان بنا دیا گیا ہی جس سے اگرہ کے اس حصّہ کی نئی صورت ہوگئی ہی اس ترمیم کی نسبت سر انٹنی مکڈانل اور نیز لارڈ کرزن کا ممنون ہونا چاہیے یہان جو خشکی اور ویرانی تھی وہ تھوڑے ہی دنون جاتی رہی اور مسٹر گریرسن کی نگرانی میں یہان درخت لگانے اور باغ بناتے مین ابھی اور بھی حیرت انگیز امور سرانجام پائینگے ۔ تاج کے راستہ ہی مین یہ عمدگی نہین پیدا کی گئی ہی بلکہ اسکی چار دیواری کے اندر بھی لارڈ کرزن نے اپنی مستعدی و سرگرمی سے بہت کام لیا ہی اور احاطہ مین بہت ہی خوبی و عمدگی ہوگئی ہی درست کئے گیے ہین اور سنگ مرمر کی نہرون کا بہت عمدہ انتظام ہوا ہی ہر طرف نہایت احتیاط و ہوشیاری کے ساتھ مرمت کر دی گئی ہی اس عمارت کی تمام خوبیان اور عمدگیان محفوظ کر دی گئی ہین جہان کہین کوئی نقص پایا گیا فوراً ابتدائی نمونہ کے موافق اُسکی درستی و اصلاح کر دی گئی باغکی صورت جنگل کی ایسی نہین ہی گو نہرون کے کنارون پہ بڑے بڑے سرو کے درخت

قلم کرڈالے گئے مگر اُنکے مقام پر اور درخت لگا دیے گئے ہین جنسے تاج کی خوشنمائی اور بڑھ گئی ہی۔ ابھی جانبین کی مسجدین درختون کے سبب سے چھپی ہوئی ہین مگر یہان اس مقام کے مناسب باغ لگانے کی کوشش ہو رہی ہی اس زمانہ مین یہان جو تغیرات و تبدلات ہوے وہ بہت مسرت کے ساتھ دیکھے جاتے ہین کیونکہ یہ سب کام بڑے عالی خیالات سے ہوا ہی۔

آگرہ

دوشنبہ۔ ۱۸۔ دسمبر ۱۹۰۵ء

آج صبح کو شاہی جماعت قلعہ کی سیر کے لیے گئی شہزادہ عالم و شہزادہ بیگم ویلز نے نہایت دلاویزی کے ساتھ تمام مقامات کی سیر کی خصوصاً موتی مسجد اور ایوان شہنشاہ جہانگیر اور دیوان خاص و دیوان عام کو نہایت ہی دلچسپی اور شوق سے ملاحظہ فرمایا۔

سنگ مرمر کے انتہا سے زیادہ خوشنما نقش و نگار اور سرخ پتھر کی دیوارین اور منبت کار لٹھے اور فیلپاے اور قابل تعریف شیش محل ایسے تھے کہ جسنے کبھی اُنھین دیکھا ہی وہی اُنکی عمدگیون سے واقف ہو سکتا ہی قلعہ آگرہ مین شہنشاہان اکبر و شاہجہان اور جہانگیر کے نام شریک ہین۔ انھین دیکھنے سے خیال ہوتا ہی کہ جو مقام آج سنسان پڑا ہوا ہی وہان ایک زمانہ مین کیسے مغلیہ دربار ہوتے ہونگے۔ یہان سے تاج اور ملک کے بہت بڑے حصہ کی خوب کیفیت نظر آتی ہی جسکے بیچ مین دریاے جمن ایک پتلی سی تحریر کی طرح بہ رہا ہی۔ قلعہ آگرہ کی عمارتین اور مکانات دہلی کی عمارتون اور مکانون کے ہمپلہ ہین اور چونکہ اب انکی مرمت و درستی ہو گئی ہی تو زیادہ تر اچھے معلوم ہوتے ہین گو دام کے جن محل نما گوارا مکانون سے یہ حصہ بہت ہی بدنما ہو گیا تھا اب وہ بالکل منہدم و منہزل کر دیے گئے جن بارہ دریون اور کمرون مین سامان جنگ رہا کرتا تھا وہ سب خالی اور صاف کر دیے گئے اب جا بجا سبزہ نظر آتا ہی۔ اس زمانہ مین جو سیاح وہان جاتا ہی۔ اُسنے ابنائے قدیم اور عصر جدید کی عمارتون کا خلط مبحث نہین معلوم ہوتا۔ آگرہ اپنے قلعہ اور اپنے تاج اور اکبر کے مقبرہ واقع سکندرہ اور اسکے اندر کی تمام عمارتون پر فخر و ناز کر سکتا ہی۔

اسکا تخمینا ناز درست کیجا ہی ۔

شہزادۂ عالم و شہزادہ بیگم و دیگر ہمراہیان کی سیر کے بعد دورہ کے مکان کو مراجعت فرما ہوے ۔ اور زان بعد رائل ویلش فیوزیلیر پلٹن کے افسرون کے ساتھ دعوت لنچن نوش کی ۔

میموریل

سہ پہر کو شہزادۂ عالم نے ملکۂ وکٹوریہ کی اُس شبیہ کو افتتاح کیا جو نہایت خوشنما ملکڈانل پارک مین رکھی ہوئی ہی اور قلعہ کی جانب اسکا رخ ہی یہ سبزہ زار میدان مین ہی اسکے چارون طرف نشیب ہی جہان ہری ہری گھاس لگی ہوئی ہی کچھ خوشنما درخت بھی ہین اب اسکے گرد و پیش تمام جگہہ نہایت عمدگی کے ساتھ درست کیجاے گی ۔ یاد ہوگا کہ ملکۂ وکٹوریہ کی وفات کے بعد سر انٹنی مکڈانل کی صدارت مین بمقام لکھنؤ جو ایک عام جلسہ ہوا تھا ۔ اُسمین قرار دیا گیا تھا کہ تمام صوبہ آگرہ مین ملکۂ وکٹوریہ کی یادگارین قائم کیجائین اور چندہ عام سے چھ لاکھ بائیس ہزار روپیہ کے قریب جمع ہوگیا تھا اُسمین سے ساٹھ ہزار تو وکٹوریہ میموریل کلکتہ کو دیے گئے تھے ۔ اور جہان کہین پچیس ہزار روپیہ کا چندہ جمع ہوگیا وہان سے لوکل یادگارون کی تعمیر کے لیے ڈسٹرکٹ کمیٹیون کو پچہتر فیصدی دیا گیا تھا ۔ اور بنارس و بلند شہر و بدایون ۔ و ایٹہ و اٹاوہ ۔ و فرخ آباد ۔ و گورکھپور و متھرا ۔ اور مرادآباد و مظفرنگر مین یادگارین قائم ہوین ۔ بنارس کو نوے فیصدی واپس کیے گیے اور کانپور کو سنٹرل کمیٹی نے تمام مجتمعہ چندہ لوکل یادگار مین صرف کرنے کی اجازت دی تھی مگر کانپور نے آٹھ ہزار ایک سو روپیہ واپس کر دیا ۔ بعض مقامات پر ذاتی یادگار قائم کرنے کا خیال عام باغون اور مفید عام عمارتون کی تعمیر سے بدل گیا ۔ پس صوبہ کے دو مقام باقی رہے آگرہ و الہ آباد ۔ الہ آباد مین ملکۂ وکٹوریہ کی شبیہ نصب ہوئی ہی آگرہ مین جس یادگار کی آج افتتاح ہوئی وہ تیرہ فیٹ بلند ایک برنجی شبیہ ہی جسکی بیٹھک چودہ فیٹ بلند ہی اسکے دونون پہلوؤن مین راستبازی و انصاف کی تصویرین ہین عقب مین ایک تختی لگی ہوئی ہی جسمین ملکۂ مرحومہ کی سلطنت کا بیان لکھا ہو اور

سامنے کے رخ پر ایک تختی پر انگلش زبان مین یہ لکھا ہوا ہے۔
"بفضلہ تعالیٰ ملکہ برطانیہ عظمیٰ و آئرلینڈ و قیصر ہند جو ۲۰ جون ۱۸۳۷ء مین تخت نشین ہوئین اور یکم جنوری ۱۸۷۷ء کو قیصرہ ہند مشتہر ہوئین اور ۲۲ جنوری ۱۹۰۱ء کو دنیا سے رحلت کی"
یہ شبیہ اور بیٹھک نمائشی حوض کے بیچ مین ایک چبوترہ پر ہے اور بیٹھک کے دونون طرف برنجی گھونگھے لگے ہوے ہین انھین مین سے حوض مین پانی آتا ہے حوض کے گرداگرد سنگ مرمر کی پٹری ہے۔ شبیہ اور برنجی گھونگھے مسٹر ٹامس بروک آر اے کے بناے ہوے ہین سنگ مرمر کے حوض کا نقشہ بھی انھون نے پسند کیا تھا۔ اور بیٹھک اور سنگ مرمر کا تمام کام کورنیا کمپنی مقام کرارہ واقع اطالیہ کی کمپنی مسٹر پاپورٹس کے کارخانہ کا بنا ہوا ہے۔ اور یادگار کے نصب ہونے کا کام مسٹر آر پولویل اکز کیٹیو انجنیئر ڈویژن آگرہ اور انکے جانشین مسٹر الیف اور ٹل کی نگرانی و ہدایت مین ہوا ہے ایک لاکھ چالیس ہزار روپیہ اسمین صرف ہوا ہے۔

افتتاحی رسم

سہ پہر کو تین بجے سے جوق جوق اور گروہ گروہ لوگ آ آ کر شبیہ کے قریب جمع ہونے لگے جس مقام پر رام لیلا کا میلہ ہوتا ہے وہان لوگ بھرے ہوے تھے۔ اور کئی ہزار آدمی راستہ پر جمع تھے میدان مین یورپیون اور دیسی تماشائیون کے بیٹھنے کے لیے کافی جگہ کر دی گئی تھی یہ بالکل بھری ہوئی تھی واقعاً بہت بڑا مجمع تھا اس شبیہ کے عقب مین رائل ولش فیوزیلیرز پلٹن اور سترھوین راجپوت پلٹن کے دو گارڈ آف آنر صف بستہ تھے اور شبیہ پر کپڑا لپٹا ہوا تھا۔ چار بجے شہزادہ عالم او شہزادہ اعظم دلکش مع اپنے ہمراہیون کے تشریف لائے پندرہوین ہوزار رسالہ کا گارد ہمراہ رکاب تھا۔ لفٹنٹ گورنر اور کوئنز وکٹوریہ میموریل فنڈ کی اکز کیٹیو کمیٹی کے ممبرون اور پریسیڈنٹ کمیٹی مذکور مسٹر جسٹس ناکس اور آنریبل پنڈت مدن موہن مالویہ اور مسٹر ٹلسن رائٹ سکریٹری فنڈ نے استقبال کیا اور پندرھوین ہوزار رسالہ کے ترچھو نے

ترنم بجایا شاہی گروہ شیعہ کے سامنے مسند پر گیا اور مسٹر جسٹس ناکس نے یہ اڈریس پڑھا۔

صاحب عالم دعا لمیان یور رائل ہائنس۔

شاید یہ جو بیان کیا گیا ہی یہ بہت سچ ہی کہ انسان کی محبت ہمیشہ نہین رہتی اپنے فیض رسانون کی یاد اُنکے دلون مین بہت ہی تھوڑے دن رہتی ہی۔ مگر یور رائل ہائنس کو اس امر کا یقین دلانے کی ضرورت نہین ہی کہ جب کرورہا اہل ہندوستان کے دلون کو اس عقیدہ کی بہت بڑی حرکت ہوئی کہ ایک ہمدرد اور اُنکے افادات کا ساعی و کوشان فرمانروا کے تحت حکومت مین وہ ہر طرح امین سے رہے تو اسطرح خیر خواہی کا بہت ہی بڑا جوش پیدا ہوا ایسے فرمانروا کی یادگار ضرور رہیگی اور تاریخ ہمین یقین دلاتی ہی کہ ایسی یادگار زمانہ دراز تک ایسی تابندگی کے ساتھ رہتی ہی کہ اُسکی تابندگی مین مطلق فرق نہین آتا پس اس زمانہ کی نسل کے لوگون کو بھی ملکہ وکٹوریہ اول قیصر ہند سے ایسی ہی محبت و الفت ہی اُنکا ادب و احترام ایسا ہی کہ کسی برنجی یا سنگ مرمر کی یادگار سے زیادہ عرصہ تک رہیگا پس یہ یادگار فقط اس غرض سے نہین قائم ہوتی ہی کہ ہماری عالیشان و عالی تبار ملک کی یاد ہمارے دلون مین رہے بلکہ یہ یادگار اس غرض سے قائم ہوتی ہی کہ اس بات کی شاہد ہو کہ ہر موسٹ گریشس مجسٹی کو اپنی اس ملک کی تمام رعایا کی دلون پر کیسا قابو حاصل تھا ہر مذہب و قوم کے لوگون نے اسکی تیاری مین شرکت کی اور سب کو اس بات کا یقین تھا کہ ہر مجسٹی کی نظر مین تمام رعایا برابر تھی اور دوسرا مقصود یہ تھا کہ سب باہم اتفاق کر کے یہ آخری نذر پیش کرین اور سب اس بات مین متفق اللفظ ہین کہ اُنکے عہد معدلت مہد مین اُنکی تمام رعایا کو بہبودی اور سرسبزی حاصل ہوئی جن اوراق کے متعلق مین ملتمس ہون کہ یور رائل ہائنس انھین قبول فرمائین انمین صوبہ آگرہ کے لوگون کی ان کوششون کا بالتصریح بیان ہی جو انھون نے مختلف یادگارین قائم

کرنے کے لیے کی تعین اب ہر مجسٹی متوفی کے اس صوبہ کی رعایا کیطرف سے مین مستدعی ہون کہ یور رائل ہائینس نے جو خلق وکرم فرمایا ہی تو اب آپ سے اور وسعت دیکر اس یادگار کو افتتاح فرمائین جسکی تعمیر وغیرہ کے لیے اس صوبہ کے ہر ضلع کی رعایا نے خیر خواہی کے ساتھ چندہ دیا ہی۔

ہز رائل ہائینس نے جواب مین ارشاد فرمایا۔

حضرات۔ کئی مہینے ہوے آپ نے مجھے مدعو کیا تھا کہ مین اپنی جیا ہتی ملکہ قیصر کی شبیہ کو افتتاح کرون اور جسوقت آپ کی اس دعوت کو مین نے قبول کیا تھا تو میرا ارادہ تھا کہ مین خاموشی کے ساتھ اس رسم کو انجام دون کیونکہ جب دل بھرا ہوتا ہی اور بہت متبرک باتین یاد آتی ہین تو صدق دل کے الفاظ اور تعریف ومحبت کے بدلے اور قوت طاقت دکھانے کے بجاے سکوت ہی بہتر ہی مگر حضرات آپکا اڈریس شہزادہ بیگم اور میرے دل پر بہت موثر ہوا۔ اور جیسے آپ نے بہت بڑی عالیشان ملکہ سچ کہا ہی اسے نذر دینے مین ہم آپ کے شریک ہوتے ہین مجھے کسی الفاظ مین آپ سے یہ کہنے کی ضرورت نہین ہی کہ میری بزرگوار جدہ ماجدہ ہندوستان واہل ہندوستان سے بہت مانوس تھین اور وہ میرے والد ماجد اور میرے لیے یہ ترکہ چھوڑ گئی ہین کہ ہم ہندوستان اور اہل ہندوستان کا بڑا ادب ولحاظ کرین۔ اب مین اس شبیہ کو اس حیثیت سے نہین کھولتا ہون کہ یہ آپ کی اول ملکہ قیصرہ کی یادگار ہی بلکہ یہ سمجھکر کہ یہ ایک اس امر کی یادگار ہی کہ ہندوستان اُنکی محبت کا کیسا ممنون تھا اور یہ اس امر کی بھی یادگار ہوگی کہ ملکہ وکٹوریہ قیصرۂ ہند اور اُنکی ہندوستانی رعایا مین باہم کیسی الفت ومحبت تھی اور جسقدر زمانہ گزرتا جاتا ہی ہمارے خاندان کی محبت بڑھتی جاتی ہی۔

اسکے بعد شبیہ کھولی گئی گاردون نے پریزنٹ آرم کی سلامی دی اور بینڈ نے قومی دعائیہ گت بجائی قلعہ سے شاہی شاہک سلامی سر ہوئی دیر رائل ہائینس اور اگزکٹیو کمیٹی کی ممبرون نے تصویر کے سنگ مرمر کی دیوارون کو چارون طرف پھر کر دیکھا اسکے بعد شاہی گروہ وہان سے روانہ ہوا۔ اور عوام نے شبیہ کو پاس آکر دیکھا۔

اس شبیہ کے جسقدر اوصاف ظاہر کئے گئے ہین اسمین سے زیادہ اوصاف پائے جاتے
ہین یہ بہت ہی عالیشان ہے اور راستبازی و عدل کی تصویرین بھی قابل تعریف ہین
ہندوستان مین ملکہ معظمہ کی جو درجہ اعلےٰ کی شبیہین ہین اُنمین ایک شبیہ یہ بھی ہے
شکو سر جیمس و لیڈی لاٹوش نے شہزادۂ عالم کی دعوت کی اسکے بعد لوگون سے
ملاقات ہوئی اور بہت سے لوگ ہز رائل ہائنس کے سامنے پیش ہوئے۔

آگرہ

سہ شنبہ ۱۹- دسمبر ۱۹۰۵ء

آج صبحکو شہزادۂ عالم و شہزادہ بیگم و یلز موٹر کار گاڑی پر سوار ہو کر فتحپور سیکری کو
تشریف لے گئے اور وہین تفن نوش فرمایا سہ پہر کو اُسی گاڑی پر وہان سے مراجعت
فرمائی واپسی کے وقت ایک گھنٹہ سے بھی کم صرف ہوا فتحپور سیکری کو شہنشاہ اکبر
نے تعمیر کرایا تھا جب یہ تعمیر ہو گیا تو چار پانچ برس کے بعد اسے ترک کر دیا اُسکے
ایوان اور صحن اور دربار خاص و دربار عام اور سرکاری دفتر اور اصطبل وغیرہ سب
تین سو برس سے اسی طرح ویران پڑے ہوے ہین۔ اس مقام پر ایوان مریم بھی ہے
اور بہت عمدہ عمدہ عمارتین ہین تمام ویران ہالون اور کمرون مین انسان اچھی طرح پھر سکتا ہے
اور سیر کر سکتا ہے اسکے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مغلیہ دار الصدر کی شہرت و ناموری
چند روزہ ہی تھی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ چونکہ یہ حفظان صحت کا مقام نہ تھا یہان بیمارون
کی کثرت رہتی تھی اسیوجہ سے یہ چھوڑ دیا گیا یہان پہاڑ پر شیخ سلیم چشتی کا مزار ہے ابھی
تک انھین کی اولاد مین سے لوگ اس مزار کے مجاور ہین انھون ہی نے اکبر کو مشورہ
دیا تھا کہ وہ اپنا دار الصدر آگرہ کو منتقل کر دین اور قلعہ مین سکونت اختیار کرین بہر طور فتحپور
سیکری کو ایک بہت بڑا شہر بنانے کا شہنشاہ اکبر کا حیرت انگیز ارادہ ابھی تک ظاہر
ہوتا ہے۔ آج شاخ کوہ پر جو ویران عمارتین ہم دیکھ رہے ہین یہ انھین کی رضا و رغبت
سے تعمیر ہوئی ہین یہ عمارت اسیوجہ سے اور بھی قابل غور و لحاظ ہے کہ اسکے ایوان
و مکانات ایک مغلیہ شہنشاہ نے ہندو طریقہ سے بنوائے ہین انھین ہندون کی دستکاریان

ظاہر کی گئی ہیں اور بت شکن اورنگ زیب سے اس مقام کو کوئی ضرر نہیں پہونچا۔
یہان نہایت ہی عمدہ نقش ونگار اور عمدہ عمدہ تصویرین اور فیلپائے ہین جنسے معلوم ہوتا ہی کہ ہزارون نہایت عمدہ کاریگرون کو مصوری کی کیسی لیاقت تھی اور انھین اسکا کیسا شوق تھا کیونکہ اُنکے کام مین جو آج خوبیان معلوم ہو رہی ہین یہ نہ ہوتین۔ اکثر اگرہ مین سنا جاتا ہی کہ دور دور سے حتی کہ چین تک سے بڑے بڑے ہوشیار اُستاد مصور بلوائے گئے تھے اس سے یقین آتا ہی کہ فتحپور سیکری کی تعمیر مین بہت سے لوگ شریک تھے چند سال ہوے ایک ویسرائے اور دو لفٹننٹ گورنرون نے یہان کے عمدہ عمدہ مکانات کی شکست وریخت کی درست اور اُنکے قائم وبرقرار رکھنے مین بڑا کام کیا ہی کیونکہ انھین کے سبب سے شہر آگرہ کو ایسی شہرت ہی اور فتحپور سیکری کو لارڈ کرزن کا بہت ممنون اور سپاس گزار ہونا چاہئے اسکی صورت سے ظاہر ہوتا ہی کہ اسکا کیسا اچھا انتظام کیا گیا ہی اور اُسکی صنادید کی نسبت کیسا خیال تھا کہ اُنکی آیندہ ہر طرح کی حفاظت کی گئی شہنشاہ اکبر کے کامون کی عظمت وشان اور اُنکے عقیل وفریس حکمران ہونے کو شہزادہ عالم نے خوب مان لیا۔ جو عمارت ومکان اکبر کے نام سے منسوب ہی انہین شہزادہ عالم کو بڑی دلچسپی تھی دو مہینے کے بعد جب ہز رائل ہائنس نیپال کی ترائی مین شکار کھیلنے جائینگے تو اور بھی عمدہ ونفیس عمارتون کے دیکھنے کا موقع ملے گا۔

بالمختصر کہا جا سکتا ہی کہ یہان شاہی گروہ کا قیام بہت ہی خوش اور اچھا تھا۔ ہز آنر لفٹننٹ گورنر اور لیڈی لاٹوش اور اسٹاف افسرون نے ہر طرح کامیابی کی کوشش کی۔ دیر رائل ہائنسز نے آگرہ اور اُسکے اطراف واکناف مین ہر دلچسپ مقام کو ملاحظہ کیا تاج اور مغلیہ ایوانون کی خوبصورتی وخوشنمائی شہزادہ عالم اور شاہزادہ بیگم کے ایسی نقش دل ہوئی ہی۔ کہ کبھی نہ مٹے گی۔ دورہ کے مکان کے پاس جس کمپ مین ہز آنر سر جیمس ولیڈی لاٹوس نے شاہزادہ عالم وشاہزادہ بیگم کی دعوت کی تھی وہ نہایت ہی عمدہ تھا وہان سے پارک وغیرہ مقامات کی کیفیت

خوب دکھائی دیتی تھی میجر اسمال وڈ آر نے نہایت عمدگی کے ساتھ کیمپ کو ر
بنایا تھا جنھوں نے دربار دہلی کا کمپ بنایا تھا۔ اس کیمپ مین عیش و راحت کا
تمام سامان مہیا تھا شاہی گروہ اور لفٹننٹ گورنر اور اُنکے مہمان کو یہان ہر طرح کا
آرام ملا شہزادہ عالم نے میجر اسمال وڈ کی محنت و جانفشانی کی قدر و منزلت فرمائی اور
تمام کو انھین ملیٹری وکٹوریہ آرڈر کا تمغہ مرحمت فرمایا۔
شہر آگرہ نے بہت ہی دل سے جوش ظاہر کیا بہت ہی عمدہ روشنی ہوئی اور جب
سکندرہ کے راستہ پر شہزادہ بیگم کا گزر ہوا تو عوام نے بہت ہی جوش کے ساتھ خیر مقدم
کیا اظہار جوش مین کسی طرح کی کوئی کمی نہ تھی میونسپلٹی نے سرکاری سڑکون کو خوب
آراستہ و پیراستہ کیا تھا اور ہندوستانیون کے لیے اس بات کی ایک عمدہ نظیر قائم
کی تھی کہ کل امور کسطرح ہونا چاہئے مسٹر راجرز سکریٹری وانجنیر میونسپلٹی نے بڑی
کوشش کی جسکا بہت عمدہ نتیجہ ہوا۔ شہزادہ عالم نے اپنی نوازش شاہانہ سے
میونسپل اڈریس کا جو جواب دیا وہ مدت مدید تک یاد رہے گا۔
اس مقام کا دورہ نہایت ہی خوبی کے ساتھ ختم ہوا۔ اور جسقدر پروگرام قرار
دیا گیا تھا وہ سب پورا ہوا۔ شب کو شاہی گروہ گوالیار کو روانہ ہو۔

گوالیار

چہارشنبہ ۲۰ - دسمبر ۱۹۰۵ء

آج صبحکو پھر شاہی گروہ ہندوستانی ریاست مین وارد ہوا اور شہر گوالیار سے عبور کرکے
اب ایوان جے بلاس مین ہز ہائنس مہاراجہ صاحب سیندھیا کا مہمان ہے۔
مہاراجہ صاحب نے مع نانا صاحب انگلے حضرت جی و مسٹر کاب رزیڈنٹ کے
ابھے مرار اسٹیشن پر شاہی جماعت سے ملاقات کی اور اُسکا استقبال کیا۔ یہ رسم
مختصر تھی اور بسرکاری طور سے شاہی ٹرین اسکے نصف گھنٹہ کے بعد گوالیار مین داخل
ہوئی۔ مہاراجہ صاحب نے مرار سے گوالیار تک دیر رائل ہائینس کے
ہمراہ ٹرین مین سفر کیا اسٹیشن زرد گلابی اور سبز رنگون سے ہر سمت ہو رہا تھا۔ یہان

ایک خاص شامیانہ نصب تھا جو گلابی رنگ سے مزین تھا اور اسکے گرد مہارانی
صاحبہ اور انکی والدہ صاحبہ کے لیے قنات لگی ہوئی تھی میجر ڈیلی ایجنٹ گورنر جنرل
وسط ہند مع اپنے اسٹاف افسرون اور اعلے درجہ کے افسران و سرداران
ریاست کے پلیٹ فارم پر موجود تھے اور بہت سی لیڈیان و جنٹلمین وغیرہ بھی حاضر
تھے جنمین مسٹر ڈیلی سر آرچبالڈ ہنٹر اور کونٹ و کونٹس گواٹ و لیڈی لاک الیٹ اور
مہاراجہ صاحب کے اور بہت سے مہمان بھی تھے جب ہز رائل ہائنسز نے ورود
فرمایا تو میجر ڈیلی نے استقبال کیا اور بارہ خاص خاص سردار حضوری مین پیش ہوے
جنمین گوالیار کا سب سے اعلے درجہ کا دوازدہ سالہ نوجوان سردار خاص تھا۔ یہ
اپنی کیڈٹ وردی مین بہت ہی چست و چالاک معلوم ہوتا تھا۔ یہ اور سردارون کیطرح
ٹاپ بوٹ پہنے تھا دوسرے سردار زرق برق کپڑے پہنے ہوے تھے اور کئی لڑیون
کے موتیون کا ہار گلے مین پہنے تھے۔ معمولی شاہی اعزاز و رسم ہوے اور شہزادہ عالم
مہاراجہ صاحب کے ساتھ مع افسران اسٹاف کے گارڈ آف آنر کے ملاحظہ کے لیے
تشریف لے گیے اور ہز رائل ہائنس شہزادہ بیگم مع مسز ڈیلی شامیانہ مین گئین جہان ہز ہائنس مہارانیون
نے انکا استقبال کیا اور ایک ذہبی گلدستہ نذر دیا۔ اسکے بعد ہاتھیون کے جلوس کے
ساتھ ایوان مین جانے کے لیے سب تیار ہوے۔ یہ بڑی عالیشان رسم تھی کہ تمام دورہ
مین دیکھنے مین نہین آئی بہت بڑا جلوس آہستہ آہستہ آگے بڑھا۔

نہایت زرق برق جلوس

سب چھتیس ہاتھی تھے جنکا تمام ساز و سامان بہت ہی نفیس و عمدہ تھا اسکی
سونڈین اور مستکین طرح طرح کی ترکیبون اور رنگون سے رنگی ہوئی تھین شہزادہ عالم
اور مہاراجہ صاحب اور شہزادہ بیگم و میجر ڈیلی کے دونون آگے والے خاص ہاتھی
سب سے زیادہ آراستہ و پیراستہ تھے انکے گنگا جمنی ہودے عجیب لطف دے رہے تھے
انکی مستکون کے جھومر اور گردنون کی زنجیرین طلائی تھین اور کانون مین بڑے بڑے
بندے آویزان تھے۔ قرمزی رنگ کی جھولون پر بہت ہی عمدہ زری کا کام بنا ہوا تھا

ہر ہاتھی کے پانون مین موٹے موٹے چاندی کے کڑے پڑے ہوے تھے۔ انکی
عظمت وشان بڑھانے کے لیے اُنکی مستکون پر شہزادہ ویلز کے رنگین پلوم بنے
ہوے تھے اور اُسکے نیچے شہزادہ عالم کا موٹو ائچ ڈین ،، لکھا ہوا تھا۔ باقی پچیس
ہاتھی بھی خوب سجے ہوے تھے۔ دو دو ہاتھیون کی صف باندھکر جلوس آگے بڑھا
نہایت عالیشان کیفیت تھی۔ یہ کیفیت ذہبار بالکل مشرقی طریقہ کی تھی کسی بات مین
کہین نقص وعیب نہ پایا جاتا تھا۔ مہاراجہ صاحب اپنے شاہی مہمانون کا خیر مقدم
اس طریقہ سے کر رہے تھے کہ تمام جلوس دیکھنے کے قابل تھا۔ ہاتھیون کے جلوس
کے علاوہ اور بھی کیفیت تھی کہ نگے آگے آگے میدلون کا جلوس تھا ہندوستانی
باجے بھی ساتھ تھے نقیب نقابت کر رہے تھے کوتل گھوڑے نقرئی وطلائی زیور پہنے
ہوے اور عمدہ عمدہ چار جامون سے کسے ہوے ساتھ تھے۔ سائیس انکی باگ ڈورین
ہاتھون مین لیے ہوے انھین لیے جا رہے تھے۔ گھوڑے شوخیان دکھاتے اٹکھیلیان
کرتے اچھلتے کودتے چلے جا رہے تھے اس سے شاہی سواری کا زمانہ سابق کا طریقہ ظاہر
ہو رہا تھا پیدل ہاتھیون مین عصے اور نشان بردار بڑے بڑے نشان لیے ہوے
تھے انھین کہین کہین امپیریل لانسر رسالہ کے سوار بھی سرخ اور نیلی وردیان پہنے اور
سفید پگڑیان باندھے ہوے تھے اُنکا بینڈ شہزادہ ویلز کی دعائیہ گت بجاتا جاتا
تھا۔ گھوڑ چڑھے توپخانہ کی ایک باٹری مع خاکی رنگ کی توپون کے ساتھ تھی۔ اسکے
بعد دو کیڈٹ رسالے کے لڑکے نہایت عمدگی کے گھوڑون پر سوار تھے انکے کمربند
زرد رنگ کے تھے اور سفید وردیان اور زرد رنگ کے صافے باندھے ہوے
تھے جنمین مقیشی جھالر لگی ہوئی تھی ریاست کے نوجوان سوارون کے گھوڑے ایک
سے ایک عمدہ تھے اور سب بڑی شہسواری کے ساتھ اُنپر سوار تھے۔ اسکے بعد
پھر عصا بردار تھے اور کچھ لوگ کاندھون پر بندوقین رکھے ہوے تھے جنپر غلاف چڑھے
ہوے تھے اسکے بعد شاہی سواری کے ہاتھی تھے۔ یہ تمام جلوس خرامان خرامان آگے
بڑھا شاہی مہمانون اور مہاراجہ کے سر پر زرین چتر لگے ہوے تھے اُنکے عقب مین اور

ہمراہی اور سردار تھے شاہی ہاتھیون کے ساتھ امپیریل سروس لانسر رسالہ کے سوار تھے
اسکے بعد پھر لانسر رسالے کے سوارون کے دو اسکواڈرن تھے۔

ریلوے اسٹیشن سے ایوان کو جو راستہ تھا امپیریل سروس پلٹن (جو یہان مع لانسر رسالے کے رنگا فوج مشہور ہی) ایک رائفل پلٹن جو ہندوستانی ریاستون مین اپنی قسم کی یکتا ہی دو رویہ صف بستہ تھی۔ سیکڑون آدمی گھوڑون پر سوار اور پیدل تھے سوار تصویر کھینچنے کے قابل تھے سب ڈھال تلوار لگائے ہاتھون مین نیزے لئے تھے انکے تمام اسلحہ چمک رہے تھے اور زرق برق وردیان اپنا رنگ دکھارہی تھین انمین پرانے اور نئے زمانہ کے لوگ ملے جلے تھے جس سے ظاہر ہوتا تھا۔ کہ مہاراجہ صاحب نے اس زمانہ کے موافق کیسی ترقی کی ہی۔ مہاراجہ صاحب خود بہت بڑے سپاہی ہین اور ترقی فوج کا انھین بہت بڑا خیال ہی کچھ اعلے درجے کے لوگ گھوڑون پر سوار تھے خدمتگار بہت لمبی ڈنڈی کے چتر انکے سر پر لگائے ہوئے تھے اسکے بعد لانسر رسالہ کا ایک افسر نہایت چستی وچالاکی کے ساتھ گھوڑے پر سوار تھا اسکا سارا طریقہ اور انداز وہی تھا جو سپاہی کا ہونا چاہیے اور رسالون کی طرح گوالیار مین بھی پرانے زمانہ کے طریقہ بدلے جاتے ہین۔ ایک زمانہ مین پرانے طریقہ کی فوج بالکل نہ رہیگی صف بستہ فوج کے عقب مین تماشائیون کے غول کے غول تھے قلعہ کی دیوار تک نشیبی مقام پر لوگ کھڑے ہوے تھے۔ سب مرہٹہ طریقہ کی رنگ رنگ کی پگڑیان باندھے ہوے تھے۔ ایسی کیفیت بہت ہی کم دیکھنے مین آتی ہی۔ زرد اور سرخ وسبز رنگون کو لوگ زیادہ پسند کرتے ہین۔ دھوپ سے ان رنگون کا اور ہی رنگ ہو رہا تھا۔

دربار

جلوس آہستہ آہستہ آگے بڑھتے بڑھتے ایوان کے شمالی پھاٹک پر پہونچا۔ اسوقت قلعہ سے شاہی سلامی سر ہوئی۔ بہت سے تماشائی پھاٹک پر کھڑے تھے جب جلوس اندر داخل ہوا تو زور سے خوشی کا نعرہ بلند کیا گیا ہز رائل ہائنس ایوان

کے خاص پھاٹک پر اپنے اپنے ہاتھیوں پر سے اترے اور جلوس کے اخیر حصہ کو جاتے دیکھا - ایک بجے ایوان کے بہت عمدہ ہال مین دربار ہوا جسکے ستون اور دیوارین اور چھت بھورے رنگ کی تھی اور اسمین سنہری تحریرین تھین - یہان دو بڑے بڑے عالیشان جھاڑ آویزان تھے جو اس مقام کے لیے بہت ہی موزون تھے ہال مذکور بہت ہی وسیع و مناسب ہی - اس مقام پر یہ بیان کر دینا بہتر معلوم ہوتا ہی کہ جب موجودہ ملک معظم تیس برس ہوے گوالیار مین تشریف لائے تھے تو اس زمانہ مین یہ ایوان جے بلاس تیار ہوا تھا اسمین ایک خوشنما ڈیس بنایا گیا تھا اسکے بائین جانب سرداران و راکین دربار زرق برق پوشاکین پہنے ہوے بیٹھے تھے اور داہنی طرف بہت سے یورپین افسر اور مہمان تھے شہزادہ بیگم نے پہلو کی ایک چھجی مین رونق افروز ہوکر دربار کی کیفیت ملاحظہ فرمائی -

ہز ہائنس مہاراجہ صاحب شہزادہ عالم کو جسوقت ڈیس پر لے گئے تو ترم بجے اور شاہی سلامی سر ہوئی اور بینڈ نے دعائیہ گت بجائی معلوم ہوا کہ اب دربار شروع ہونے والا ہی - مہاراجہ صاحب نے خود نفس نفیس بارہ سردارون کو شہزادہ عالم کے سامنے پیش کیا - انھون نے نذرین دین شہزادۂ عالم نے انھین چھوکر معاف کیا سر مائیکل فیلوز نے جنکا دربار سے ایک مدت سے تعلق ہی نذر پیش کی تو اسوقت آپکی بزرگ صورت دیکھنے کے قابل تھی اسکے بعد خواصون نے کشتیان لاکر سامنے رکھین جنمین عطر و پان اور زرین ہار اور کچھ پرانے اسلحہ تھے شہزادۂ عالم اور آنکے ہمراہیونکو ہار پہنائے گئے عطر و پان تقسیم ہوا اور دربار ختم ہوا -

ایوان کے باہر چھ ہاتھی اور کچھ کوتل گھوڑے نذر شاہی کے لیے کھڑے ہوے تھے انکے نذر دینے کا پرانا طریقہ ہی یہ نذ ما لیلہ سے قبول کرکے معاف کی گئی پس اسصورت سے دوسرکاری رسوم نہایت خوبی سے انجام دیے گئے -

وکٹوریہ میموریل بازار

سہ پہر کو شہزادۂ عالم نے وکٹوریہ میموریل بازار کو افتتاح فرمایا جو پرانے ایوان کے

قریب نہایت خوشنما عمارت ہے۔ راستہ مین دورویہ فوج صف بستہ تھی۔ صرافہ کے مہاجنون نے بڑی گرمجوشی ظاہر کی تھی۔ اکثر مکانون مین بالاخانے اور چھجے بھی تھے سب سفیدی پھیری ہوئی تھی۔ سڑک اور ہر مکان کی چھت پر لوگ بھرے ہوے تھے کیونکہ گوالیار کے تمام اشخاص شہزادہ عالم وشہزادہ بیگم ویلز کے جمال باکمال کے مشتاق تھے لانسر رسالہ کے سوارون کا گارد اور کیڈٹ سوارون اور رسالدار رسالہ کے سوار ونکا ایک حصہ شاہی گروہ کے ساتھ تھا سواری کے آگے بڑھتے پر قدم قدم پر خوشی کے نعرے بلند کیے جاتے تھے جب پرانے ایوان کے پاس جلوس پہونچا تو زور سے خوشی کا نعرہ بلند کیا گیا۔ یہان ایک شامیانہ نصب تھا داخلہ کے وقت مہاراجہ صاحب نے مع اپنے افسران اسٹاف کے شہزادہ عالم وشہزادہ بیگم کا استقبال کیا اور اپنے ساتھ لیجا کر موریل بازار کے سامنے ڈلیش پر بٹھایا جہان میونسپلٹی گوالیار کے ممبر جمع تھے۔ سردار اور یورپین لیڈیان شامیانہ کے نیچے بیٹھی تھین سب کو اس کارروائی سے بڑی دلچسپی تھی۔ اسوقت مہاراجہ صاحب نے شہزادہ ذیل اڈریس پڑھا

شہزادہ عالم وعالمیان یور رائل ہائنس۔

اہل لشکر کی طرف سے انکی میونسپل کمیٹی کا مین پریسیڈنٹ اس شہر مین دل سے یور رائل ہائنسز کا استقبال کرتا ہون۔ اگر اس شہر اور میونسپلٹی کے کامون کی خلاصہ تاریخ دیر رائل ہائنسز کے سامنے عرض کی جاے تو شاید بیجا نہ ہو۔ ۱۸۱۰ء مین میرے مورث مہاراجہ دولت راو سیندھیا نے یہ شہر آباد کیا تھا یور رائل ہائنسز کے دست راست کی طرف جو پھاٹک ہے اسی مقام سے شہر کی آبادی شروع ہوئی تھی جسقدر زمانہ منقضی ہوتا گیا اسیقدر اور مکانات بنتے گیے مگر تمام مکانات برابر اور یکسان ہونے کا بہت کم خیال رکھا گیا اس زمانہ مین شہر کی تمام سڑکین تھوڑی کم چوڑی تھین اور ہر قسم کے مکانات تھے جسقدر لوگون کی تعلیم کو ترقی ہوتی گئی اسیقدر سڑکین نکلتی اور بازار قائم ہوتے رہے جسمین سے ایک جیواجی بازار میرے والد کے نام سے منسوب ہے ۱۸۸۳ء مین لشکر مین میونسپلٹی

قائم ہوئی مگر جیسی اب ہے ایسی برسوں تک نہ رہی تھی ۱۹۰۸ء مین اسکے تمام عیوب
نقائص دور ہوے اور مختلف حلقون کے لیے مع سب کمیٹیون کے موجودہ گروہ
قائم ہوا - اور اچھے اچھے ممبر مقرر ہوے اسکی از سر نو ترتیب سے قبل پچاس
ہزار روپیہ آمدنی تھی اب چونکہ دربار نے اسکی مدد کی ہے اسوجہ سے اب اسکی
کل سالانہ آمدنی ایک لاکھ اٹھائیس ہزار روپیہ ہے - اسکی آمدنی بڑھ جانے کا ایک
نتیجہ یہ ہے کہ اب شہر کی روشنی کا ایسا انتظام ہے کہ آج یور رائل ہائنس جیسے ہی اس تمام یوم کو ہاتھ
لگائینگے جو آپکے ہاتھ کے نیچے ہے فوراً ہی شہر ایک بقعۂ نور ہوجائیگا - اب
شہر کی حفظان صحت اور مکانون کی حالت سنبھلنے کی کوشش ہورہی ہے اسکے علاوہ
میونسپل چاہتی ہے کہ ایک بہت بڑا سرکاری باغ ہو ایک ٹون ہال ہو یقیناً علمی
قوت کی ترقی ہوے ہو - یہ تجویزین کسیقدر اولوالعزمی کی تو ہین مگر امید ہے کہ شدہ شدہ
سب انجام پاجائین اس یادگاری عمارت جسکے متعلق مین ہز رائل ہائنس سے اس امر
کے مستدعی ہونے کا افتخار حاصل کرتا ہون کہ یور رائل ہائنس اسے افتتاح فرمائین -
ہر موسٹ گریشس مجسٹی ملکہ وکٹوریہ متوفیہ کی یادگار مین تعمیر ہوئی ہے اسمین عام چندہ سے اٹھائیس ہزار
روپیہ جمع ہوا تھا اور سردار بلونت راؤ سیندھیا نے اسکا نقشہ بنایا تھا میرا خیال ہے
کہ انھین مبارکباد دینا چاہیے ہز رائل ہائنس ڈیوک آف کیناٹ نے اسکا سنگ
بنیاد نصب فرمایا تھا عجب حسن اتفاق ہے کہ یور رائل ہائنس اب اسے افتتاح فرماتے
ہین - ہمنے یہ موقع پاکر دیسی چیزون کی ایک چھوٹی سی نمائشگاہ بھی بنائی ہے صنعتی اشیا
کے علاوہ وہ چیزین بھی نمایان کی گئی ہین جو مہارانی کے زنانہ اسکول اور ٹکنیکل اسکول
مین بنائی گئی ہین - لڑکیون کے اسکول سے معلوم ہوگا کہ ریاست نے تعلیم نسوان
مین کیسی ترقی کی ہے - ریاست کی تجارت کی سرسبزی کے لیے ضرور ہے کہ صنعت
وحرفت کا حوصلہ دیا جاے اسی غرض سے جولائی سنہ حال مین ٹکنیکل اسکول کھولا گیا
میونسپل گروہون کو یہ ضرور ہے کہ وہ ہر طرح کی حاجتون کے جویان رہین پس ہم اپنی
ضرورتون کے مطابق ہز رائل ہائنس سے ایک نہین بلکہ دو عنایتون کے خواستگار ہین

اور امید دار ہین کہ یور رائل ہائنس ایک تو وکٹوریہ میموریل بازار کو دوسری مقناطیسی قوت کو افتتاح فرمائین ۔

شہزادۂ عالم کا جواب

ہز رائل ہائنس نے مندرجہ تحت جواب ارشاد فرمایا ۔

یور ہائنس و ممبران میونسپل کمیٹی لشکر ۔

آپ کا دلچسپ اڈریس قبول کرنے پر شہزادہ بیگم اور مجھے بڑی خوشی ہوئی ہے اس سے معلوم ہوا کہ لوکل سلف گورنمنٹ کے معاملات مین گوالیار کی ریاست عاقلانہ حکمت عملی ظاہر کر رہی ہے ۔ وکٹوریہ میموریل بازار کی افتتاح اور مقناطیسی قوت کی روشنی جاری کرنے کی آپکی درخواست مین بڑی خوشی سے قبول و منظور کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ شہر لشکر کو سالہاے مدید تک فایدہ ہوگا اور میونسپلٹی اور ہز ہائنس مہاراجہ صاحب کی فیاضی کی تصدیق ہوگی ۔

اسوقت شہزادہ عالم نے آگے بڑھ کر ایک قفل مین کنجی لگا کر گھمائی سو بازار کے دروازے پر جو پردہ پڑا ہوا تھا وہ ہٹ گیا ۔ قفل سونے کا تھا اسپر شہزادہ عالم اور شہزادہ بیگم دیلز اور مہاراجہ صاحب کی تصویرین نقش ہین ۔ الماس اور یاقوت جڑے ہوئے تھے اور قلعہ اور ایوان جے اباس ۔ بازار اور لارڈ لوک آف کناٹ کے سنگ بنیاد نصب کرنیکی تصویرین بھی بنی ہوئی تھین اسکی دوسری جانب ریاست گوالیار کا نقشہ تھا اسکی کنجی سونے کی مرصع تھی ۔

شاہزادہ عالم اور اونکے ہمراہیان نے مع مہاراجہ صاحب کے عمارت کے اندر تشریف لیجا کر ملاحظہ فرمایا جسمین جدید ٹکنیکل انسٹیٹیوٹ اور مقامی بنی ہوئی چیزین بھی نمایان کی گئی تھین ۔ عمارت ملاحظہ فرمانے کے بعد شاہزادہ عالم مع ہمراہیان ڈائس کے قریب واپس تشریف لائے جہان ایک میز پر ایک چھوٹا سا چاندی کا ہاتھی رکھا ہوا تھا ۔ اس ہاتھی مین ایک بٹن لگا ہوا تھا جسکو شاہزادہ عالم نے دبایا اور جسکے دباتے ہی آنًا فانًا تمام میموریل بازار مین برقی روشنی ہوگی اور اوس

روشنی مین شہنشاہ - ملکہ - شہزادہ - شہزادہ بیگم ولیسرائے اور لیڈی منٹو کے مرقع مع کتبون کے جو جابجا لگے ہوے تھے نظر آنے لگے جسپر روشنی کیوجہ سے نگاہ نہ ٹھہرتی تھی پرانے ایوانون اور اوسکے گرد وپیش کے مکانون مین چراغون کی روشنی تھی بعد ہا غبارے اوڑائے گئے - اور قلعہ مین آتشبازی چھوڑی گئی - شاہزادہ عالم کی سواری وہان سے سڑکون پر ہوتی ہوئی قیام گاہ پر واپس آئی -

گوالیار

پنجشنبہ ۲۱ - دسمبر ۱۹۰۵ء

مہاراجہ صاحب سیندھیا کے پاس شہنشاہی خدمات کے لیے نہایت عمدہ تین رسالے اور پیدل فوج کی دو بٹالینین اور بار برداری کی ٹرین ہے - اسکے علاوہ مہاراجہ صاحب کے پاس ریاست کی بھی بہت سی فوج ہے گو اسکی اسلحہ بندی زمانہ گزشتہ کی ایسی ہے مگر انتظام اچھا ہے یعنی گھوڑ چڑھے توپخانہ کی دو باٹریان اور کچھ قلیل کس بھاری توپین اور ایک بیلون کا جنگی توپخانہ اور سفر مینا کی ایک کمپنی اور پیدل فوج کی دو بٹالینین ٹوپی دار بندوقون سے مسلح ریاست کی فوج ہے - ۲۱ - ماہ حال کو اس فوج نے جیت پور کے میدان مین جسکے دونون طرف نیچی نیچی پہاڑیان ہین قواعد کی کل فوج چار ہزار آٹھ سو سات تھی - مہاراجہ صاحب خود بنفس نفیس اسکے کمانیر تھے ایسی فوج کی کمان کے لیے مہاراجہ صاحب بہت بڑے لائق وقابل ہین - ساڑھے نو بجے شہزادہ عالم مع افسران اسٹاف کے گھوڑون پر سوار ہوکر وہان پہونچے اور ہز رائل ہائنس شہزادہ بیگم گاڑی پر سوار تھین اور کیڈٹون کا گارڈ ہمراہ تھا ہز رائل ہائنس بعد بستہ فوج کو معائنہ کرتے ہوے اسکے سامنے سے گزرے پیچھے پیچھے شہزادہ بیگم کی گاڑی تھی سر آرچیالڈ ہنٹر مع اپنے اسٹاف افسرون اور میجر راتھر ہمراہ رکاب تھے - اور امپیریل سروس فوج کے مندرجہ ذیل افسر شہزادہ عالم کے اسٹاف افسرون کے ہمراہ تھے -

کرنل ڈرمنڈ انسپکٹر جنرل میجر اسٹین فورتھ - کپتان ایلوڈ انسپکٹنگ افسران رسالہ جات کپتان رالنسن و لفٹنٹ برگ انسپکٹنگ افسران فوج پیدل -

معمولی شلک سلامی سر ہوئی اسکے بعد شاہی جماعت سلامی کے نشان کے پاس گئی جو ایک شامیانہ کے سامنے تھا۔ اس مقام پر ایک طرف پردہ ڈال دیا گیا تھا وہاں سے مہارانیاں قواعد دیکھ رہی تھیں۔

مہاراجہ صاحب مع اپنے اسٹاف افسروں کے فوج کے آگے آکر کھڑے ہوے اور مارچ پاسٹ کی قواعد شروع ہوئی۔ برگیڈیر جنرل رسالوں اور توپخانوں اور پیدل فوج کی کمان کر رہے تھے۔ اس صبح کی قواعد مین امپیریل سروس فوج مین کوئی برٹش افسر نہ تھا خود ہز ہائنس مہاراجہ صاحب اور اُنکے افسران اسٹاف نے قواعد کرائی گھوڑ چڑھا توپخانہ کا ملنوا گزرا عمدہ عمدہ ویلر گھوڑے تھے توپخانہ کے تمام جوان انگریزی توپخانہ کی ایسی وردیاں پہنے اور سفید پگڑیاں باندھے اور سرخ رنگ کی کلاہین سر پر رکھے ہوے تھے۔ اسکے بعد تین رسالے آئے جنکی صورت سے چستی و چالاکی ظاہر ہو رہی تھی یہ دیسی گھوڑوں پر سوار تھے انکے برچھون پر زرد و سرخ و سفید رنگ کی تھین چونکہ پورے برگیڈ کو سامنے سے گزرنا تھا اسوجہ سے ان رسالوں کے گزرنے مین کچھ دیر ہوئی گوالیار مین یہ سب سے عمدہ فوج ہو اسے بہت ہی عمدہ قواعد سکھائی گئی ہو۔ اسکے بعد بیلون کا جنگی توپخانہ آیا اور سامنے سے گزرا اسکے بعد تین بھاری توپین آئین جنمین فی توپ دو دو ہاتھی لگے ہوے تھے۔ برٹش حکام نے چند سال ہوے فیل کش توپخانہ موقوف کر دیا ہو۔ جب ہاتھی نشان کے پاس سے گزرے تو انھون نے سلامی کے طور پر اپنی سونڈین اٹھا دین سفر مینا کی ایک کمپنی خاکی وردیاں پہنے ہوے پیدل فوج کے برگیڈ کے آگے آگئے گئی تھی یہ نہایت عمدہ طریقہ سے جھومتی ہوئی دوسری کمپنی کے قاعدہ سے گزری اُسنے نہایت خوبی کے ساتھ اپنی صف قائم رکھی ان منفرد رفل ہندوقون سے فوراً ظاہر ہو گیا کہ اُنمین کون کون سی امپیریل سروس فوج کی کمپنین ہین ہر فوج کے ہر سپاہی کی پگڑی مین مہاراجہ صاحب کی ایک چھوٹی سی تصویر لگی ہوئی تھی جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ یہ مرہٹہ کی رگڑ فوج کا جوان ہو یہ ایک ایسی علامت ہو کہ جو سپاہ گوالیار مین جاتا اور فوج کو دیکھتا فوراً

اسکا خیال اسکی طرف مبذول ہوتا ہے۔

پھر پیدل فوج آگے سے گزری یہ کوارٹر کالم کے قاعدہ سے آئی تھی اُسنے بڑی خوبی و خوش اسلوبی سے قواعد کی گھوڑ چڑھے توپخانہ اور رسالون کے سامنے سے دلکی گزرنے سے ظاہر ہوتا تھا کہ کس عمدگی کے ساتھ انہین قواعد سکھائی گئی ہے افسرون اور سوارون مین کسی طرح کی کوئی ابتری نہ تھی ہر شخص اپنے کام سے خوب واقف تھا اسکے بعد گھوڑ چڑھا توپخانہ دلکی دوڑتا ہوا روبرو سے گزرا۔ پیدل باٹری بہی خوبی سے گزری کہ اسکی تیزی کی سب نے تعریف کی اسکے بعد جیسے ہی دوسری باٹری سلامی کے نشان کے سامنے سے گزری تو ناگاہ ایک گھوڑا جو شہزادہ عالم کے قریب تھا گر پڑا فوراً معلوم ہوگیا کہ کوئی ناگہانی واقعہ ہوا یا ہوگا اگر معاً توپخانہ نہایت عمدہ طریقہ سے ٹھہر گیا فوراً تھا ... کے لیے گئے کہ کسی گولہ انداز کے چوٹ تو نہین آئی ... ہوا کہ کوئی اتفاق ناگہانی نہین ہوا۔ اور چند ہی منٹ کے بعد توپین لشکر واپس جانب بڑھائی گئین اور باقیماندہ باٹری کے گزرنے کے لیے فوراً راستہ صاف ہوگیا۔ باٹری بہت تیزی کے ساتھ سامنے سے گزری۔

اس اثنا مین رسالے گھوم کر پیدل فوج کے عقب مین آکر صف بستہ ہوے ہاتھیون کا توپخانہ بیچ مین تھا۔ مہاراجہ صاحب اسکواڈرن کے آگے آئے اور اسکواڈرن نے قاعدہ سے صف آرا ہوکر گھوڑون کو پوری دوڑ جانے کا اشارہ کیا۔ اسکواڈرن پیدل فوج کے بیچ مین ہوتا ہوا آگے بڑھا اور صف بستہ ہوا۔ یہ آسان کام نہ تھا۔ یہ تینون رسالے صف بستہ ہوکر پوری تیزی آگے بڑھے اور شہزادۂ عالم سے پچاس گز کے فاصلہ پر پہنچکر دم لیا۔ جیسے ہی مہاراجہ صاحب نے اپنی تلوار اونچی کی فوراً رسالہ کے علاوہ کرنیول نے اسکواڈرن رک گئے۔ تمام قواعد مین یہ کام ایسا عمدہ تھا۔ کہ اس سے بہتر ممکن نہین۔ اسکے بعد ریویو کے قاعدہ سے تمام فوج نے

بڑھکر شاہی سلامی دی - قوس نما صورت پیدا کرنے کے لیے اس صف کے دونوں بازو آگے بڑھائے گئے - اس سے مقصد یہ تھا کہ اُن دو نو سواروں اور بار برداری کی ٹرین کے دو شخصوں کو جو جنوبی افریقیہ کی فوج کے لیے گھوڑے لیکر گئے تھے تمغے دیے جائیں - مہاراجہ صاحب نے خود ان لوگوں کو شہزادہ عالم کے حضور میں حاضر کیا اور شہزادۂ عالم نے اُنکے سینوں پر تمغے آویزان کیے اور مہاراجہ صاحب کو اُنکی فوج کی صورت اور خوش سلیقگی سے قواعد ہونے پر مبارکباد دی - فی الحقیقت اس قواعد میں بڑی کامیابی ہوئی یہ سب سبب مہاراجہ صاحب گوالیار کا ہے جنھیں تمام معاملات فوج میں بڑی دلبستگی ہی اور اس زمانہ کی لڑائیوں کو نہایت غور سے دیکھتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اُنکی فوج کا انتظام نہایت ہی عمدگی سے ہو پھر کو فوجی ورزشیں ہوئیں آخر میں ایک مصنوعی جنگ ہوئی اول پلٹن نے باجہ کے ذریعہ سے نہایت چستی و چالاکی اور خوبصورتی کے ساتھ سگنل کی کارروائی کی نیلی اور سفید جھنڈیاں تھیں چوتھی پلٹن نے نہایت عمدگی سے مگدر ہلائے اُسکے بعد چھوٹے چھوٹے لڑکے جو گھوڑوں پر سوار تھے باجہ پر انھوں نے قواعد کی اُنکا سر سلسلہ تاریخ گوالیار کے مختلف زمانوں کے اُس زمانہ تک کے مختلف طریقہ کے کپڑے پہنے ہوئے تھا - کچھ لڑکے زنجیروں کی زرہیں پہنے تھے کچھ تصویر کھینچنے کے قابل پوشاکیں پہنے تھے اسکے بعد تیروں اور ڈھالوں سے مصنوعی جنگ ہوئی پھر تمام فوج اسمیں شریک ہوئی - عام خیال تھا کہ ایک فوج شمالی جانب سے بڑھکر جیت پور کے قریب قائم ہوئی ہی اور اسکے بعد گرد آوروں نے میدان میں ایک چینی قلعہ دریافت کیا اور اُسکی گرد آوری کی قلعہ کی فوج نے رسالے اور توپیں باہر بھیجیں - اُسوقت فوج سرگرمی کے ساتھ جنگ میں مصروف ہوئی توپوں کے چلنے اور پیدل فوج کی بندوقیں فیر ہونے سے معلوم ہوا کہ جنگ کو کیسی ترقی ہو رہی ہی - دونوں طرف کے رسالوں نے ایک دوسرے پر دھاوہ کیا اور چینیوں کو زک ملی چونکہ شمالی فوج نے ان پہاڑوں پر قبضہ کرلیا تھا جہاں سے قلعہ پر قابو ہو سکتا تھا اسوجہ سے قلعہ

فتح ہوگیا - فاتح جنرل نے قرار دیا کہ یہ قلعہ اُڑا دیا جائے اُسوقت یہ جنگ ختم ہوئی
ہر بات اسطرح کی گئی کہ گویا اصل جنگ تھی چینیون کی طرف سے جو فوج قرار دی
گئی تھی وہ ایسی آراستہ کی گئی تھی کہ ہو بہو چینی فوج معلوم ہوتی تھی - ایک وقت
وہ جنگی توپون کو چھوڑ دینا پڑا تھا - نہایت تیزی کے ساتھ توپین پھیر پرسے اُتار
لی گئین زمین پر فقط پہیے پڑے رہ گئے - اُسکے بعد دشمن سے پھر توپون کو چھین کر
نہایت جلد یہان سے اُٹھا لے گئے - گرد آوری بھی بہت ہی عمدگی سے ہوئی -
سوارون کے گھوڑے فوراً لیٹ جایا کرتے تھے اور گرد آور باعثا گلاس دوربین
کے ذریعہ سے دشمن کو دیکھ لیتے تھے کہ کس مقام پر ہے - زخمیون کو اُنکے ساتھی اسطرح
اُٹھا لیجاتے تھے کہ گھوڑے دونون گھٹنے ٹیکے ہوئے کھڑے ہوتے تھے وہ زخمی کو
فوراً اُٹھا کر اپنے پیچھے سوار کر لیتے تھے - فوج مین جس مقام پر بندوقین چل رہی
تھین اُسکے عقب مین رڈ کراس نہایت خوبی سے کارروائی کر رہے تھے اصلی جنگ
کی کوئی ایسی بات نہ تھی جو یہان نہ ہوئی ہو - یہان تک کہ شمالی فوج مین رسون سے
بندھا ہوا ایک غبارہ بھی اُڑا تھا - پیدل فوج نے اسکیمش کی کارروائی نہایت
عمدگی سے کی - ہر جگہ خوب آرٹیلری اور رسالون نے نہایت سرعت سے حملے کرے
اور مقابلہ کے وقت ایک دوسرے سے چند ہی گز کے فاصلہ پر پہونچکر ٹھہر گئے
قلعہ کے اوڑاتے اور آگ سے جلا دینے کا خوب انتظام ہوا تھا - جب یہ تمام
قواعد ختم ہوگئی تو فاتح فوج چینی فوجکو قید کیے ہوئے سامنے سے گزری مگنیزیم
روشنی کی شعاع سے بڑی کیفیت نظر آتی تھی - شہزادۂ عالم شہزادہ بیگم نے نہایت
دلاویزی کے ساتھ اس تمام قواعد کو ملاحظہ کیا - مہارانیان بھی اپنے شامیانہ
مین موجود تھین - مہاراجہ صاحب نے ان تمام کارروائیون کی ہدایت کی تھی اور
ہر کام کو خوش اسلوبی سے انجام پاتے ہوئے دیکھا - اس مصنوعی جنگ کی
کیفیت نہایت ہی دلکش تھی -

آج شام کو ایوان مین دعوت ہوئی ایک سو تیس مہمانون کے لیے کھانے کا سامان

تھا دعوت ختم ہونے کے بعد مہاراجہ صاحب آکر شہزادہ عالم کے دست چپ کیطرف بیٹھے اور شاہ کا جام تندرستی تجویز کیا اور جام ندکو خیرخواہانہ اعزاز کے ساتھ نوش کیا گیا اسکے بعد ہز ہائنس نے کھڑے ہوکر شہزادہ عالم و شہزادہ بیگم کا جام تندرستی تجویز کیا اور فرمایا۔

چونکہ مین نہین جانتا کہ مین کن الفاظ مین اپنی جانب اپنی رعایا اور اپنے خاندان کی طرف سے یور رائل ہائنس کا خیر مقدم کرکے اپنے مدعاے دلی کا اظہار کرون لہذا مین ایک ناممکن امر کا ارادہ نہ کرونگا جس سے میرے یہ دلی خیالات ظاہر ہون فقط اتنی ہی بات پر اکتفا کرونگا کہ میری تمام عمر مین یہ ایک بے نظیر دلاتانہ موقع ہے یور رائل ہائنس نے آج شبکو جلوہ افروز ہوکر اور نوازش و مہربانی سے میرے دارالصدر مین قدم رنجہ فرماکے مجھے جو عزت بخشی ہے مین کبھی اُسے نہ بھولونگا یہ مکان جسے یور رائل ہائنس نے اپنے قدوم میمنت لزوم سے رونق بخشی ہے اُسکا نقشہ سر سیکل قاوز نے کھینچا تھا اور ۱۸۷۰ء مین میرے والد ماجد کی نگرانی مین یہ تعمیر ہوا تھا اول عالی تبار مہمان جو یہان آئے تھے وہ ہز رائل ہائنس (یعنی شہنشاہ) یعنی آپ کے والد ماجد تھے جسقدر زمانہ گزرا اُسی قدر اس مکان کی اندرونی عمارتون مین بہت کچھ ترمیمین ہوئین اس زمانہ کی موزونیت سے یہی مناسب تھا کہ یور رائل ہائنس کے قدوم میمنت لزوم سے اسے اور عزت دیجاے آپکے قدم رنجہ فرمانے سے اس مکان کا بہت بڑا افتخار ہوا اور ہم سب کو بڑی خوشی حاصل ہوئی اور ہز رائل ہائنس شہزادہ بیگم ویلز کے قدم رنجہ فرمانے سے یہ مکان اور بھی مبارک سمجھا گیا ہے۔

میرا قصد تھا کہ مین اس اپیچ مین نہایت صراحت کے ساتھ بیان کرون کہ گزشتہ دس برس سے میری کیا کیا خواہشین اور آرزوئین تھین یہ دس برس وہ ہین جنمین ایک ایسی ریاست کی حکمرانی پر مقرر ہوا ہون جسکا رقبہ بتیس ہزار مکعب میل اور تیس لاکھ آبادی ہے اور یہ بھی بیان کرون کہ میری یہ خواہشین اور

آرزوئین کسقدر بر آئی ہین لیکن جب مین خیال کرتا ہون کہ یور رائل ہائینسز کو اس بہت بڑے سفر مین کیا تکان ہوا ہو اور ابھی آپ کو کیسے بڑے بڑے سفر کرنے ہین اور اس خیال سے کہ یہ وقت اُسکے لیے کیسا نامناسب ہی مین نے اپنے اس طولانی بیان سے پرہیز کیا اور اپنے خیال کو ملتوی رکھا فقط اتنا ہی کہنا میرے لیے کافی ہو کہ میری ریاست کے مختلف محکمون مین جسقدر عمدہ کام کیے گئے ہین اُن سب کا فقط ایک مقصود و غرض ہو کہ برٹش سلطنت کے استحکام کی مدد کیجائے اور اسی غرض سے مین اپنے تحت حکومت لوگون کی حالت درست کرون ۔

یور رائل ہائینسز ہندوستان مین جہان کہین سفر فرماینگے وہان آپ تحرابدا یہانتک ملاحظہ کرینگے اور جو اڈریس آپ کو پیش کیے جاینگے اُنمین تاج سے اظہار خیر خواہی و فرمانبرداری ہوگا۔ اگر اس باب مین مین کچھ عرض کرتا ہون تو اُسکا یہی سبب ہو کہ میرے دل مین بھی اس امر کا بہت بڑا خیال ہو میری دلی خواہش یہی ہو کہ کہین وہ دن آئے کہ مین اور میری فوج اپنی کارروائیون سے اس بات کو ظاہر کرسکے کہ یہ امور محض زبانی جمع وخرچ نہین ہو بلکہ ہمارے دلون مین یہی ہو بالفعل ریاست پر کچھ مصیبت ہو مگر مجھے یقین ہو کہ دیر رائل ہائینسز کے دارالصدر ریاست مین تشریف لانے کی یہ برکت ہوگی کہ یہ ریاست سالہائے بعید تک قحط سے محفوظ رہیگی گو یہ خیال محض خیالی معلوم ہوتا ہو مگر مین جہانتک واقف ہون میری ریاست کے دیہاتی اسپر کامل وثوق و اعتماد کرتے ہین جس زمانہ تک یور رائل ہائینسز یہان رونق افروز ہین اُسمین مین کوشش کرکے وہ عمدہ انتظامات دیر رائل ہائینسز کے سامنے پیش کرونگا جو مین نے اپنی ریاست مین کیے ہین مین یہ عرض کرتا ہون کہ دیر رائل ہائینسز نے میری دارالصدر مین میری فوج کو چونکہ ملاحظہ فرمایا ہو اب میری طرف سے اُسکی درستی مین اور بھی زیادہ کوشش ہوگی اب مین یور رائل ہائینسز کا زیادہ وقت ضائع نہ کرونگا فقط اتنا عرض کرونگا کہ بہت کچھ ذاتی تکلیف اٹھا کر

گوالیار مین جو قدم رنجہ فرمایا گیا ہی تو آپ کو معلوم ہوگا کہ ہر مجسٹی کی گورنمنٹ کے زیر
ظل عاطفت مین کیسی امن و امان و سرسبزی ہی اور یور رائل ہائینس نے جو تکلیف برداشت
فرمائی ہی اسکا نعم البدل کچھ آرام و آسائیش سے ہو جاے گا۔
مائی لارڈ - لیڈیز و جنٹلمین اب مین آپ سے چاہتا ہون کہ آپ شہزادہ و شہزادی بیگم
ویلز کا جام تندرستی نوش کرین۔
یہ جام بڑی گرمجوشی سے نوش کیا گیا اور شہزادہ عالم نے اسکے جواب مین ارشاد فرمایا
مہاراجہ صاحب۔ آپ نے جن فصیح و بلیغ الفاظ مین ہمارا جام تندرستی تجویز کیا ہی
اُنکے متعلق شہزادہ بیگم اور اپنی طرف سے مین نہایت صدق دلی کے ساتھ آپ کا
شکریہ ادا کرتا ہون ہم متفق ہین کہ یہ اسپیچ محض دل خوش کن ہی نہین ہی بلکہ ہز ہائینس نے
یہ موقع حاصل کر کے ہمسے اپنے اصول اور مقاصد کو کیسا صاف صاف ظاہر کیا ہی
ان عالی خیالات کی ہم قدر و منزلت کرتے ہین خواہ ان اصول کو ہم برٹش سلطنت
کی جانب سے خواہ بقول مہاراجہ صاحب ریاست گوالیار کی جانب سے خیال کرین
ہم انکین مہاراجہ صاحب کے اعلیٰ ترین خیالات اور خواہشین پاتے ہین۔ آپ نے بیان
کیا ہی کہ آپ کا خاص منشا یہ ہی کہ برٹش سلطنت کو استحکام ہو اور اسی غرض سے آپ
اپنی ذاتی مستعدی و گرمجوشی سے اپنے لوگون کی اصلاح حالت کی کوشش کر رہے
ہین - مین ہز ہائینس کی زبان سے عمدہ انتظامات کے حالات سننے
کا بطیب خاطر مشتاق ہون۔ ہز ہائینس نے اپنے خاص عجز اور
انکسار کے سبب سے اپنے اپنے خاص مقاصد و عزائم کو ہمارے سامنے
بیان کرنے سے پرہیز کیا ہی یور ہائینس نے چند سال ہوے جو انتہائی جوہر چین
مین بھیجا تھا وہ ہمین کبھی نہین بھولا مین آپ حضرات کو یاد دلاتا ہون کہ مہاراجہ صاحب
نے امپیریل سروس فوج کی دو پلٹنین اور زیادہ کر دی ہین اُنکی بہت بڑی خواہش
یہ ہی کہ اپنی تمام فوج مین اس زمانہ کے مطابق عمدگی پیدا کرین اور وہ خدمات سلطنت
کے لیے ہر وقت مستعد و آمادہ رہین مین انکا بہت ممنون ہون کہ انھون نے آج

صبح کو اپنی نہایت عمدہ فوج کی قواعد مجھے دکھائی۔ ہم سب جانتے ہین کہ ہمارا میزبان کیسا سپاہی ہی اور اپنی ریاست کے سول انتظام مین بھی انکی گرمجوشی اور جوشش ایسا ہی ہے۔ یور ہائینس جس مہماننوازی اور اخلاق سے ہمارے ساتھ پیش آئے ہین اُسکا مین اور شہزادہ بیگم شکریہ ادا کرتی ہین۔ فی الحقیقت آپ نے اپنی دار الصید رمین ہماری اور ہمارے ہمراہیان کی دعوت کے لیے کیسی دقتیں اُٹھائین اور زحمتین کھینچین ہین اسباب کا تذکرہ بھی فراموش نہین کرسکتا کہ کل جب ہم یہان داخل ہوے تھے تو آپ نے کس خلوص سے ساتھ ہمارا استقبال کیا تھا ہم ہاتھیون پر سوار ہوکر یہ پہلی ہی مرتبہ جلوس مین شریک ہوے ہین ہو امر اس حیرت انگیز ملک ہی مین ممکن ہی۔ آپ کو ہم یقین دلاتے ہین کہ تصویر کھینچنے کے قابل جو ہمنے کیفیت دیکھی ہم کبھی اُسے فراموش نہ کرین گے۔ اور ہمین یاد ہے۔ کہ یور ہائینس نے ہر کام اور ہر بات کو خوب خیال رکھا اور اسے نہایت خوبی وخوش اسلوبی سے انجام دیا۔ اور حسن کار کے لیے آپ کی ریاست مشہور ہی اس سے محظوظ ہونے کے زمانہ کا مین بمسرت انتظار کر رہا ہون قبل اسکے کہ مین مہاراجہ صاحب بیٹھون اپنا آپ کو اپنے والد ماجد کا پیام دینا چاہتا ہون کہ وہ آپ کی کیسی قدر ومنزلت کرتے ہین اور انھین آپ کا کسقدر خیال ہی۔ اور شاہ شہنشاہ کا ایک اور پیام مین دینا چاہتا ہون جسکی نسبت مجھے یقین ہی کہ اُسے سُنکر آپ بہت خوش ہونگے وہ یہ ہی کہ ایک ہندوستانی رجمنٹ کے جسکے کرنل انچیف ہونے کا مجھے فخر وناز ہی آپ آنریری کرنل مقرر ہوے جسطرح مین اس امر کا خیر مقدم کر رہا ہون کہ آپ پھر ہم مین ایک افسر مقرر ہوے اسیطرح اول لانسر رسالہ بھی اس خبر کو سُنکر بہت خوش ہوگا۔

اب لیڈیز و جنٹلمین۔ مین آپ سے چاہتا ہون کہ ہز ہائینس مہاراجہ صاحب سیندھیا کی تندرستی وطول عمر وخوشی وخرمی کا جام نوش کرنے مین آپ میرے

شریک ہوں ہیں دست بدعا ہوں کہ انھیں اور اسکے لوگوں کو ہر طرح کی برکت حاصل ہو۔

مہاراجہ صاحب کا جام تندرستی ختم ہونے اور جوش فرو ہونے کے بعد شہزادہ عالم نے اطلاع دی کہ اسکنر بارس رسالہ کے مہاراجہ صاحب آنریری کرنل مقرر ہوئے یہ خوشخبری سنکر لوگوں نے بہت زور سے خوشی کا نعرہ بلند کیا اسکے بعد ہز رائل ہائینس کچھ دیر تک دعوت کے کمرے میں ٹھہرے رہے بعد ازاں دربار ہال میں گئے جو ڈرائنگ روم کے قلعہ پر بنایا گیا تھا۔ یہاں بہت سے لیڈی و جنٹلمین شہزادہ عالم اور شہزادہ بیگم کے روبرو پیش ہوئے اور گیارہ بجے کے بعد ہز رائل ہائینس استراحت کے لیے تشریف لے گئے۔

گوالیار

جمعہ۔ ۲۲۔ دسمبر ۱۹۰۵ء

جو سیاح چند روز کے لیے بھی یہاں ٹھہرے گا ضرور بالضرور اسکے ذہن نشین ہو جائیگا کہ مہاراجہ سیندھیا اپنی ریاست بھر میں سب سے زیادہ سرگرم مزاج اور ذی لیاقت حکمران ہیں۔ ایک نہیں مختلف حیثیتوں سے یہ بات ظاہر ہے کہ وہ تمام معاملات سے اصالتاً دلاویزی رکھتے ہیں اور بڑے چھوٹے ہر قسم کے امور میں مستعدانہ ہدایت دیتے رہتے ہیں۔ بالفعل تو بظاہر دم بھر کے لیے بھی وہ آرام نہیں کرتے۔ کیونکہ جس کسی انتظام کا اسنے تعلق ہے یا جسکا وہ حکم دیتے ہیں اسی کے ساتھ ہی اسکی نگرانی بھی کرتے ہیں اور اس بات کو دیکھتے رہتے ہیں کہ کوئی جزوی امر فروگزاشت تو نہیں ہوتا۔ وہ ہر جگہ دکھائی دیتے ہیں اور گوالیار کے کسی دوسرے شخص کی نسبت انکے مہمان اُنسے زیادہ واقفیت نہیں رکھتے ہیں کیونکہ وہ مہربانی سے ہر وقت موجود رہتے ہیں اور اسقدر اخلاق سے پیش آتے ہیں جسکا ہر شخص کے دل پر پائدار اثر رہیگا۔ اگر کوئی خفیف قسم کی دقت بھی پیدا ہوتی ہے تو سب کے پہلے ہز ہائینس اس سے آگاہ ہو جاتے ہیں اور معاً اسکا تدارک ہو جاتا ہے وہ کسی بات کو بحث اور اتفاق پر

نہین چھوڑتے اور کل فوجی نمائیش کے موقع پر کارروائیون کے تمام انتظامات
مین اُنکا حصہ سب سے زیادہ بڑھا ہوا تھا۔ وہ جو احکام اور ہدایات جاری کرتے
تھے سب ٹھیک اور درست ہوتے تھے اور مردانہ کھیلون اور مصنوعی جنگ کی
کامیابیون کے لیے وہ فوراً احکام صادر کرتے تھے۔ کیمپ مین ایکسو سے زیادہ
آدمی تھے اور اُنکے آرام و راحت کا سامان افراط سے ہر وقت مہیا رہتا تھا۔
اور میزبان کے ملازم ہر وقت مدد دینے کو تیار و مستعد تھے لیکن اس بات کی خبرگیری
خود مہاراجہ صاحب رکھتے تھے کہ کسی کے آرام و آسایش کی کسی بات مین کمی نہ
ہونے پائے۔ اور اگر کسی موٹر کار گاڑی کے چلنے مین کچھ خلل پڑ جاتا تھا تو سب سے
پہلے مہاراجہ صاحب ہی اسکے پاس آکر اسکو درست کر دیتے تھے کیونکہ موٹر کار
گاڑی کے چلانے مین اُنکو بڑا ملکہ حاصل ہے اور بڑی ہنرمندی سے اسکو چلاتے ہین
اگر کسی انتظام کی ترمیم و اصلاح یا کسی کارروائی کے اضافہ کا مسلہ پیش آتا تھا۔
تو مہاراجہ اس سے بخوبی آگاہ اور واقف پائے جاتے تھے اور اُسکا معقول
تدارک اور انتظام ہو جاتا تھا اور کارروائی ہونے لگتی تھی جس کسی امر مین اُنکا
ہاتھ لگ جاتا تھا اسمین کسیطرح کی ابتری یا تاخیر نہین ہونے پاتی تھی ہر ایک امر
کی بابت نہایت عمدہ انتظام پایا جاتا تھا اور ہر ہر مقام پر ایک ہی
شخص کی حکومت بہت اچھی طرح سے نمودار تھی اور جو حال اس کیمپ کا تھا
بجنسہ یہی کیفیت ریاست کی ہر کل ریاست ایک باقاعدہ معین حالتون کے
انتظامات مین جکڑی ہوئی ہے۔ مہاراجہ صاحب ایک روشن ضمیر فرمانروا ہین اور
اپنی رعایا اور اُنکے معاملات سے خوب واقف ہین اور جبسے مہاراجہ کو ریاست
کے کامل اختیارات عطا ہوے اسمین نہایت ہی نمودار طور کی ترقی ہوتی آئی ابھی
مہاراجہ صاحب کی عمر کا تیسوان سال ختم نہین ہوا ہے لیکن حکومت کرتے
ہوے چودہ برس کا عرصہ گزرا ہے۔ انھون نے ایسی ایسی اصلاحات کی ہین جو نہایت
ہی عمدگی کے ساتھ سوچی گئین اور اسی طرح کی عمدگی سے چلائی گئین۔ اُنکو امیابکا

حوصلہ رہتا آیا کہ اپنی ریاست کی حکومت ایسے طریقہ سے چلائین کہ وہ ایک نمونہ کی ریاست بن جاے۔ اور جن جن تدبیرات سے رعایا کی فلاح اور بہبودی مقصود ہو انکے عمل درآمد مین کسی طرح کی تاخیر و تعویق نہین ہونے پائی۔ انھون نے خاص پبلک تعمیرات کے متعلق جو جو کارروائیان کی ہین اگر صرف انکی فہرست دیجاے تو اس سے ظاہر ہو کہ ریلویجات اور سڑکون کی تعمیر سے جو جو فوائد حاصل ہوتے ہین انکو مہاراجہ صاحب نے کیونکر اور کس حد تک تسلیم کیا۔ سرکاری کامون اور رفاہ خلائق کے لیے تمام مناسب عمارات کا بندوبست فرمادیا اور بالعموم ملک بھر کی آمد و رفت کو کھول دیا۔ یہان اپنی دار السلطنت مین انھون نے مینوسپل گورنمنٹ کی آزمائش کی اور وہ اس بات مین اپنی کچھ کسر شان نہین سمجھتے کہ مینوسپل کمیٹیون مین جاکر صدر نشینی کرین تاکہ اس ابتدائی نوبت پر اسکی کارروائیون مین کامیابی ہو کر عدالت گستری مالی انتظام حکمت عملی داخلہ ان سب باتون کا انتظام زمانہ حال کے قواعد کے موافق کیا گیا ہی اور باوصف ان سب باتون کے کوئی سختی اور جبر بھی نہین کیا ہی۔ کہ عوام الناس کے قدیم خیالات اور ان امور کے متعلق کچھ دکھ پہونچتا جو ہندوون کو بہت زیادہ عزیز ہین۔ یہان تہذیب اپنی نہایت ہی فائدہ رسان صورت مین ظاہر ہو رہی ہی اور اہل ملک اسکو اسوجہ سے قبول کر لیتے ہین کہ براہ راست فرمانروا انکو ایسی کارروائیان کرنے کا حکم دیتا ہی اور رعایا کو معلوم ہوتا ہی کہ ہمارا فرمانروا ہماری بہبودی اور ترقی کا خواہان ہی۔ اس ریاست گوالیار کی آبادی تیس لاکھ ہی اور انمین سے مرہٹے صرف پندرہ ہزار ہین لیکن اس سے زیادہ زبردست اور بہتر عملداری کی تلاش مین ہندوستان کے بہت دور دراز مقامات تک جانا پڑے گا۔ قحط سے ریاست کی کامیابیون مین کوئی خلل نہین واقع ہوا کیونکہ پیداوار کا معقول انتظام کیا گیا اور گو اس وقت بھی خشک سالی کا اثر پڑا ہی لیکن اسکا معقول تدارک ہو جائیگا۔

یہان بالکل ایک شخص کی حکومت کا دور دورہ ہی لیکن وہ خودغرضانہ اور جاہلانہ طور کا

نہین ہی جیسا دیگر دیسی ریاستون مین پایا جاتا ہی یہ ایک ایسے نوجوان رئیس کی
حکومت ہی جسکی حوصلہ مندیون کے اسور قطعی طور سے معین اور مشخص ہین اور وہ رئیس کے
کل برتاو اور افعال پر موثر رہتے ہین اور اسکی تمام ذہنی قوتون کو اپنی طرف راجع رکھتے
ہین اور اسکے نتائج اسوقت تک بھی ایسے پیدا ہو چکے ہین جنکی وجہ سے وہ انکی طرف
کی جانب اور بھی زیادہ توجہ سے مائل رہتا ہی۔ معمولی معاملات مین مہاراجہ صاحب
کی کوششین اسطرح مجتمع رہتی ہین کہ اس سے ہر درجہ کے افسرون مین عمدگی قائم رہتی ہی
سستی اور بے پروائی کسی مقام پر جائز نہین رکھی جاتی۔ اور ہز ہائنس سے جو ضبط و نظام
کی ہی اسکا اثر انکے سردارون پر بھی پڑتا ہی جو معاملات سلطنت کی ذمہ داری رکھتے
ہین۔ اسوقت ہم انکو درباری لباس اور حشم و خدم کے عالم مین دیکھ رہے ہین مگر انکے
لیے یہ فرائض و ذمہ داریان مقرر ہین اور انہین غفلت نہین ہونے پاتی اگر کوئی شخص
گوالیار کا کوئی ماڈل تلاش کرنا چاہے تو سب سے زیادہ موزون یا نوخیز توانائی اور ترقی
ہوگا کیونکہ اس مقام پر وہ اوصاف نہایت شگفتگی اور پختگی کی حالت مین پائے جاتے ہین
مہاراجہ صاحب اپنی ریاست کے باہر تک بھی نظر کرتے ہین۔ اور بڑے بڑے
معاملات مین بھی شراکت کرتے ہین چونکہ انمین سپاہیانہ اوصاف پائے جاتے ہین
اسوجہ سے شاہنشاہی امور کی جانب خاص رغبت رکھتے ہین اور اوقات فرصت
مین صیغہ فوج کی باتون کو بھی سیکھتے رہتے ہین۔ افواج خدمات شاہنشاہی کی تحریک
کی تائید مین انھون نے مناسب اور معقول برتاو ہی نہین کیا بلکہ گرمجوشی ظاہر کی اور
اسی سال انھون نے مزید فوج بھرتی کی اور باربرداری کی جماعت مین اضافہ کیا۔
بالفعل تین سوارون کی رجمنٹین دو بٹالینین پیدل فوج اور ایک آزمودہ کار
باربرداری کی ٹرین ریاست کی افواج مین پائی جاتی ہین سب کا سامان ہر طرح
سے لیس ہی اور جسوقت برٹش گورنمنٹ کو ضرورت ہو یہ سب فوج کام کرنے کے
لیے تیار ہی لوگون کو بہت اچھی طرح یاد ہوگا کہ سنہ ۱۹۰۰ء مین مہاراجہ صاحب سر الفرڈ گیسلی
کے اسٹاف مین چین کو گئے تھے اور اسی موقع پر اسپتال کے سامان کا ایک جہاز

پلٹن کو روانہ کیا تھا۔ انکو اس بات کی بڑی ہوس ہو کہ کسی معرکہ جنگ مین شریک ہوتے اور وہ ہر موقع پر اس بات کے لیے کوشان رہتے ہین اور اپنی فوجکو اس قابل بناتے ہین کہ جنگ مین جاکر اسکی کمان کرین۔ وہ ایک بڑے کارکن قسم کے سپاہی ہین اور کل جو شخص انکو دیکھتا کہ پانچہزار سپاہیون سے پریڈ کی قواعد کیونکر لے رہے ہین وہ سمجھ جاتا کہ جہانتک انکی فوج کا تعلق ہو اس بارہ مین وہ کسقدر شوق اور سرگرمی رکھتے ہین۔ وہ صرف یہ چاہتے ہین کہ انکی فوج چست اور عمدہ ہو اور گو بھاری مواقع پر خوش پوشاک ملازم اور غیر قواعددان سپاہی اب بھی رہتے ہین لیکن مہاراجہ صاحب کی خاص توجہ افواج خدمات شاہنشاہی اور باربرداری کی جماعت کیجانب مبذول اور مصروف رہا کرتی ہو۔ یہ بہت ہی عمدہ بات ہو کیونکہ ہندوستان مین ایک غیر قواعددان بھرتی کی فوج اور کمپنیون کا زمانہ باقی نہین رہا۔

تعلیمات کے متعلق وکٹوریہ کالج کا انتظام بہت عمدہ ہو جو پرانے لشکر کالج کی جگہہ قائم کیا گیا ہو تعلیم اور نگاہداشت طلبا دونون باتون کے اعتبار سے اُسکی حالت اچھی ہو ۱۸۹۴ع مین جب مہاراجہ صاحبکو ریاست کے اختیارات سپرد کیے گئے تھے تو ہز ہائنس نے اپنے آتالیق مسٹر جے ڈبلیو ڈین جانسٹن کو انسپکٹر جنرل تعلیمات مقرر کیا۔ اور اُسکے تین برس کے بعد لشکر کالج کا انگلش ڈپارٹمنٹ ایک نئی عمارت کو منتقل کیا گیا جسکا افتتاح لارڈ کرزن نے کیا تھا۔ اب یہ وکٹوریہ کالج کہلاتا ہو۔ پرنسپل کے سوا اسمین آٹھہ پروفیسر مقرر ہین اور چھہ سو طلبہ بی۔ اے تک تعلیم پاتے ہین۔ یہ کالج الہ آباد یونیورسٹی سے ملحق ہو اور خاص فنون کی تعلیم کے لیے ایک لیبوریٹری اور ایک ورک شاپ بھی اسکے متعلق قائم ہو اور ایک انجنیری کا درجہ بھی ہو جسمین گوالیار کے محکمہ تعمیرات کے لیے لوگ تیار کیے جاتے ہین کالج کے متعلق ایک ہائی اسکول اور مشرقی ڈپارٹمنٹ بھی ہو۔ اور

اس مشرقی ڈیپارٹمنٹ کا وہ شعبہ جو تعلیم سنسکرت سے تعلق رکھتا ہی تعلیمی اغراض کے
اعتبار سے بنارس کے سوا اور کسی سے دوم درجہ نہین رکھتا۔ وکٹوریہ کالج اور اسکی
ماتحت تعلیمگاہون مین چودہ سو طالب علم پڑھتے ہین اور گوالیار کی پاشان آبادی
کے اعتبار سے یہ بہت بڑی تعداد ہوئی۔ تعلیم نسوان کا مہاراجہ صاحب کے زنانہ
اسکول مین بندوبست ہی۔ یہ اسکول ۱۹۰۴ء مین قائم ہوا تھا جسمین ایکسو اسی
لڑکیان پڑھ سکتی ہین لیکن اس بارہ مین ترقی سست رفتاری دکھاتی ہی اور
ابھی تک صرف نصف تعداد کی لڑکیان پڑھتی ہین۔ مہاراجہ صاحب کی والدہ اور دونون
مہارانیان اسکول سے بڑی دلآویزی رکھتی ہین اسمین ہندی اور مرہٹی پڑھائی جاتی ہی
اور ایک حصہ مسلمان لڑکیون کے لیے ہی۔ اور اسطور پر مختلف مذاہب کے لوگ
اس کالج سے فائدہ اٹھا سکتے ہین۔ امید ہی کہ اس اسکول کے فائدہ کا حلقہ بہت
وسیع ہو جائے گا۔

گوالیار
شنبہ ۲۳ - دسمبر ۱۹۰۵ء

آج صبحکو ہز ہائینس اور پرنسس مع مہاراجہ صاحب اور ایک قلیل جماعت کے
بیس میل تک موٹر کار پر سوار ہو کر بنیار مین داخل ہوے اسکے بعد پرنس پرنسس تین
میل تک گھوڑے پر سوار ہوئے اور پرنسس پالکی پر سوار ہوئین یہان ایک نالہ کے
کنارے شکار کا برج تھا۔ وہان پہونچنے پر ہز رائل ہائینس نے توقف فرمایا
اور شکاری لوگ روانہ کیے گیے لیکن ساڑھے تین بجے یہ خبر آئی کہ ایک گھنے
جنگل مین ایک نوعمر شیر دکھائی دیا ہی۔ پرنس متوقف رہے تاآنکہ اسی گز کا فاصلہ
باقی رہ گیا۔ اور بعد اسکے ایک ہی گولی مین اسکا کام تمام کر دیا۔ دن بھر مین صرف
اس ایک جانور کا شکار ہوا۔ اور جماعت کے لوگ موٹر کار پر سوار ہو کر واپس
آئے۔ کل کے لیے بھی ایک شکاری جماعت قائم ہوئی ہی اور امید ہو کہ اس شکار
مین اس سے بہتر نتائج پیدا ہونگے کیونکہ بہت دور تک کی خبر منگائی جائیگی۔

قلعہ گوالیار ہندوستان کے مشہور تاریخی قلعہ جات مین داخل ہے۔ اور قبل اُس زمانہ کے جب بھاری توپون کی ایجاد نہین ہوئی تھی قدرتی طور پر حفاظتی کامون کے لیے وہ اسقدر موزون اور مناسب تھا۔ کہ صرف چند دشمنون کو اُسکی تسخیر کا خیال پیدا ہو سکا میدان مین دور تک لال پتھر کی ایک مسطح بلند پہاڑی چلی گئی ہے جو دوسر پہاڑون کے سلسلہ سے بالکل الگ ہے اُسکے کنارے عمود کی شکل سے تین تین سو فیٹ تک اونچے ہین اور چوڑان کسی مقام پر ایک ہزار گز تک ہے جہان جہان کی چٹانین نرم تھین وہ اندر سے خالی کر دیگئین حالانکہ اُسکی ضرورت زیادہ نہ تھی کیونکہ یہ کنارے سیدھی دیوارون کی طرح واقع ہین ایک مقام پر البتہ ایک نالہ درمیان سے ہوکر نکل گیا ہے جہانتک اس پہاڑی کی چوٹی چلی گئی ہے انیٹ پتھر کا حصار گھرا ہوا ہے اور اُنمین بندوقون کی گولیون اور بعض مقامات پر توپون کے گولون کے نکل جانے کے نشان بنے ہوے ہین توپین جو یہان چڑھی ہوئی ہین اُنمین سے بعض بعض بالکل زمانہ حال کی ہین۔ قلعہ تک چھہ پھاٹکون کے طے کرنے کے بعد رسائی ہوسکتی ہے یہ سب پھاٹک اسی طریقہ سے بنائے گئے ہین کہ آمد و رفت کے راستون پر بالکل قابو رہے گنیش پھاٹک بہت پرانے زمانہ کا ہے ۱۴۰۰ء مین بنا تھا اور ہیور پھاٹک ابتدائی زمانہ کے کچھواہا راجون کا کام تھا۔ اکبر اعظم نے ہاتھی پھاٹک بنوایا تھا جو انکی محلسرا مین شامل تھا محلسرا ے مذکور کے آثار ابھی تک باقی ہین اور اسکے نیلے رنگ کے پتھرے اس بات کا نشان دے رہے ہین کہ یہ کیسی شاندار عمارت ہوگی۔ عمارت کے اندر کاریگری کی جو چیزین پائی جاتی ہین وہ بھی توجہ سے دیکھنے کے قابل ہین۔ آثار قدیم کی نظر سے یہ قلعہ بہت ہی ذوق و شوق کے ساتھ دیکھنے کے قابل ہے کیونکہ چٹانون مین جو نقاشی کی گئی ہے اور جن لوگون کے جو مندر اسوقت تک پائے جاتے ہین انکی بہت سی باتین دیکھنے اور سیکھنے کے قابل ہین انمین بعض چیزین بہت ہی زیادہ نمودار مین مثلاً بانی مذہب جین کی بھاری مورت ایک اور مورت جو ستاون فیٹ کی بلند ہے جسکی بنسبت بابر

نے حکم دیا تھا کہ وہ ضائع کردی جائے مگر ضائع نہو سکی اسکے علاوہ سنگی سیڑھیں اور
ہین جو بیس فیٹ سے تیس فیٹ تک اونچی ہین اور نصف میل تک چٹانون پر بنی
چلی گئی ہین۔ چٹانون کو تراش تراش کر جو غار نکالے گئے ہین اُنکے دیکھنے سے معلوم
ہوتا ہے کہ آجکل کے زمانہ مین بھی جوگی کہان کہان پھرتے رہتے ہین آن پہاڑیون کی چوٹی پر
ایک چھوٹا سا سطح پٹھلہ واقع ہے اسپر جین لوگون کے بڑے بڑے مندر بنے
ہوے ہین بعض مقامات پر سورتین کھڑی ہوئی ہین اور یہ نتیجہ اس بات کا ہے کہ آج
کے پچیس برس بیشتر جو بعض غار وغیرہ کھودے گئے تھے انمین کی نکلی ہوئی چیزین
ایک مقام پر جمع دی گئین اس قلعہ کو مسلمان فاتحان ہندوستان نے چند مرتبہ فتح کیا
اور دو مرتبہ برٹش فوج نے بھی اسپر گولہ اندازی کی۔ یہان ایک تالاب بھی ہے جو اپنے
بہادرانہ مگر اسپر بھی خوفناک واقعات کے لیے یادگار رہیگا۔ سیچوہر کے نام سے
مشہور ہے اور صد ہا راجپوت عورتون کی قربانی کو یاد دلاتا ہے جبکی جانین التمش کی فوج کے
قلعہ پر حملہ آور ہوتے کیوقت نذر ہوئی تھین۔

قلعہ گوالیار جیسا کہ اسوقت دکھائی دیتا ہے دراصل ایک ویران قلعہ ہے اسکے خاص
خاص بھیانکون تک ایسی سڑکین کاٹ لائی گئی ہین جو بتدریج مناسب حد تک اونچی ہوتی
چلی گئی ہین اور اُس سے چڑھائی پر چڑھتے ہین یکبارگی زیادہ زحمت نہین پڑتی۔ گو
اسکی دیوارون کی کامل مرمت برابر ہوتی رہتی ہے لیکن گیریزن کی فوج بہت ہی قلیل
تعداد کی رہتی ہے تو بھی بعض اغراض یعنی شلک سلامی سر کرنے کے لیے رہا کرتی ہے۔
جن سنگی بارگون مین برٹش فوج ۱۸۵۸ء سے ۱۸۸۶ء تک رہی تھی وہ ابتک باقی
ہین لیکن اب انمین ویرانی برس رہی ہے اور جہان سابق زمانہ مین سپاہی مرحلہ
کھیل کھیلتے تھے وہان بالکل خاک اڑ رہی ہے قلعہ اور چھاونی مہاراجہ جیاجی راؤ
سیندھیا کو آج کے تیس برس بیشتر دیدی گئی تھی اور اسکے بدلے مین جھانسی کا علاقہ لے
لیا گیا تھا اُسی وقت سے قلعہ مذکور کی عظمت جاتی رہی لیکن اب بھی وہ قدیم
شہر گوالیار کا محافظ ہے اسکی شمالی مشرقی دیوارون کے متصل واقع ہے اور اسکے

دو ایک میل کے فاصلہ پر لشکر یعنی جدید شہر گوالیار مع اپنی محلسرا اون اور پبلک عمارتوں کے واقع ہی۔ دولت راؤ سیندھیا نے اپنا بھاری کمپ اس مقام پر ۱۷۹۴ء سے ۱۸۰۸ء تک قائم رکھا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ مقام مذکور مین ایک شہر آباد ہو گیا جس مقام پر دولت راؤ کی فوج خیام مین رہا کرتی تھی اب وہان ایک لاکھ کی آبادی ہی اور شہر مذکور لشکر گوالیار کے نام سے مشہور ہی۔ قدیم شہر گوالیار زوال پذیر ہوتے ہوتے ایک بڑے موضع کی نوبت کو پہونچ گیا ہی قلعہ کی دیوار پر چڑھکر دیکھنے سے آس پاس کے تمام ملک کی کیفیت اچھی طرح نظر آتی ہی جسمین جابجا خوبصورت جنگل واقع ہین اور ریت کے ٹیلے ہموار میدان بھی دکھائی دیتے ہین قریب فاصلہ پر ریل بھی دکھائی دیتی ہی یہان سے چار میل کے فاصلہ پر ایک پر فضا اور زرخیز آبادی پائی جاتی ہی جسکے درختوں کی چوٹی سے گرجا گھر کا برج دکھائی دیتا ہی اور اس سے قدیم چھاونی مرار کا پتہ ملتا ہی یہ وہ چھاونی ہی جسکے نام سے برٹش سپاہی لرزتے ہین کیونکہ سیندھیہ نے اسکو چند مرتبہ الٹ پلٹ دیا ہی افسرون کے رہنے کے مکانات اور بارکین اس کام لائی جاتی ہین کہ ریاست کی جو فوج زیر تعلیم رہتی ہی وہ اسی جگہ ٹھہرائی جاتی ہی اور اس طور پر برٹش گورنمنٹ کے بنوائے ہوئے فوجی مکانات بیکار نہین رہے گرجا گھر مین بھی مقامی لوگ جمع ہوا کرتے ہین یہان کی امن و امان مین اب جنگ کے خطرات سے خلل نہ آئے گا۔

گوالیار

یکشنبہ ۲۴ - دسمبر ۱۹۰۵ء

آج پرنس آف ویلز بہادر مع مہاراجہ صاحب کے شیر کے شکار کو نکلے تھے - اس موقع پر پرنسس شریک نہ تھین شکارگاہ ٹیکن پور مین تھی جو قلعہ سے بائیس میل کے فاصلہ پر واقع ہی جماعت کے لوگ کہین موٹر کار گاڑی اور کہین گھوڑون کی گاڑی پر سوار ہوئے اور شکار روز مرہ قبل کی طرح ایک چھوٹے سے برج سے کھیلا گیا شکاری دو گھنٹہ تک شکار کی تلاش مین پھرا کیے آخر کو گھیر کر شیر کو نشانہ کی زد پر لے آئے شہزادہ نے دور سے شیر کو زخمی کیا - جسکے بعد وہ گھنے جنگل مین غائب ہو گیا

اسکا پتہ لگاتے ہیں اور دو گھنٹے صرف ہو گئے جسکے بعد وہ یکایک باہر نکل پڑا - مہاراجہ صاحب
جو ہر جگہ موجود رہتے تھے حسب معمول اس موقع پر بھی مستعد تھے اور شکاریوں کے
درمیان کا پیادہ موجود تھا - انھوں نے فوراً ایسی گولی ماردی جس سے شیر کا کام تمام ہو گیا
شیر بچہ نہ تھا بلکہ جوانی پر آنے لگا تھا اور طول میں آٹھ فیٹ سے زیادہ تھا -

مہاراجہ صاحب نے اپنے مہمانوں کے لیے اسکے سوا دلبستگی کے اور بھی سامان بہم
پہونچائے تھے شاہی جونرار رجمنٹ کا بینڈ باجہ وقتاً فوقتاً مختلف گیتیں بجاتا رہتا شیر
کے شکار کیلئے مچان برج اور دوسرے مقابلہ کی چیزوں کا بھی بندوبست کیا گیا تھا اور
آج سہ پہر کو لیڈیوں اور جنٹلمینوں کے لیے بھی گاڑیوں کا بندوبست ہوا تھا جو لوگ جنگل
میں جانا چاہتے تھے - انکے لیے بیج گاڑنے کے کھیل کا بندوبست کیا گیا تھا ہز ہائنس نے
نہایت ہی مہمانداری اور خاطرداری کی شاہی جماعت اور دوسرے مہمان اپنے ورود
گوالیار کے واقعہ کو جلد نہ بھول سکیں گے -

گوالیار

دوشنبہ ۲۵ دسمبر ۱۹۰۵ء

بڑے دن کی صبح کا آغاز ایسے عالم میں ہوا جب آسمان پر ابر بالکل نہ تھا - ہز ہائنس
کے ہر ایک مہمان کے لیے یہ دن اس موسم کا ایک اور یادگار بھی اس حیثیت سے
لے آیا کہ ہر شخص کے پاس کرسمس کا ایک ایسا کارڈ پہونچا جس میں ہز ہائنس کی تصویر
اور محلسرا کے ایک رخ کا منظر چھپا ہوا تھا - دس بجے مرار کی چھاؤنی کے چھوٹے سے
گرجا گھر میں نماز ہوئی - اسکے بعد ہز رائل ہائنس اور مہاراجہ صاحب شکار کو روانہ ہوئے
اور پرنس آف ویلز بہادر نے ایک عمدہ شیر کا شکار کیا - پرنسس سہ پہر کو آرام فرماتی
رہیں - سات بجے محلسرا کے دربار ہال میں ایک عالیشان کرسمس ٹری قائم کیا گیا
تھا جس سے ہز رائل ہائنس نے بچوں کے لیے بڑی فیاضی سے کھلونے وغیرہ جیتوا دیے
تھے ہز رائل ہائنسز آج شب کو ڈنر کے بعد لکھنؤ کو روانہ ہوئے -

لکھنؤ

شنبہ - ۲۶ - دسمبر ۱۹۰۵ء

اودھ کے پایۂ تخت لکھنؤ میں ہز رائل ہائنس پرنس و پرنسس آف ویلز کا جس تزک و احتشام اور دھوم دھام کے ساتھ استقبال ہوا - وہ فی الواقع اُسکی قدیم خیرخواہی اور وفاداری کے شایان شان تھا جسمین شہر اور صوبہ کے ادنی اور اعلی رئیس عمائد اور تعلقدار اس خوش ارادت اور خلوص کے ساتھ استقبال کے لیے شریک اور شامل ہوئے جو اُنکو برٹش تاج اور تخت کے ساتھ ہے اور سب لوگون نے شاہزادۂ عالم کی سواری کے دیکھنے کا اشتیاق ظاہر کیا اور جوش و خروش کے ساتھ رسم خیر مقدم ادا کی شاہزادہ عالم کی تشریف آوری کے دن تمام شہر مین چہل پہل پیدا ہوگئی تھی وہ تمام راستے جنپر شاہزادۂ عالم کی سواری گزرنے والی تھی نشانون - بیرقون اور بند ھنوار ون اور پھول پتون سے آراستہ و پیراستہ کی گئی تھی اور جا بجا خیر مقدم کی محرابین قائم کی گئی تھین اور اُنپر جلی حروف مین لطیفے منقوش و مرتسم تھے جنپر تماشائیون کی نگاہ معاً اُٹھ جاتی تھی ریلوے اسٹیشن سے حسین گنج اور حضرت گنج ہوتی ہوئی جو سڑک ایوان گورنری کو گئی ہے اسکے دونون جانب جوق جوق تماشائی جمع تھے جنمین شہر کے علاوہ اطراف و جوانب کی ایک خلقت کثیر شامل تھی اور جنھون نے شاہزادہ اور شاہزادہ بیگم کو دیکھ کر خوشی کے نعرے بلند کیے اسٹیشن کی سجاوٹ قابل دید تھی اور یورپین اور ہندوستانیون کے لیے نشست کا انتظام نہایت باقرینہ تھا -

شاہی ٹرین ٹھیک ساڑھے نو بجے پلیٹ فارم پر پہونچی - جہان فوجی اور سول افسران و حکام ہائی کورٹ کے علاوہ ہز ہائینس نواب صاحب بہادر رام پور ہز ہائنس راجہ صاحب بہادر بھرتی - مہاراجہ صاحب بہادر اجودھیا مہاراجہ صاحب بہادر بلرامپور - راجہ علی محمد خان - خان بہادر تعلقدار محمود آباد - راجہ محمد تصدق رسول خان صاحب سی - ایس آئی تعلقدار جہانگیر آباد - رانا شیوراج سنگھ صاحب

تعلقدار کچھ گانون ۔ راجہ رام پال سنگھ صاحب سی۔ ای۔ آئی۔ تعلقدار کوری سدہولی راجہ پرتاب بہادر سنگھ صاحب سی۔ آئی۔ ای۔ پرتاب گڈھو۔ راجہ مہدی علی خانصاحب تعلقدار حسن پور۔ کنور سر رام سنگھ اہلو والیہ کے سی۔ آئی۔ ای۔ سردار نراین سنگھ صاحب تعلقدار بیلا بھیلا۔ خان بہادر چودھری محمد نصرت علیصاحب ۔ آغا ابو صاحب مرزا بیدار بخت ۔ شاہزادہ غفور مرزا۔ و مرزا محمد عباس علیخان بہادر موجود تھے جو ہین ٹرین ٹھہری ۔ ہز آنر جیمس ڈگلس لاٹوش لفٹنٹ گورنر صوبجات متحدہ میجر جنرل سر ای لاک الیٹ کمانڈنگ لکھنؤ ڈویژن ۔ اور مسٹر جے ۔ ایس ۔ سی ۔ ڈیوڈس کمشنر لکھنؤ نے شاہزادہ و شاہزادہ بیگم کا استقبال کیا۔

گاڑی سے اوتر کر شاہزادہ عالم نے اول آکسفورڈ شائر لائیٹ انفینٹری کے گارڈ آف آنر کو ملاحظہ فرمایا۔ اسکے بعد حضور ہز آنر ۔ و میجر جنرل سر لاک الیٹ و مسٹر ڈیوس نے ۔ ہز ہائنس نوابصاحب بہادر رام پور ۔ ہز ہائنس راجہ صاحب بہادر ٹہری ۔ تعلقدار صاحبان اودہ ۔ سر جان اسٹیلی چیف جسٹس ججان ہائی کورٹ و دیگر فوجی و سول افسران کو شاہزادہ کے حضور مین پیش کیا ۔ اس رسم کے ادا ہونیکے بعد شاہزادہ عالم اسٹیشن کے ہال مین تشریف لے گیے ۔ یہان ممبران میونسپل بورڈ لکھنؤ نے خیر مقدم کا ایڈرس پیش کیا ۔ اسٹیشن ہال کی سجاوٹ بالکل نئے قسم کی تھی ۔ غور سے دیکھنے کے بعد یہ معلوم ہوتا تھا کہ یہان کی سجاوٹ جو دیوارون پر کی گئی تھی حسب ذیل چھ حصون مین منقسم ہے ۔

سڑک ۔ گودام ۔ ورک شاپ ۔ لوکو ۔ تاربرقی اور ٹرافک ۔ ہال مین داخل ہوتے ہی سب سے پہلے داہنے ہاتھ کی جانب مستقل سڑک کا صیغہ قائم کیا گیا تھا ۔ یہان زمین پر ایک مختصر سی سڑک تیار کی گئی تھی جسپر ریلین پڑی تھین اور جسپر ایک ٹرالی رکھی ہوئی تھی اور اسی کے برابر دیوار مین وہ تمام الات اور اوزار جو اس صیغہ کے متعلق ہین اور جو سڑک بنانے کے لیے کام مین لائے جاتے ہین ۔ نہایت خوشنمائی سے لگائے گئے تھے ۔ اور بڑی صنعت سے اسمین کام لیا گیا تھا ۔

دوسرا صیغہ گودام کا تھا۔ یہاں کل مشینین و آلات جو ریل بنانے کے کام مین لائے جاتے ہین دکھائے گئے تھے۔ یہان ایک صنعت یہ رکھی گئی تھی کہ رنگے سکے برشون کو ایسی ترتیب سے لگایا تھا کہ اس سے شاہزادہ کے فدرس کی شکل پیدا ہوتی تھی۔ اس کے بعد گاڑیون کا ڈیپارٹمنٹ تھا اور یہان مشینین برقی قوت سے کام کرتی ہوئی دکھائی گئی تھین۔ اور اس صیغہ کے متعلق جسقدر آلات و اوزار تھے وہ سب یہی اسی کے ساتھ بڑی خوبصورتی سے آویزان تھے۔ دیوار مین برقی روشنی تھی اور برقی قوت سے پنکھے چل رہے تھے۔ ہال کے دوسری جانب لوکوڈیپارٹمنٹ کو دیکھکر سخت حیرت ہوتی تھی۔ بیچ مین ایک انجن کا سر رکھا ہوا تھا۔ اور اسکے اردگرد کل آلات و اوزار جو انجن سازی سے متعلق ہین اپنے اپنے مقام پر آویزان تھے اُسکے بعد ٹیلیگراف ڈیپارٹمنٹ تھا۔ یہان میزون پر تار برقی کے اوزار اور بیٹریان رکھی ہوئی تھین اور ایک میز سے دوسری میز تک ٹیلیفون لگا ہوا تھا۔ ٹرانک ڈیپارٹمنٹ مین ٹکٹ ٹیوب۔ اور تاریخ والی مشین میز پر رکھی ہوئی تھین اور زمین پر روپیہ رکھنے کا صندوق آہنی اور وزن کرنیوالی مشین رکھی تھی۔ دیوار مین ایک مقام پر ایک نقشہ آویزان تھا جسمین ہندوستان کی تمام ریلون کی شاخین دکھائی گئی تھین اور ہر ریل کی سڑک جداگانہ رنگ سے دکھائی گئی تھی۔ اسی کے پاس چار ڈبا لین مختلف اوزارون۔ گاڑی کی کھچیون۔ سیٹون اور فاگ سگنل سے بنائی گئی تھین ہندوستان مین کسی مقام پر شاہزادہ عالم نے اس خاص قسم کی آرایش نہین ملاحظہ فرمائی تھی جسکے لیے مسٹر لوپ ٹرانک سپرنٹنڈنٹ اودھ روہیلکھنڈ ریلوے اور اُنکے اسسٹنٹ و دیگر افسرون کی جنھون نے اس کام مین مدد دی پوری تعریف نہین ہو سکتی۔

میونسپل ایڈرس

آنریبل راے سر رام بہادر وائیس پریسیڈنٹ میونسپل بورڈ لکھنو نے حسب ذیل اڈرس پڑھا۔ باشندگان لکھنو کی جانب سے ہم حضور والا اور شاہزادہ بیگم و یلز کا صدق

دل سے خیر مقدم عرض کرتے ہین اور حضور والا اور شاہزادہ بیگم ویلز کی یہان تشریف آوری سے جو اس شہر کی عزت ہوئی ہی۔ شکرگزاری کے ساتھہ اسکا اعتراف کرتے ہین۔ ہم یہ جانتے ہین کہ اس وسیع سلطنت ہندوستان مین حضور والا کا دورہ فرمانا کتنی بڑی ذمہ داری کا کام ہی۔ اور ہم اس بات سے بھی واقف ہین کہ اس تھوڑی سی مدت مین کسقدر بیشمار کام حضور کیواسطے ہین۔ باوجود اسکے حضور کی یہان تشریف آوری سے ہم سمجھتے ہین کہ ہماری بہت بڑی عزت افزائی ہوئی۔ اس زمانہ سے جب شاہان اودھ نے منجملہ دیگر خطابات کے شاہان انگلستان کے چھوٹے بھائی ہونیکا لقب پسند فرمایا اور شاہان انگلستان کی ذاتی خط وکتابت اور دوستی کا اعزاز حاصل کیا لکھنؤ کو سلطنت انگلشیہ کے ساتھہ اپنی ذاتی خیرخواہی اور فرمانبرداری کا برابر فخر حاصل رہا ہی۔ ہمکو حضور ملک معظم شاہ ایڈورڈ ہفتم کی ۱۸۷۵-۷۶ء مین جب وہ بطور شاہزادہ ویلز ہندوستان مین تشریف لائے تھے خیر مقدم کرنے کی عزت حاصل ہوئی تھی اور ہم نہایت ادب سے حضور سے اس امر کے مستدعی ہین کہ حضور والا ملک معظم کو ہماری طرف سے انکی باعظمت وشان حکمرانی اور سلطنت کے لیے مبارکباد دین اور ہماری بیشمار وفاداری اور خیرخواہی کا جو ہمین انکے تخت اور انکی ذات کے ساتھہ ہی اظہار فرمادین۔ آخر مین ہم حضور والا اور شاہزادہ بیگم سے بخدمتین اس ایڈرس کے پیش کرنے کی اجازت چاہتے ہین۔

دستخط۔ اے۔ ایل۔ سانڈرس۔ چیرمین میونسپل بورڈ

دستخط۔ سر رام۔ رائے بہادر۔ وائس چیرمین۔ ""

منجانب ممبران میونسپل بورڈ

لکھنؤ۔ ۲۶ دسمبر ۱۹۰۵ء

اڈرس سفید ساٹن پر چھپا ہوا تھا اور اُسکے گرد خوشنما کار چوبی بیل بنی تھی ۔ کاسکٹ کے ایک جانب شاہی کوٹ آف آرم اور شاہزادے کا کرسٹ سونیکا اُبھرا ہوا بنا تھا اور دوسری جانب شاہان اودہ کا کوٹ آف آرم اور شاہزادے کا کرسٹ تھا۔ کاسکٹ کے ہینڈل چاندی کے تھے اور انپر بھی شاہان اودہ کا کوٹ آف آرم بنا تھا۔ سامنے کیجانب چتر منزل اور ریلی گارد کے پھاٹک کا نقشہ تھا اور پشت پر امام باڑہ اور جمیعہ مسجد کا نقشہ تھا۔ کاسکٹ کے دونون پہلوؤن مین بڑے اور چھوٹے شیر سونیکے بنے تھے۔ جو انگلستان اور ہندوستان کو ظاہر کر رہے تھے ۔

شاہزادے کا جواب

شاہزادہ ویلز نے حسب ذیل جواب مین ارشاد فرمایا۔

جنٹلمین ۔

شاہزادہ بیگم ویلز اور مین ان محبت امیز الفاظ کا جو اپنے اڈرس مین تحریر فرمائے ہین نہایت مشکور ہون دراصل اس وسیع سلطنت ہندوستان کا دورہ کرنا بہت بڑی ذمہ داری کا کام ہی۔ جن بہت سے مقامات کو ہم دیکھنا چاہتے تھے وقت کی کمی کیوجہ سے ہم انھین نہین دیکھ سکتے لیکن آپ کے مشہور اور دلچسپ شہر کو ہمنے اپنے پروگرام مین شامل کرلیا تھا لکھنؤ کا نام ہمارے وطن مین بھی ہمین بہت عزیز ہی۔ کیونکہ یہ ہماری تاریخ کا جسپر ہمین ناز ہی ایک جزو ہی ۔ اور ہمارے اس فخر و ناز کے خیالات مین وہ جری اور بہادر لوگ بھی حصہ لے سکتے ہین جنسے مین امید کرتا ہون کہ آج سہ پہر کو تر ریذنسی مین ملونگا۔ ہم مین سے کوئی شخص اُس مشہور واقعہ کو نہین بھول سکتا جسکی یاد ہمیشہ تازہ رکھنے کے لیے۔ لارڈ نارتھبروک نے ایک مانومنٹ ان ہندوستانی بہادرون کی یادگار مین تعمیر کرایا ہی جو ہمارے واسطے لڑتے تھے۔ مجھسے یہ کہا گیا ہی اور مجھے اسبات کا یقین ہی کہ باشندگان اودہ کے وہی خیالات آج بھی ہین

جو اسوقت ان ہندوستانیون کے تھے - ہمین امید ہو کہ ہمارے لکھنؤ کے قیام کا زمانہ یہان کے تاریخی مقامات دیکھنے اور یہان کے تعلقدارون سے ملنے مین بہت لطف سے بسر ہوگا - ہم آپ کے دوستانہ خیر مقدم کا شکریہ ادا کرتے ہین اور ہم چاہتے ہین کہ باغ ہندوستان کے دارالسلطنت کو وہ سرسبزی حاصل ہو جو ممکن ہو -

اسکے بعد مسٹر سانڈرس ڈپٹی کمشنر لکھنؤ و پریسیڈنٹ میونسپل بورڈ نے ممبران میونسپل بورڈ کو شاہزادے کے حضور مین پیش کیا -

ممبران میونسپل بورڈ کے پیش ہونے کے بعد مسٹر پوپ ٹرافک سپرنٹنڈنٹ اودھ روہیلکھنڈ ریلوے پیش کیے گیے جنھون نے اسٹیشن ہال کی لاثانی آرائش کو بالتفصیل شاہزادے کے حضور مین بیان کیا - اور جنھین شاہزادے نے بڑی دلچسپی سے ملاحظہ فرمایا -

اسکے بعد شاہزادہ عالم اور شہزادہ بیگم گاڑیون پر سوار ہو کر گورنمنٹ ہاوس کو روانہ ہوے سواری کے ساتھ رائل ہوراگون اول - رسالہ پرنس آف ویلز ہشتم رائل توپخانہ کی باٹری کا اسکورٹ تھا اور راستہ پر دورویہ فوج صف بستہ تھی اور فوج کی صف کے پیچھے خلقت کا اژدہام تھا - اور جابجا تماشائیون شہر اور مفصل کے رئیسون - اسکول کے لڑکون اور دیگر لوگون کیواسطے اسٹنڈ تیار کیے گیے تھے - میونسپل پھاٹک سے گزر کر دورویہ انکا سلسلہ گورنمنٹ ہاوس تک چلا گیا تھا اور جس اسٹنڈ کے سامنے سے سواری گزرتی تھی وہان کے لوگ تعظیماً کھڑے ہو جاتے تھے - اور نعرہ ہاے خوشی بلند کرتے تھے اسکول کے لڑکون کے ہاتھون مین چھوٹی چھوٹی خوشرنگ جھنڈیان تھین اور اُنکے نعرون اور اُسکے بازگشت آواز کی گونج کا سلسلہ اسوقت تک قائم رہتا تھا جبتک کہ سواری وہان سے گزر کر نظرون سے غائب نہین ہو جاتی تھی اسٹیشن روڈ پر ایک مکان کے پھاٹکون پر محرابی دروازے بنائے گیے تھے

جنپر اشعار مین کیتبے لکھے ہوے تھے - امین سے ایک پھاٹک کی محراب مین زر یدفسنی لکھنؤ کا ایک بڑا فوٹو گراف آویزان تھا اور اسکے نیچے اشعار لکھے تھے جنکا ترجمہ حسب ذیل ہے -

یہ وہ مقام ہے جہان کہ وفادار اور سچے دلون نے اپنا بہترین خون تیرے واسطے بہایا - اور وہی مثل ایک خیر خواہ کے سچے دل سے لکھنؤ مین تیرا خیر مقدم کرتے ہین -

دوسرے پھاٹک پر جو اشعار تھے اُنکا ترجمہ حسب ذیل ہے -

علاوہ باشندگان برطانیہ کے ہم لوگ جو عیسائی مسلمان اور ہندو ہین سب ایک دل سے اور ایک حالت مین تیرا خیر مقدم کرتے ہین -

اکسفورڈ شائر رجمنٹ اول - پنجابی رجمنٹ نمبر ۹۲ - ڈرہم رجمنٹ اول - جاٹ رجمنٹ نمبر ۱ - اور ایسٹ سرے رجمنٹ نمبر ۲ - افواج کے جوان سڑکون پر صف بستہ تھے - اور شاہی توپخانہ نمبر ۹ - جسنے شاہزادے کے ٹرین پہونچنے پر سلامی سر کی تھی - اسٹیشن کی سلامی ختم کرنے کے بعد گورنمنٹ ہاوس کے قریب بڑہ ایا تھا اور شاہزادے کے گورنمنٹ ہاوس مین داخل ہونے پر دوسری سلامی سر کی - حاضری کے بعد مزاج پرسی کی رسم ادا ہوئی - اور دو پہر کو شاہزادے نے ہز ہائنس نوابصاحب رامپور - اور ہز ہائنس راجہ صاحب ٹہری سے باضابطہ ملاقات کی -

لکھنؤ کا سب سے یادگار واقعہ جدید مڈیکل کالج کے سنگ بنیاد نصب کرنے کی دلچسپ تقریب تھی جو ممالک متحدہ کی پبلک فیاضی سے شاہی رود کے اعزاز مین تعمیر کیا جائیگا - زمانہ حال کی کسی تحریک اور تجویز مین ایسی سرگرمی اور جوش و خروش نہین دیکھا گیا جیسا اس تجویز کے متعلق مشاہدہ مین آیا جو راجہ محمد تصدق رسول خانصاحب سی - ایس - آئی - رئیس جہانگیر اباد نے شاہزادہ عالم کے ورود لکھنؤ کی یادگار مین ایک میڈیکل کالج کی تعمیر کی

نسبت کی تھی تجویز پیش ہونے سے چھ ہفتہ کے اندر بارہ لاکھ روپیہ کا فراہم ہو جانا کوئی معمولی بات نہیں ہے۔

مڈیکل کالج لکھنؤ

یکم جولائی ۱۹۰۵ء کو تعلقداران اودھ کے ایک جلسہ مین جو ہز رائل ہائینس پرنس و پرنسس آف ویلز کے خیر مقدم کے انتظامات پر غور کرنے کے لیے منعقد ہوا تھا۔ راجہ تصدق رسول خان سی ایس آئی جہانگیرآباد نے صلاح دی۔ کہ قریب الوقوع شاہی ورود کے یادگار مین ایک مڈیکل کالج قائم کیا جائے اسکے دو دن کے بعد مہاراجہ سر پرتاب نراین سنگھ کے سی۔ آئی۔ ای۔ اجودھیا لالف پریسیڈنٹ انجمن تعلقداران کی ایک چٹھی پائنیر مین شائع ہوئی اور اسی نے کارروائی شروع کردی۔ پائنیر نے اس تحریک کی قوی تائید کی اور مہاراجہ کی اپیل عام طور سے پسند کی گئی۔

۲۰۔ اکتوبر کو ایک ڈیپوٹیشن بسرکردگی مہاراجہ سر پرتاب نراین سنگھ کے سی۔ آئی۔ ای۔ اجودھیا ہز آنر لفٹنٹ گورنر بہادر کی خدمت مین حاضر ہو کر مستدعی ہوا۔ کہ اگر پبلک چندہ سے اخراجات تعمیر کی سبیل ہو جائے تو گورنمنٹ کالج مذکور الصدر کے قائم رکھنے کے اخراجات کی متحمل ہو جائے۔ اسکے جواب مین ہز آنر نے یہ ارشاد فرمایا۔ کہ اگر واقعی آپ حضرات کو یہ تجویز بدل منظور ہے اور ہز رائل ہائینس کی تشریف آوری کی یادگار اس سے زیادہ عمدہ نہین ہو کر اور اس سے زیادہ کسی تجویز کو آپ مفید عام نہین خیال کرتے۔ تو آپ جائز طور سے مجھ سے خواستگار ہو سکتے ہین کہ مین اس کالج کے قائم رکھنے اور ترقی دینے کے لیے فنڈ مہیا کرون مگر یہ شرط ہے کہ آپ اسکی تعمیر کے اخراجات کے لیے چندہ جمع کرلین۔ اسکے بعد یہ

خواہش ظاہر کریں۔
چار لاکھ روپیہ کی ایک رقم کا اسی جگہ وعدہ ہو گیا جسمیں تین لاکھ روپیہ کا فیاضانہ عطیہ مہاراجہ بھگوتی پرشاد سنگھ بلرامپور اور پچیس ہزار کا عطیہ مہاراجہ سر پرتاب نراین سنگھ۔ کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ اجودھیا کا شامل تھا۔ ۱۷۔ نومبر کے ایک پبلک جلسہ میں ایک لاکھ روپیہ کا چندہ ہوا جسمیں انریبل راجہ علی محمد خان بہادر محمود آباد کا عطیہ پچاس ہزار روپیہ کا تھا۔
چنانچہ جسوقت ویر رائل ہائینس پرنس و پرنسس آف ویلز نے ہندوستان کی سرزمین پر قدم رکھا تو پانچ لاکھ روپیہ سے زائد چندہ کا وعدہ زیادہ تر بھاری قوم کے ذریعہ سے ہو چکا تھا۔
ہز رائل ہائینس پرنس آف ویلز کی تقریر بمبئی سب کے دلوں میں کھپ گئی اور ہر رائل ہائینس کی جانب سے جو بہت سے ہمدردی کے فیاضانہ افعال ظہور میں آئے انکے سبب سے ایسی گرمجوشی کا شعلہ بھڑک اٹھا جیسا اس صوبہ میں کبھی نہ پایا گیا ہوگا اس تحریک نے ایک وسیع تر اور زیادہ ہر دلعزیز صورت قبول کرلی یکم۔ دسمبر کو راجہ تصدق رسول خان سی۔ ایس۔ آئی جہانگیر آباد نے ہز رائل ہائینس پرنسس آف ویلز کے خاص یادگار میں کالج کی ایک زنانہ شاخ قائم کرنے کی غرض سے چالیس ہزار روپیہ کا مزید عطیہ پیش کیا یہ تجویز بھی نہایت ہی گرمجوشی کے ساتھ قبول کی گئی۔
۱۵۔ دسمبر کو یعنی ہز رائل ہائینس کے داخلہ ممالک متحدہ کے ایک روز پیشتر راجہ تصدق رسول خان جہانگیر آباد کے بھروسا دلانے کی وجہ سے مشترک فنڈ کی بابت دس لاکھ روپیہ تک فراہم ہو جانے کا یقین ہو گیا تھا۔ اسکے بعد سے برابر چندہ کا روپیہ اچھلتا رہا اور ہر طرح اس بات کی امید پائی جاتی ہو کہ بندرہ لاکھ سے کم نہ جمع ہو گا۔
اسقدر قلیل مدت کے اندر بخوشی خاطر اتنی بھاری رقم چندہ کا جمع ہو جانا ایک

عدیم النظیر امر ہی اور جس طریقہ سے آبادی کے تمام طبقون کے لوگون نے اس تجویز کی کامیابی مین شرکت کی یہ امر اور بھی زیادہ نمودار ہی۔ خودمختار روسائ ذی اثر مالکان آراضی۔ روحانی رہبرون اور پیشواون۔ کاروباری اشخاص اہل اخبارات۔ وکلا اور عام پیشہ ورون حتی کہ اطفال مدارس نے جان و دل سے اس تحریک کے لیئے کارروائی کی۔ اشخاص تارک الدنیا نے اپنے حجرون سے دعائین اور حوصلہ دہانی کے کلمات کہلا بھیجے۔ جیسا کہ ایڈریس مین بیان کیا گیا ہے برٹش حکومت کے ماتحت پہلے پہل باشندگان آگرہ و اودہ متحد قوم ہوے ہین۔

گورنمنٹ نے جو جگہ پیش کی ہی بلند اور کشادہ زمین کا ایک بڑا تختہ ہی جو قدیم قلعہ مچھی بھون سے حضرت مخدوم شاہ مینا کے مزار تک پھیلا چلا گیا ہی۔ ابتدا مین یہان گنجان آبادی تھی واقع تھا اور مثل وکٹوریہ پارک کے بلوہ ہندوستان کے بعد یہ مقام مکانات سے صاف کیا گیا۔ آسانی اور صحتوری کے اعتبار سے صوبہ بھر مین کوئی جگہہ اس جگہہ کا مقابلہ نہین کر سکتی اور یہ بات خاص طور پر موزون خیال کی جاتی ہی کہ مڈیکل کالج ذیر رائل ہائینس کے ورود کے یادگار مین جنھون نے باشندگان ہندوستان کی نسبت ایسی قومی محبت اور ہمدردی کا اظہار کیا ہی۔ اس دلچسپ رسنہ کے سلسلہ مین قائم ہو جو حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کے نام نامی سے جنکی ہمیشہ محبت اور تعظیم ہوتی آئی منسوب ہی۔ چند سال کے اندر ان سبزہ زارون مین جہان کھنڈر و کھنڈر واقع ہین شاہانہ عمارتین بلند ہو جائینگی اور ایک خوشنما عمارت اس شہر مین اور بڑھ جائے گی جو دریاے گومتی کے کنارے سدا بہار خوشنما سبزہ زارون مین واقع ہی اور کسی وقت اُن اقطاع ملک کا دارالسلطنت تھا جنمین زیادہ تر وہ اقطاع شامل تھے جو بالفعل ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کے نام سے معروف ہین۔ نہایت قابل اطمینان بات یہ ہے کہ ابھی اس معاملہ مین صوبہ جات

منجدہ کے فیاض طبع لوگون کی گرمجوشی کسی طرح کم نہین ہوئی اور چندہ کی بڑی بڑی
رقمین چلی آرہی ہین اور یقین اور وثوق کے ساتھ توقع کیجاتی ہو کہ آخر کار اس
چندہ کی تعداد پندرہ لاکھ تک پہنچ جائے گی۔

اس تجویز کے قابل اطمینان نتیجہ کا پہلا سبب تو یہ ہو کہ اس کالج کی ان صوبجات
میں بشدت ضرورت تھی اور لوگون نے اسی رفاہ اور کار خیر سمجھکر اسمین حصہ لیا لیکن
زیادہ تر اس تجویز کی کامیابی مسٹر ایس ایچ بٹلر۔ سی۔ ایس۔ سی آئی ای کی
قابلیت اور انکی انتہائی جانفشانی اور سرگرمی سے ہوئی ہو اور بلا خوف تردید یہ کہا
جا سکتا ہو کہ اس تقریب مین جو کچھ کامیابی ہوئی ہو وہ محض مسٹر بٹلر کی کوششون کا
نتیجہ تھا اور نیز اسوجہ سے تھا کہ اس تقریب کے انصرام کا تمامی انتظام اور اسکی
ذمہ داری صاحب موصوف نے اپنے سر لے لی تھی۔ اس رسم کے
دیکھنے کے لیئے تقریباً چار پانچہزار آدمی جمع ہوے تھے جسمین ایک ہزار کے
قریب طلبہ ہونگے جو صوبجات ہذا کے مختلف کالجون اور اسکولون سے آئے
تھے اس موقع کی آرائش قابل دید تھی ایک شاہی شامیانہ نصب تھا جسکی
چوبین چاندی کی تھین ڈیس پر طلائی کرسیان بچھائی گئی تھین شامیانہ مین زرنگار
پردے آویزان تھے ڈیس کو بڑی خوبصورتی کے ساتھ آراستہ کیا تھا اس ممتاز
مجمع مین علاوہ روسا و عمائد اور تعلقدارون کے لکھنؤ کے مجتہد اور مولوی
اور راجہ دھیا اور گڑھوال کے مہنت بھی موجود تھے کالون اسکول کے طلبا
گارڈ آف آنر ننگی تلوارین ہاتھ مین لیئے ڈیس کے عقب مین صف بستہ تھا۔
یہ لڑکے جنمین سے اکثر خود تعلقدار تھے اپنی دلکش وردیون مین بہت بھلے معلوم
ہوتے تھے انکی سفید پتلون نیلے کوٹ فیروزی پٹکے پر سنہری پیٹیان اور انکی
فیروزی پگڑیان اور اسمین سنہری کلغیان دیکھنے سے تعلق رکھتی ہین اسمین شبہہ
نہین ہو کہ اسوقت انکا اس بانکی سپاہانہ وضع مین ننگی تلوارین ہاتھ مین لیے ہوئے
باقاعدہ ساکت کھڑا ہونا دلپر ایک خاص قسم کا اثر ڈالتا تھا اور جن لوگون نے

تاجپوشی کے دربار مین جو دہلی مین ہوا تھا امپیریل کیڈٹ رسالہ کو ملاحظہ فرمایا ہے آنکی نظرون مین وہ سمان ضرور پھر گیا ہوگا۔ جو اُسوقت پیش نظر تھا۔

شاہی جماعت شاہ مینا مین ساڑھے تین بجے داخل ہوئی۔ ہز آنر لفٹنٹ گورنر اور سر جان اسٹینلی پریسیڈنٹ استقبالی کمیٹی نے شاہزادے کا استقبال کیا اسوقت قومی گیت بج رہا تھا۔ ہز آنر نے ممبران مفصلہ ذیل استقبالی کمیٹی کو شاہزادے کے حضور مین پیش کیا۔

آنریبل سر جان اسٹینلی۔ نایٹ۔ کے۔ سی۔ چیف جسٹس ہائی کورٹ الہ آباد پریسیڈنٹ۔

مسٹر راس اسکاٹ جوڈیشل کمشنر اودہ۔		ممبر
مسٹر ایس جانسن پریسیڈنٹ اپر انڈیا چیمبرس اف کامرس۔		"
مسٹر الیف۔ ای۔ جی لنگن بیرسٹر ایٹ لا۔		"
مہاراجہ بھگوتی پرشاد سنگھ۔	بلرامپور	"
مہاراجہ سر پرتاب نراین سنگھ کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ اجودھیا۔		"
نواب ممتاز الدولہ فیاض علیخان۔ سی۔ ایس۔ ای۔	بھاسو۔	"
راجہ محمد تصدق رسول خان۔ سی۔ ایس۔ ای	جہانگیر آباد	"
آنریبل راجہ علی محمد خان بہادر	محمود آباد	"
رانا شیو راج سنگھ۔	کھجور گانون	"
آنریبل نواب یوسف علیخان	چھتاری	"
راجہ اودت نراین سنگھ	راعنگر بھمیری	"
نواب مہدی حسین خان بہادر۔ عرف ابو صاحب۔		"
کنور سر ہرنام سنگھ اہلو والیہ۔ کے سی۔ آئی۔ ای۔		"

آنریبل رائے سری رام بہادر

آنریبل منشی مادھو لال

آنریبل پنڈت سندر لال رائے بہادر۔
منشی پراگ نراین بھارگو۔
کنور ریم بہادر شاہ
بابو گنگا پرشاد ورما۔

ممبران استقبالی کمیٹی کے پیش ہونے کے بعد ایک جلوس قائم ہوا۔ اور شاہزادہ عالم اور شاہزادہ بیگم اس جلوس کے ساتھ ڈلیس کیجانب تشریف لے گئے جہان پہونچنے پر ماسٹر وکٹر ٹیلر نے ایک خوشنما گلدستہ شاہزادہ بیگم کو نذر کیا اور جسوقت شاہزادۂ عالم اور شاہزادہ بیگم ڈلیس پر متمکن ہوگئے سر جان اسٹیلی نے اجازت لیکر حسب ذیل ایڈرس پڑھا۔

اڈریس

بحضور لامع النور شاہزادۂ عالم و عالمیان ہز رائل ہائنس جارج فریڈرک ارنسٹ البرٹ پرنس آف ویلز کے ۔جی ۔پی ۔سی ۔کے ۔ٹی ۔کے ۔پی ۔جی ۔سی ۔ایس ۔آئی ۔جی ۔سی ۔ایم ۔جی جی سی ۔آئی ۔ای ۔جی ۔سی ۔وی ۔او ۔آئی ۔ایس ۔او
حضور پرنور والا۔

عالی کے [illegible] کے لوگون کو اعلیٰحضرت ملک معظم قیصر ہند اور شاہی خاندان کے ساتھ اپنی وفاداری اور حسن ارادت کا افتخار حاصل ہے اور اعلیٰحضرت کی رعایا کے تمام طبقون اور گروہون کی خواہ وہ کسی مذہب و ملت کے ہون ایک بہت بڑی آرزو یہ تھی کہ حضور والا کی تشریف آوری کی یادگار قائم کیجائے یہ آرزو حضور والا کی ہمدردی کے شفقت آمیز کامون سے برابر بڑھتی گئی جو تمام ہندوستان مین حضور والا کے دورہ مین ظاہر ہوئے ہین ایک میڈیکل کالج کی ضرورت جو لوکل یونیورسٹی کے ساتھ وابستہ ہو۔ ایک عرصہ دراز سے محسوس ہورہی تھی۔
اعلیٰحضرت ملک معظم اور حضور والا نے اُن تحریکات مین جو طبی کامون کے لیے

ہوئی تھیں ہمیشہ اپنی گرمجوشانہ امداد و اعانت فرمائی ہے اور اس سے صوبجات
متحدہ آگرہ و اودھ (؟) اپنی سلطنت کے اور حصوں کی طرح ہم لوگوں کے دلوں پر بہت بڑا اثر پڑا
اور تمام لوگوں کو خیال ہوا۔ کہ میڈیکل کالج سے بڑھکر اس مبارک موقع کی اور
کوئی یادگار نہیں ہو سکتی ہے۔ اس تحریک کے عمل میں لائے جانے کی تجویز راجہ
تصدق رسول خان سی۔ ایس۔ آئی۔ جہانگیر آباد نے کی اور اسکو مہاراجہ
سر پرتاب نراین سنگھ کے سی۔ آئی۔ ای۔ راجہ دھیا اور دونوں صوبوں کے
اور روسا اور عمائد نے بڑی خوشی کے ساتھ اپنے ہاتھوں میں لیا۔ فہرست
چندہ میں مہاراجہ بھگوتی پرشاد سنگھ بلرامپور کا تین لاکھ روپیہ ایک معقول عطیہ ہے
راجہ صاحب تصدق رسول خان سی۔ ایس۔ آئی۔ اور آنریبل راجہ علی محمد خان
بہادر محمود آباد نے پچاس پچاس ہزار روپیہ عنایت کئے ہیں اسکے علاوہ ہمارے
کالجوں اور اسکولوں کے طلبہ نے اپنی جیب سے چندہ دئے ہیں جو کہ قابل
قدر ہیں ہمارے بعض سرگرم اور مستعد کام کرنے والوں میں اخبار نویس اور
قانونی پیشہ کے ممبر ہیں مہاراجہ بنارس نے پچاس ہزار اور راجہ بھرتپور نے
دس ہزار روپیہ سے مدد دی ہے یہ تحریک صوبہ کی تاریخ میں ایک نیا زمانہ قائم
کرے گی کیونکہ اول ہی مرتبہ آگرہ و اودھ کے دو صوبے ایک بڑے کام
میں متحد ہوئے ہیں اور حضور والا کی خیرخواہی اور احسانمندی نے ہم کو ایک
قوم بنا دیا ہے ۔

ہم گورنمنٹ کی مدد سے اس بات کی کوشش کرینگے کہ مشرق میں یہ
کالج نہایت عمدہ ہو اور ہماری تجویز کا یہ ایک جزو ہے کہ عورتوں کے لیے ایک شاخ
کالج کھولی جائے ہم بڑے ادب کے ساتھ مستدعی ہیں کہ یہ کالج حضور والا
کے نام نامی سے موسوم ہو اور جب زنانہ شاخ کالج مکمل ہو جائیگی تو
وہ حضور شہزادہ بیگم ویلز کے نام نامی سے موسوم ہوگی ۔
اب ہماری التجا ہے کہ حضور والا براہ الطاف خسروانہ اس کالج کا سنگ بنیاد

پتھر اپنے دست مبارک سے نصب فرماوین۔
سلاسکٹ جسمین ایڈریس پیش کیا گیا تھا ہاتھی دانت کا تھا جسپر نہایت عمدہ نقاشی
کا کام تھا۔ اسکے قبضہ اور قفل سونے کے تھے۔ یہ کاسکٹ دہلی کا بنا ہوا تھا۔
اور اہنوس کی ایک کشتی مین جسمین ہاتھی دانت کی پچی کاری کی ہوئی تھی رکھا تھا
جو خود یہ کشتی ہاتھی دانت کے چار ہاتھیون پر رکھی ہوئی تھی۔ گرنی سونے
کی اور لسبولی ہاتھی دانت کی بنی ہوئی تھی اور گرنی اسبولی مین جو ہاتھی دانت
لگا یا گیا تھا وہ اس ہاتھی کا تھا جو کسی زمانہ مین اودہ کے جنگلون مین تھا یہ
ہاتھی دانت رانی صورت کنور صاحبہ آگرہ نے پیش کیا تھا۔ گرنی اور لسبولی
ایک چاندی کی کشتی مین رکھی ہوئی تھی جسمین جھاڑی بوٹی کا کام تھا اور
تختی کی شکل کے قبضہ لگے ہوے تھے۔ اس کشتی کے بیچ مین مندرجہ ذیل قطعہ
تاریخ ثبت تھا۔

شفا کا اپنے بہر ترویجات لرادہ کیا خدا نے مسیح زمان کو آمادہ
پرنس جارج ڈالی بنا کالج طب حیات بخش ہو یہ یادگار شہزادہ
۱۹۰۵ء

شاہزادہ نے ایڈریس کا حسب ذیل جواب دیا۔
سر جان اسٹیلی و صاحبان۔
شاہزادہ بیگم ویلز اور اپنی جانب سے مین آپکے اس عنایت آمیز خیال کا
شکریہ ادا کرتا ہون جسکو آپنے اپنے ایڈریس مین ظاہر کیا ہی۔ ہم اس امر کے لیے
بھی مشکور ہین کہ ہمکو ایسے ایک تعلیم گاہ کے ساتھ متعلق ہونے کا موقع دیا ہو۔
جس سے ان صوبجات کی وسیع آبادی کی تندرستی اور خوشی وخرمی پر نمایان
اثر پڑیگا۔ ہمکو ان کاغذات سے جنکو ہم نے پڑھا ہی یہ بات معلوم ہوئی ہی۔
کہ بہت برسون سے ایک میڈیکل کالج کی ضرورت دلی تھی مجھکو اس خیال سے
بہت بڑی خوشی ہوئی ہی۔ اور مہاراجہ رامپور اور دیگر اصحاب کی رئیسانہ فیاضی

سکا شکریہ ادا کرنا چاہیے۔ جنکے نام نامی بڑی احسانمندی کے ساتھ آپ ہمیشہ
یاد رکھینگی جسکی وجہ سے یہ بڑی ضرورت پوری ہوجائے گی۔ ہم اپنے تئین
نہایت خوش قسمت خیال کرتے ہین کہ ہمارے اس سال کے ورود سے
اس بڑے اور مفید خیال کی تکمیل ہوگی کسلئے کہ مجھکو اپنے والدین سے آپکی آبادی
پرجوش دلچسپی اور گہری ہمدردی کا ترکہ ملا ہے۔ جو آنکو فن طبابت اور صحت تندرستی
کے پیشہ سے متعلق ہے۔ مین یقین کرتا ہون کہ اس مڈیکل کالج کے متعلق بہت سی
خاص باتین ہین۔ جنمین مین آپکو اور آپکے لفٹنٹ گورنر مسٹر جیمس لاٹش کو مبارکباد
دیتا ہون یہ تحریک بلا کسی ترغیب یا اشارہ کے خود بخود لوگون کی دلی خواہش کے
موافق ہوئی ہے۔ اور یہ ایک ایسی تحریک ہے جو نہایت مستحکم ہے اور جسمین اعلیٰ سے
ادنے۔ امیر سے غریب سرکاری اور غیر سرکاری سب لوگون نے شرکت کی ہے
مجھکو اس عمدہ سواد کے لیے بھی آپکو مبارکباد دینا چاہیے جو آپنے اس کالج کیواسطے
حاصل کیا ہے اور جو بلند صحت بخش مقام پر ہے۔ باایں ہمہ وجوہ آپکے شہر کے بالکل
متصل ہے۔ اور آخر مین مجھسے شہزادہ بیگم نے یہ خواہش کی ہے کہ مین آپکو اس خاص
تجویز کی نسبت مبارکباد دون جو عورتون کی تعلیم کے متعلق ہے اور جسکی نہایت
فیاضی سے راجہ تصدق رسول خان نے ابتدا کی ہے۔ اور جسکے لیے انکا
شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ اگر مڈیکل کالج تیار ہوا جیسا کہ مجھے امید ہے کہ تیار
ہوجائے گا تو مشرق مین نہایت عمدہ کالج ہوگا اور اس سے اس تحریک
بہت بڑی تقویت ملے گی۔ جو لیڈی ڈفرن کے نام نامی سے ہمیشہ مشہور رہیگی
مین اس کالج کے سنگ بنیاد نصب کرنے سے نہایت خوش ہون۔ اور
ہمکو اس بات کا فخر ہے کہ ہمارے نام اس تعلیم گاہ اور اسکی شاخ کالج زنانہ
کے ساتھ ہمیشہ وابستہ رہینگے۔

ایڈرس کا جواب دینے کے بعد شاہزادہ عالم اور شہزادہ بیگم ڈایس سے نیچے اترے
اور اس مقام پر تشریف لے گئے جہان سنگ بنیاد نصب ہونیوالا تھا۔

کمیٹی کے پریسیڈنٹ نے شاہزادے کے حضور مین ایک کرنی اور بسولی جو سونے اور ہاتھی دانت کی تھی پیش کی اور جس سے شاہزادے نے سنگ بنیاد نصب کیا اور یہ فرمایا۔ کہ مین اعلان کرتا ہون کہ یہ پتھر عمدہ طور سے نصب ہوا ہی سنگ بنیاد نصب کرنے کے بعد شاہزادہ عالم نے طلبا و کالون اسکول سے گارڈ آف آنر کو ملاحظہ کیا۔ اسکے بعد پھر جلوس قائم ہوا اور شاہزادہ عالم مع شاہزادہ بیگم و دیگر ہمراہیان کے رزیڈنسی تشریف لے گئے۔ شاہزادے کی گاڑی اُس مقام تک گئی جہان ڈیوک آف کارنوالس لائٹ انفنٹری کی یادگار بنی ہوئی ہی اُسی مقام پر جنرل سر لاک لیٹ کمانڈنگ لکھنؤ ڈویزن اور مسٹر ڈیوس کمشنر لکھنؤ نے شاہزادے کا استقبال کیا۔ اس یادگار کے ہر دو جانب غدر کے بہادر لوگ جمع تھے۔ داہنے جانب وہ لوگ جو رزیڈنسی مین محصور رہ چکے ہین اور بائین جانب جنھون نے ایام غدر مین ہندوستان کے کسی نہ کسی مقام پر خدمات بجالائے۔ سڑک کے اُس پار انھین بہادر لوگون کے خاندان کے لوگ تھے۔ انھین پندرہ وہ تھے جو خود محصور رہ چکے ہین اور سترہ اور لوگ تھے جنھون نے ایام غدر مین کام کیا ہی انکے ساتھ چند عورتین بھی تھین جنمین سے چار یوروپین اور دو ہندوستانی تھین۔ انھین سے زیادہ تر لوگ بہت بڈھے تھے اور اکثر انھین سے تین تین چار چار تمغے پہنے ہوے تھے۔ چند لوگ جو ان سے عمر مین کم تھے اور زیادہ بڈھے نہ تھے۔ وہ منجملہ ان مارٹنیر کالج کے طالبعلمون کے تھے جو محاصرہ کیوقت کالج مین پڑھتے تھے۔ شاہزادہ عالم اور شاہزادہ بیگم نے ان سب سے ہاتھ ملایا ہر ایک سے بعنایت پیش آئے اور انکا حال دریافت کیا۔ بڈھے سپاہی۔ شہزادہ عالم اور شہزادہ بیگم کے اس خلوص کے برتاو سے بہت ہی خوش ہوے اور شہزادے نے یہ خواہش ظاہر کی کہ ان سپاہیون کے دستخط حاصل کرکے انکے سامنے پیش کئے جائین ان سپاہیون سے ملنے کے بعد شاہزادہ عالم مع ہمراہیان بائیلی گارد کیطرف بڑھے اور کرنل بائنم جو اسوقت کے محاصرہ مین شریک تھے اور جو تین مرتبہ زخمی ہوے تھے انھون نے کل حالات اُس زمانہ کے

بالتفصیل بیان کیے۔ اسکے بعد شاہزادہ عالم مع ہمراہیان ایک خیمہ مین تشریف لے گئے اور وہان چا نوش فرمائی جسکا انتظام منجانب کمشنر قسمت لکھنؤ ہوا تھا۔ چا نوشی کے بعد شہزادے نے رزیڈنسی کے ہر مقام کو ملاحظہ فرمایا۔ اور اُن مقامات کو بھی دیکھا جہان ۱۸۵۷ء کے غدر مین انگریز محصور تھے اور نیز جن مقامات پر باغیون کا قبضہ تھا۔ اِن سب مقامات پر آسانی سے سمجھ مین آنے کے لیئے جھنڈیان لگا دی گئی تھین۔ شہزادے نے ہر مقام کے دیکھنے اور وہان کے حالات سننے مین بہت دلچسپی ظاہر فرمائی اور اُسکے متعلق کرنل بالہم سے بہت سے سوالات کیے۔ آخر مین اُس مقام پر آئے جہان قبرستان ہے اور یہان شہزادہ بیگم نے سر ہنری لارنس کے قبر پر پھول چڑھائے۔ یہان سے شہزادہ عالم مع ہمراہیان کے گورنمنٹ ہاوس تشریف لے گئے۔

دعوت تعلقداران صاحبان بمقام بارہ دری قیصر باغ

سات ہی بجے سے قیصر باغ مین تعلقدارون اور مہمانون کی آمد شروع ہو گئی۔ چونکہ اُتر کی سڑک خاص شہزادے کی سواری کیواسطے مخصوص کر دی گئی تھی اس لیے سب انگریز اور ہندوستانی مہمان دکھن کے پھاٹک سے جو امین آباد کی جانب ہے۔ داخل قیصر باغ ہوئے اور بارہ دری کے دکھن کے دروازہ پر اپنی گاڑیون سے اوترے لیکن شاہزادے کے ہمراہیان۔ ہز آنر لفٹننٹ گورنر اور اُنکے ہمراہیان اسی راستہ سے تشریف لائے جو شاہزادے کی سواری کیواسطے مخصوص تھا علاوہ انکے اُن تعلقدارون کو بھی اس راستہ سے جانے کی اجازت تھی جو شاہزادے کے استقبال کیواسطے گورنمنٹ ہاوس گئے تھے ساڑھے آٹھ بجے ایک ڈیپوٹیشن جسمین راجہ بھگوان بخش سنگھ صاحب تعلقدار امیٹھی۔ راجہ پرتاب بہادر سنگھ صاحب سی۔ آئی۔ ای تعلقدار پرتابگڈھ راجہ مہدی علیخان صاحب تعلقدار حسن پور۔ راجہ چند رچوڑ سنگھ صاحب تعلقدار جہانگیرآباد

راجہ سید شعبان علیخان صاحب بہادر تعلقدار سلیم پور۔ سید ابوجعفر صاحب تعلقدار پیرپور۔ وکنور درگا پرشاد صاحب تعلقدار سروں ٹڑا گانون تک ٹھہرے گورنمنٹ ہوس پر پہونچا اور شاہزادہ عالم کے ایڈیکانگ سے ملکر اور حضور ممدوح سے تعلقدارون کی دعوت قبول کرنے سے عزت افزائی کی استدعا کرکے قیصر باغ واپس آیا۔

ہز آنر لفٹننٹ گورنر بہادر اور انکے ہمراہیان مع شاہزادہ عالم کے اسٹاف کے لوگون کے ٹھیک ۹ بجے گورنمنٹ ہوس سے روانہ ہوکر قیصر باغ تشریف لائے اور بارہ دری کے اترکے پھاٹک پر شاہزادے کے منتظر کھڑے رہے ۹ بجکے بیس منٹ پر شہزادے کی سواری قیصر باغ مین پہونچی اور ہز آنر نے بارہ دری کے چبوترہ سے اترکر شاہزادیکا گاڑی تک استقبال کیا اور چبوترہ کے زینہ کے قریب دورویہ مفصلہ ذیل تعلقدار صاحبان کا ڈپیوٹیشن شاہزادہ عالم اور شاہزادہ بیگم کے استقبال کیواسطے صف بستہ تھا۔

(۱) مہاراجہ سر پرتاب نراین سنگھ کے سی۔ آئی۔ ای۔ اجودھیا۔ لائف پریسیڈنٹ انجمن ہند

(۲) راجہ محمد تصدق رسولخان سی۔ ایس۔ ای۔ جہانگیر آباد۔ وائس پریسیڈنٹ انجمن ہند۔

(۳) مہاراجہ بھگوتی پرشاد سنگھ۔ بلرامپور۔

(۴) امیر علی راجہ سید علی محمد خان۔ خان بہادر محمود آباد۔

(۵) رانا شیوراج سنگھ صاحب تعلقدار کھجور گانون۔

(۶) کنور سر ہرنام سنگھ اہلو والیہ۔ کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ آنریری لائف سکرٹری انجمن ہند۔

چبوترہ پر پہونچکر ہز آنر نے اہالیان ڈپیوٹیشن کو شاہزادے اور شاہزادہ بیگم کے حضور مین پیش کیا۔ بینڈ باجہ نے جو بارہ دری کے برج مین موجود تھا اسوقت

نیشنل انتھم بجانا شروع کیا تعلقدارون کے پیش ہونے کے بعد ایک جلوس قائم
کیا گیا اور اسی جلوس کے ساتھ شاہزادہ عالم اور شاہزادہ بیگم بارہ دری
اندر داخل ہوے ۔ جلوس مین آگے آگے شاہزادے کے اسٹاف کے لوگ
تھے اور انکے پیچھے ممبران ڈیپوٹیشن تھے لائف پریسیڈنٹ انجمن ہند ۔ ان
ڈیپوٹیشن کے بعد تھے اور جلوس مین دو دو شخص آگے پیچھے تھے جو ہین شاہزادے
نے بارہ دری کے اندر قدم رکھا سب حاضرین اپنی اپنی جگہہ پر تعظیماً کھڑے
ہوگئے اور جبتک شاہزادہ عالم اور شاہزادہ بیگم تخت پر رونق افروز
نہین ہوے سب بدستور کھڑے رہے ۔ لفٹنٹ گورنر نے شاہزادہ عالم
اور شاہزادہ بیگم کی تخت تک مشایعت کی اور جب شاہزادہ عالم اور شاہزادہ بیگم
تخت پر طلائی کرسیون پر بیٹھ گئے تو لفٹنٹ گورنر تخت کے پیچھے داہنی جانب
ایک چاندی کی کرسی پر بیٹھ گئے جو مخصوص انکے واسطے بچھائی گئی تھی
اسکے بعد انریبل مسٹر ونٹر چیف سکرٹری نے شاہزادے سے اجازت لیکر
سر مہاراجہ صاحب اجودھیا لائف پریسیڈنٹ انجمن ہند کو پیش کیا ۔ اسوقت
مہاراجہ صاحب بہادر موصوف اور کنور سر رام سنگھ صاحب لائف سکرٹری
تخت کے سامنے شاہزادے کے حضور مین ذرا آگے پیچھے کھڑے ہوے
اور صاحب لائف پریسیڈنٹ کی اجازت سے صاحب لائف سکرٹری
نے حسب ذیل ایڈریس انگریزی مین پڑھا جسکا ترجمہ حسب ذیل ہے ۔

ایڈریس

بحضور ہز رائل ہائی نس جارج فریڈرک ارنسٹ البرٹ
پرنس آف ویلز ۔ کے ۔ جی ۔ پی ۔ سی ۔ کے ۔ ٹی ۔ کے ۔ پی ۔ جی ۔
سی ۔ ایس ۔ آئی ۔ جی ۔ سی ۔ ایم ۔ جی ۔ جی ۔ سی ۔ آئی ۔ ای ۔ جی ۔
سی ۔ وی ۔ او ۔ آئی ۔ ایس ۔ او ۔ وہز رائل ہائی نس

گیھوڈ پرصیرتی اینس آف ویلزوی۔ اسے سی۔ آئی۔وغیرہ وغیرہ

صوبہ اودھ کے دار الحکومت مین حضور والا اور حضور شاہزادہ بیگم صاحبہ دام اقبالہا کی تشریف آوری پر ہم جان نثار تعلقداران اودہ نہایت ادب دلی جوش اور وفاداری کے ساتھ یور رائل ہائینس کا خیر مقدم عرض کرتے ہین ہم تہ دل سے اس امر کا شکریہ ادا کرنے کی اجازت چاہتے ہین کہ حضور والا اور شاہزادہ بیگم صاحبہ نے آج شب کو ہماری ناچیز دعوت قبول فرماکر ہماری عزت افزائی فرمائی اور اپنی یہان تشریف آوری سے اس مشہور ومعروف ہال کو رونق بخشی جہان تیس سال کا عرصہ ہوا ہمین حضور والا کے والد ماجد کی جو اب ہمارے شاہنشاہ معظم ہین خیر مقدم کرنے کی عزت بے اندازہ نصیب ہوئی تھی۔ حضور محتشم الیہ نے ہمکو مزید عنایت خسروانہ ایک اپنی تصویر عطا فرمائی تھی جو اس ہال کی زینت بخش ہی اور جس عطیہ سے ہمارے دلون مین ہمیشہ اس مبارک موقع اور تاریخی واقعہ کی فرحت بخش یاد تازہ رہتی ہی۔ یہ موقع ہمارے واسطے خاص خوشی کا ہی کیونکہ ہماری خوش قسمتی سے یہ پہلا مرتبہ ہی کہ حضور شاہزادہ بیگم صاحبہ ویلز دام اقبالہا نے اپنے قدوم میمنت لزوم سے اس ملک کو سرفراز فرمایا اور ہم خلوص دل اور جوش مسرت سے حضور ممدوحہ کا خیر مقدم عرض کرتے ہین حضور والا کی تشریف آوری مزید ثبوت اس امر کا ہی کہ ہمارے شہنشاہ معظم کو اپنی ہندوستانی رعایا کی بہبودی اور ترقی سے بیحد دلچسپی ہی ہم اس موقع پر یہ استدعا کرتے ہین کہ ہماری جانب سے حضور ملک معظم قیصر ہند دام ملکہ کی خدمت مین ہماری سچی فرمانبرداری اور جان نثاری کا حضور والا اظہار فرمادینگے۔صوبہ اودہ جو باغ ہندوستان کے نام سے ملقب ہی پچاس سال بیشتر شاہان اودہ کے زیر حکومت تھا جنکا تخت

اس عمارت مین بحاجیہ کا مختصر نمونہ کا سکٹ ہی جسمین ہمارا ایڈریس حضور والا کے روبرو پیش کیا جاتا ہی - اگرچہ بمقابلہ دیگر صوبجات کے ہمارے صوبہ کو برطانیہ اعظم کے زیر حکومت آئے ہوے بہت کم یعنے صرف پچاس برس کا زمانہ ہوا ہی تاہم اس تھوڑے عرصہ مین گورنمنٹ کے سایہ عاطفت مین اسنے ایسی معتدبہ ترقی کی ہی کہ ان صوبون سے جو عرصہ دراز سے زیر حکومت انگریزی ہین اخلاقی اور مالی ترقی مین کم نہین ہی جیسا کہ ترقی تعلیم و ترقی وسائل آمد و رفت و ترقی تجارت وصنعت و حرفت سے ظاہر ہی -

ہمارے حقوق اور اعزاز کو تسلیم اور برقرار رکھنا اور ہماری ریاستون کو ہمارے خاندان مین محفوظ رکھنے کی غرض سے خاص قوانین جاری کرنا منجملہ ان خاص کارروائیون کے ہین جو گورنمنٹ برطانیہ ہماری بہبودی کے واسطے عمل مین لائی ہی - ان کارروائیون نے ہمکو مرہون منت کرلیا ہی اور ہمارے رشتہ وفاداری وجان نثاری کو جو شہنشاہ معظم و دیگر ممبران خاندان شاہی کے ساتھ ہی زیادہ مضبوط و مستحکم کردیا ہی -

آخر مین ہماری دعا ہی کہ خداوند عالم حضور شاہنشاہ معظم و حضور والا و دیگر ممبران خاندان شاہی کو نعمتہاے عظمیٰ عطا کرے -

فدویان تعلقداران اودھ

۲۶ - دسمبر ۱۹۰۵ء

صاحب سکرٹری انجمن نے ایڈریس ختم کرکے صاحب لالف پریسیڈنٹ کے ہاتھ مین دیا اور صاحب موصوف نے شاہزادے کے حضور مین پیش کیا اور شاہزادے نے بکشادہ پیشانی اُسے قبول فرمایا اور حسب ذیل جواب ارشاد فرمایا

حضرات -

شاہزادہ بیگم ویلز اور مین آپ لوگون یعنی تعلقداران اودھ سے اس

بڑے ہال مین ملکر بہت خوش ہوا ہون جہان تیس ۳۰ سال کا عرصہ ہوا میرے والد ماجد یعنی ملک معظم آپ لوگون سے پہلے پہل ملے تھے۔ مین اُس عظمت و شان استقبال و خیر مقدم کا جواب نے اس اودھ کے تاریخی دارالسلطنت مین ہمارا کیا ہی۔ ایکا شکریہ ادا کرتا ہون اور مجھے یہ سُنکر بڑی مسرت ہوئی ہی کہ تاج انگلشیہ کے تعلق نے آپکو سرسبزی خوشی اور طمانیت بخشی ہی۔ آپکا صدق دلی سے یہ بیان کہ گورنمنٹ انگریزی نے آپکے حقوق اور مراعات کا بخوبی لحاظ و پاس رکھا ہی بہت ہی خوشگوار اور خوش آیند ہے آپکے حقوق اور مراعات کا دارومدار حضور ملک معظم کے ساتھ آپکی اطاعت اور خیر خواہی پر ہی اور آپکی اس پرجوشانہ اطاعت و خیرخواہی و عقیدت کے اظہار کی اطلاع حضور ملک معظم کی خدمت مین بلا توقف کیجاے گی۔ شاہزادہ بیگم کو اور مجھے اودھ کی روزافزون اخلاقی اور مادی ترقی کا حال سُنکر بہت خوشی ہوئی ہی۔ جن خوش آیند اور اُمید دلانیوالے امور کا آپ نے اپنے ایڈریس مین ذکر کیا ہی وہ اسوجہ سے ہین کہ باوجود آپ کی حالت اور حقوق قائم اور محفوظ ہونے کے آپ عاقلانہ طرز سے زمانہ کی رفتار پر ہین مجھے امید ہی کہ آپ کے جانشین اسی عاقلانہ حکمت عملی پر کاربند رہینگے اور جب کبھی ہماری طرح ہمارے خاندان کے دوسرے ممبر خوش قسمتی سے ہندوستان کی سیاحت کو آئینگے تو وہ تعلقداران کو اُن لوگون کی طرح مطمئن اور خوش و خورم مہربان اور با اخلاق پائینگے جنکو آجکی رات ایڈریس کرنے کی مسرت مین حاصل کر رہا ہون۔ مین اس خولصبورت اور پرشان دعوت پر جو آپ نے ہمارے اعزاز مین کیا ہی آپ سب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہون۔ ہم تعلقداران اودھ اور انکی فیاضانہ ضیافت کو کبھی نہ بھولینگے۔

اسپیچ ختم ہوجانے کے بعد لائف پریسیڈنٹ انجمن نے تقریبًا دوسو تعلقدارون کو جو اسوقت موجود تھے شاہزادے کے حضور مین نام بنام پیش کیا جسوقت سب تعلقدار پیش ہوچکے تو سر مہاراجہ صاحب اجودھیا

لالف پریسیڈنٹ نے شاہزادہ عالم اور شاہزادہ بیگم کے حضور میں ہار پیش کیا۔ اور عطر و پان راجہ صاحب جہانگیر آباد۔ وائس پریسیڈنٹ انجمن نے پیش کیا۔ ہز آنر لفٹننٹ گورنر لیڈی لاٹوش و دیگر اعلےٰ افسران سرکاری کو مہاراجہ صاحب بلرامپور اور راجہ صاحب محمود آباد نے ہار پہنائے۔ اور راجہ پرتاب بہادر سنگھ سی آئی۔ ای پرتابگڈھ۔ و راجہ رامپال سنگھ سی۔ آئی۔ ای کوری سدھولی نے عطر و پان پیش کیا۔ شاہزادے کے اسٹاف کے لوگوں کو جو تخت کے بائیں جانب بیٹھے تھے۔ صاحب آنریری لالف سکرٹری انجمن جناب رانا شیو راج سنگھ کھجور گانون اور آنریبل رائے سری رام بہادر نے ہار پہنائے اور راجہ صاحب سلیم پور۔ اور راجہ صاحب جہانگیر پور نے عطر و پان تقسیم کیا۔

عطر و پان و ہار کی تقسیم کے بعد شاہزادہ عالم اور شاہزادہ بیگم مع ہز آنر لفٹنٹ گورنر و لیڈی لاٹوش و لالف پریسیڈنٹ انجمن ہند کی بارہ دری کے دکھن کے چبوترہ پر آتشبازی دیکھنے کے واسطے تشریف لے گئے جہاں بارہ دری کے نیچے ایک نہایت خوشنما کارچوبی شامیانہ نصب تھا اور اسکے نیچے ایک تخت پر دو نقرئی کرسیاں رکھی تھیں۔ شاہزادے کے تشریف لیجانے کے بعد انکے اسٹاف کے لوگ نیز دیگر خاص خاص مہمان اور بعض ذی تعلقدار صاحبان اس چبوترہ پر تشریف لیگئے جہاں شاہزادہ عالم آتشبازی ملاحظہ فرمانے کے لیے تشریف لے گئے تھے۔

مہاراجہ سر پرتاب نراین سنگھ کے سی۔ آئی۔ ای۔ اجودھیا۔
مہاراجہ بھگوتی پرشاد سنگھ۔ بلرامپور۔
آنریبل راجہ محمد علی محمد خان۔ خان بہادر۔ محمود آباد۔
راجہ محمد تصدق رسول خان سی۔ ایس۔ آئی۔ جہانگیر آباد۔
رانا شیو راج سنگھ کھجور گانون۔

راجہ رام پال سنگہ ۔ سی ۔ آئی ۔ ای ۔ کوری سدولی ۔
راجہ پرتاب بہادر سنگہ ۔ سی ۔ آئی ۔ ای ۔ پرتاب گڈھ ۔
سردار نرائن سنگہ ۔ رائے بریلی ۔
کنور سر ہرنام سنگہ اہلو والیہ کے ۔ سی ۔ ائی ۔ ای ۔
انریبل رائے سر رام بہادر ۔

علاوہ مذکور الصدر اصحاب کے سب تعلقدار و نیز انکے تمام اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھے رہے آتشبازی ملاخطہ فرمانے کے بعد دس بجکے بیس منٹ پر پھر ویسا ہی جلوس قائم ہوا جیسا کہ شاہزادے کی تشریف آوری کے وقت قائم ہوا تھا اور شاہزادہ عالم اور شاہزادہ بیگم اسی طرح جلوس کے ساتھہ بارہ دری کے زینہ تک تشریف لائے یہاں پہنچکر شاہزادے نے مہاراجہ صاحب اجودھیا لائف پریسیڈنٹ انجمن کا شکریہ ادا کیا اور کنور سر ہرنام سنگہ کے ۔ سی ۔ آئی ۔ ای ۔ سے چند باتیں کرکے اپنی گاڑی پر سوار ہوئے اور حضرت گنج ہوتے ہوئے گورنمنٹ ہوس کو واپس تشریف لے گئے ۔

چہار شنبہ ۵ دسمبر ۱۹۰۵ء

ہز رائل ہائنس نے ساڑھے گیارہ بجے گورنمنٹ ہوس مین پرنس سلیمان قدر مرزا محمد حسن علی بہادر ممبر سابق خاندان شاہی اودہ سے جنکے ہمراہ انکے فرزند بھی تھے ملاقات کی ۔ گیارہ بجے پینتیس منٹ پر ہز رائل ہائنس نے گورنمنٹ ہوس مین مندرجہ ذیل قائم مقامان تعلقداران اودہ سے ملاقات فرمائی ۔
مہاراجہ بھگوتی پرشاد سنگہ صاحب بلرامپور ۔
مہاراجہ سر پرتاب نرائن سنگہ صاحب کے ۔ سی ۔ ائی ۔ ای ۔ اجودھیا ۔
انریبل راجہ علی محمد خان صاحب بہادر محمود آباد ۔

رانا شیوراج سنگھ صاحب کھجور گانون۔

راجہ تصدق رسول خان صاحب سی۔ایس۔ائی۔جہانگیر آباد۔

راجہ رام پال سنگھ صاحب۔سی۔آئی۔ای۔کوری سدھولی۔

راجہ پرتاب بہادر سنگھ صاحب۔سی۔آئی۔ای۔تعلقہ پرتاب گڈھ۔

سردار نراین سنگھ صاحب ضلع رائے بریلی۔

کنور سر ہرنام سنگھ صاحب اہلووالیہ۔کے۔سی۔آئی۔ای۔

ملاقات بازدید نواب صاحب بہادر

ٹھیک بارہ بجے ہز ہائینس نواب صاحب کے چار اعلےٰ افسرونکا ڈیپوٹیشن گورنمنٹ ہوس مین شاہزادے استقبال کیواسطے حاضر ہوا اور ہز رائل ہائینس بارہ بجے بیس منٹ پر گورنمنٹ ہوس سے روانہ ہوے اور موتی محل کیجانب ہز ہائینس نواب صاحب رامپور کی بازدید کے لیے بسواری گاڑی تشریف لیگئے آپکی سواری حضرت گنج سے ہوتی ہوئی داہنی جانب کو مین روڈ کی طرف مڑکر صاحب ڈپٹی کمشنر کے بنگلہ کے باہر باہر بنک بنگال کے سامنے سے گزری پھر داہنی جانب چیمبرلین روڈ کی طرف مڑکر آگے بڑھی اور موتی محل مین ساڑھے بارہ بجے دنکے داخل ہوئی۔ ہز رائل ہائنس کے ہمراہ مسٹر وینر چیف سکرٹری گورنمنٹ صوبجات متحدہ اور آنکے اسٹاف کے لوگ تھے جسوقت سواری موتی محل مین ٹھہری ہز ہائینس نواب صاحب اور کمشنر قسمت روہیلکھنڈ نے گاڑی تک شہزادے کا استقبال کیا اور اس مقام تک لے گئے جہان شہزادے کی نشست کا انتظام کیا گیا تھا ہز ہائینس نواب صاحب کے داہنی جانب شہزادے کی کرسی تھی اور بائین جانب کمشنر روہیلکھنڈ اور ہز ہائینس کے اسٹاف کے لوگ تھے۔ شہزادے کے اسٹاف کے لوگ شہزادے کی داہنی جانب بیٹھے تھوڑی دیر گفتگو کے بعد کمشنر روہیلکھنڈ نے ہز ہائینس کے اسٹاف کے لوگون کو شہزادے کے حضور مین پیش کیا اُن سبھون نے ایک

ایک اشرفی نذر دکھائی جسے شہزادے نے چھو کر واپس کیا ملاقات ختم ہونے پر نواب صاحب نے شہزادے کے حضور مین عطر و پان پیش کیا - اور خود ہی سر والٹر لارنس چیف سکریٹری گورنمنٹ صوبجات متحدہ و کمشنر کو بھی پان عطر دیا اور ہز ہائنس نواب صاحب کے اسٹاف نے بقیہ افسران کو عطر و پان تقسیم کیا - اسکے بعد شہزادہ عالم بہمراہی ڈیپوٹیشن و رسالہ کے اسکورٹ کے گورنمنٹ ہوس تشریف لے گئے -

لنچ کے بعد رانی صاحبہ کھیری گڈھو - رانی صاحبہ تلولی اور رانی صاحبہ پرتاب گڈھو نے شاہزادہ بیگم سے پرائیوٹ ملاقات کی - مسز امیڈرسن ترجمان تھین - رانی صاحبہ پرتاب گڈھو اور رانی صاحبہ کھیری گڈھو انگریزی جانتی ہین اور ہندوستانی لیڈیون مین اچھے خیالات رکھتی ہین - رانی صاحبہ پرتاب گڈھ اپنے شوہر راجہ پرتاب بہادر سنگھ سی - ائی - ای کے ہمراہ تقریب تاجپوشی حضور ملک معظم کے موقع پر انگلستان تشریف لے گئی تھین اور وہان ملکہ الگزنڈرا سے قدمبوسی کی عزت انھین حاصل ہوئی تھی - رانی صاحبہ کھیری گڈھ ایک اعلی اور معزز نیپالی خاندان کی لیڈی ہین اور سرحد نیپال پر آپکی ریاست اور بہت بڑا جنگل ہے - خاندان تلولی اودھ کے مشہور خاندانون مین ایک ہے جو سلطنت انگلشیہ کا ہمیشہ خیرخواہ رہا ہے - اور رانی صاحبہ اپنی نیکی اور مذہبی خیالات کیوجہ سے مشہور ہین -

گارڈن پارٹی بمقام حسین آباد پارک

سہ پہر کے وقت حسین آباد پارک مین گارڈن پارٹی کا جلسہ یونائٹڈ سروس کلب اور محمد باغ کلب کے ممبرون کی جانب سے ہوا - گارڈن پارٹی مین بہت بڑا مجمع یوروپین لیڈیز و جنٹلمین - روسا و تعلقداران اودھ کا تھا -

شاہزادہ عالم اور شہزادہ بیگم گورنمنٹ ہوس سے تین بجے نیس جنٹ پر روانہ ہوئے اور حضرت گنج اور کلب روڈ سے چھتر منزل کے احاطہ مین ہوتے ہوئے ٹھنڈی سڑک اور حسین آباد کی سڑک سے گزر کر پارک مین ٹھیک چار بجے اس پھاٹک سے داخل ہوئے جو گھنٹہ گھر کے مقابل ہے۔ گاڑی سے اترتے پر پریسیڈنٹ اور ہردو کلب کے سربرآوردہ ممبرون نے استقبال کیا اور شامیانہ تک ہز رائل ہائینس کے ساتھ گئے۔ لکھنؤ والنٹیر رفیل برداران کا گارڈ اف آنر جسمین مارٹینر کالج کی کمپنیون کے بھی اسی آدمی شامل تھے۔ اس مقام کے قریب صف آرا تھا جہان شہزادہ عالم گاڑی سے اترے تھے لکھنؤ کی برٹش رجمنٹون کے مشترک بینڈ باجے بھی موجود تھے۔ گورنمنٹ ہوس سے پارک کے پھاٹک تک دورویہ فوج تعینات تھی اور طلبائے حسین آباد ہائی اسکول نے جو راستہ مین پڑتا ہی سڑک کے قریب نشیب مین نہایت خوبی سے جھنڈیون کی نمائش کی تھی۔ ایک گھنٹہ سے زیادہ شہزادہ عالم پارک مین رہے۔ یہان بھی بہت سے لوگ پیش کے گئے جسمین لکھنؤ کی رجمنٹون کے دیسی افسر بھی تھے اور جنکو کمانیرون نے پیش کیا تھا حسین آباد سے روانہ ہوکر پرنس اور پرنسس آف ویلز اسی راستہ سے گورنمنٹ ہوس تشریف لائے۔

سرکاری دعوت

شبکو چھتر منزل مین سرکاری دعوت ہوئی گورنمنٹ ہوس سے چھتر منزل تک اعلے درجہ کی روشنی تھی اور خصوصاً حضرت گنج مین بڑی بہار تھی چھتر منزل اور اردگرد جسقدر سرکاری عمارتین ہین ان سب پر چراغون کی روشنی تھی اور عجب دلکش سین تھا جو دیکھتے ہی سے تعلق رکھتا تھا تمام مہمان ساڑھے سات بجے کلب مین پہونچ گئے تھے۔ اور شہزادہ عالم آٹھ بجے کے بعد کلب مین پہونچے۔ ہز آنر لفٹننٹ گورنر نے شہزادے کا استقبال کیا جو فوراً کھانے کے کمرہ مین

تشریف لے گئے۔ تقریبًا اسّی مہمان اس دعوت مین تھے۔ اور یہ سب اعلےٰ سول و فوجی افسر تھے۔ ڈنر کے بعد شہزادہ عالم مع اسٹاف کے اس کمرہ مین تشریف لائے جہان لوگ پیش ہونیوالے تھے یہان ایک کثیر تعداد مہمانون کی جمع تھی جنھین ہز آنر نے شہزادے کے حضور مین پیش کرنے کے لیے بلایا تھا۔ بہت سے لوگ یہان پیش ہوے۔ اور شہزادے نے بخندہ پیشانی سب سے بات چیت کی۔ اس رسم کے ادا ہونے کے بعد شہزادے چھتر منزل کلب کے مختلف کمرون کی سیر کی اور پھر اپنی گاڑی پر سوار ہوکر گورنمنٹ ہوس تشریف لے گئے۔

لکھنو

پنجشنبہ - ۲۸ دسمبر ۱۹۰۵ء

حاضری کے بعد صبحکو شہزادہ عالم اور شاہزادہ بیگم نے ہز آنر سر جیمس لاٹوش اور انکے اسٹاف اور دیگر خاص افسرونکا شکریہ ادا کیا اور اکثر لوگون کو انکے عہدہ اور عزت کے لحاظ سے موزون تحائف عطا فرمائے علاوہ انکے مسٹر ہلٹن جو ایام غدر مین مارٹینیر کالج مین پڑہتے تھے۔ مسٹر ہاٹنگ انسپکٹر پولیس۔ مسٹر میکل ڈپٹی کلکٹر انعام محمد خان صاحب کوتوال لکھنو اور کنور رحیم بہادر شاہ صاحب کو جنھون نے نہایت محنت اور جانفشانی سے شاہ مینا کے میدان مین مڈیکل کالج کے سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب مین نہایت عمدگی سے انتظام کیا تھا تمغہ اور تحائف عطا فرمائے۔ کچھ دیر کے بعد شہزادہ عالم میجر جنرل سر لاک ایٹ کے ساتھ مہاراجہ صاحب بلرام پور کی موٹر گاڑی مین سوار ہوکر کنٹونمنٹ مین تشریف لیگئے اور رسالہ۔ ہوپ الفنٹس۔ اور گرینیٹ روڈ ہوتے ہوے قصر دلکشا کو گئے۔ اور وہان سے مارٹینیر مین تشریف لیگئے۔ راستہ۔ گرینیٹ روڈ کے پورٹ ہٹ میدان مین چیتا رسالہ صف بستہ تھا اسے ملاحظہ فرمایا۔ اور ایک بجکے چالیس منٹ پر چار باغ اسٹیشن سے بسواری الیکلا رخصت فرمائے کلکتہ ہوے۔ روانگی چونکہ پرایوٹ تھی اسلیئے صرف

چند خاص خاص لوگ یعنی ہز آنر سر جیمس لاٹوش لیڈی لاٹوش ۔ سر لاک
الیٹ اور لیڈی الیٹ موجود تھے جس وقت شاہی ٹرین روانہ ہوئی
اکیس صرف توپ کی سلامی ہوئی ۔

کلکتہ

جمعہ ۔ ۲۹ ۔ دسمبر ۱۹۰۵ء

کلکتہ مین پرنس و پرنسس آف ویلز کا خیر مقدم تہ دل سے کیا گیا ۔ پرنسپ
گھاٹ سے گورنمنٹ ہوس تک جیسا بھاری مجمع آج سہ پہر کو تھا کبھی یہان
نہین دیکھا گیا تھا ۔ یہ کیفیت دراصل شاہی مہمانون کے ورود سے پیدا ہوئی
کیونکہ اندازہ کیا گیا ہی کہ دو لاکھ سے زیادہ آدمیون کا مجمع تھا ۔ یا یہ کہئے کہ
کلکتہ اور ہوڑہ کی چوتھائی آبادی جمع ہوگئی ۔ خوش قسمتی سے کلکتہ کا کھلا میدان
اور وہ وسیع سڑکین جو شاہی سواری کے نکلنے کے لیے تجویز کی گئی تھین اسقدر
گنجایش رکھتی تھین کہ یہ سب لوگ اسمین جمع ہوے اور اسپر بھی انتظام کرنے
والون کی آمد و رفت کا راستہ قائم رہا ۔ ہندوستان کا کوئی شہر ایسا نہوگا جو
اتنے بھاری مجمع کو اپنی سڑکون پر اس فراغت کے ساتھ جگہ دے سکے اور
اسکے ساتھ انتظام کا بھی موقع رہنے دے کہ ایسی کوئی واردات نہ ہونے
پائے جسکا انتظامات کے متعلق کچھ لحاظ کیا جا سکے ۔ چنانچہ ایک مقام پر ہزارہا
آدمی جمع تھے اور یکبارگی حیت شہر کے ایک مقام سے دوسرے مقام کی
کیفیت دیکھنے کے لیے بڑھتے تھے اور اسپر بھی کوئی ناشدنی امر وقوع پذیر
نہین ہونے پایا گاڑیون وغیرہ کی آمد و رفت بھی بخوبی جاری رہی اور گو مقامات
عدن اور لال سڑک کے چوراہون پر دو ایک مرتبہ گاڑیان رک گئین لیکن
ایک چشم زدن مین پھر اپنے اپنے راستے چلی گئین اور جگہ خالی ہوگئی ۔ بھاری
مواقع پر جیب تراشی ہجوم خلائق زیادہ ہوتا ہو تو بڑی چہل پہل اور دلبستگی رہتی ہی ۔
اور حال کے موقع پر بھی ان باتون کی کمی نہ تھی لوگ وریر رائل ہائنسز کے خیر مقدم

کے لیے جمع ہوے تھے اور یہ کام انھون نے خوب انجام دیا۔ وقتاً فوقتاً لوگون کے نعرے بلند ہوتے تھے اور مختلف سڑکون پر جگہ جگہ جو لوگ جمع تھے جسوقت انکی آوازین بلند ہوتی تھین تو معلوم ہوتا تھا۔ کہ کس دلی محبت سے وہ خیر مقدم کر رہے ہین۔ یہ ایک ایسا دن تھا جب خیر خواہی کے اظہار کا موقع تھا اور کلکتہ نے اس بات کی عزت اچھی طرح حاصل کی کہ اپنے شاہی مہمانون کا دلی خیر مقدم کیا۔ تمام طبقہ کے لوگون مین بالکل ایک ہی قسم کا خیال پایا جاتا تھا۔ اور آپس مین سب متحد و متفق تھے اور پرنس اور پرنسس آف ویلز کا جسوقت گزر ہوا تو دیر رائل ہائینسز کی طبیعت پر اسکا اثر پیدا ہوا۔

عام طور پر اس بات کے بیان کرنے کے بعد کہ دیر رائل ہائینسز کا استقبال کیونکر کیا گیا اب یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ تفصیل کے ساتھ بیان کیا جاے کہ حسب ضابطہ خیر مقدم کیونکر ہوا اور دریاے ہگلی کے تاریخی گھاٹ سے گورنمنٹ ہوس کے تاریخی زینون تک جہان صدہا برس سے بڑے بڑے لوگ وارد ہوتے آئے شاہی سواری کیونکر پہونچی۔ شاہی ٹرین ہوڑہ کے اسٹیشن پر جسکی خوب ہی آرایش کی گئی تھی ساڑھے تین بجے پہونچی تھی اور یہان سرکاری حیثیت سے اول اول استقبال کیا گیا مسٹر والشر کمشنر قسمت بردوان۔ مسٹر فارسٹ مجسٹریٹ ہوڑہ مسٹر لیف۔ یل ہیلیڈے کمشنر پولیس مسٹر ڈگلس مسٹر ڈرنگ اور ایسٹ انڈیا ریلوے کے دوسرے افسر پلیٹ فارم پر دیر رائل ہائینسز کے استقبال کے لیے موجود تھے اسٹیشن سے گھاٹ تک جہان پورٹ کمشنر کا گھاٹ و الا اسٹیمر ہوڑہ شاہی جماعت کو دریا پار اتارنے کے لیے منتظر تھا۔ تھوڑا ہی فاصلہ ہے اور پرنس و پرنسس مع جماعت فوراً اسٹیمر پر سوار ہو گیے اسٹیمر ہوڑہ کا ساز و سامان ایسا درست کر دیا گیا تھا جو ایسے نامور مسافرون کو سوار کرنے کے شایان ہو سطحہ پر قرمزی رنگ کی مخمل کے تھان بچھے تھے۔ پام یعنی تاڑ کی قسم کے درخت فرن یعنی جھاڑیون کی قسم کے پودے اور سدابہار

پودون کے گملے بڑی کاریگری سے چنے گئے تھے اور پھولون کے پودون کی بھی کمی
نہ تھی۔ ہر پیڈل بکس پر چھجے نکلے ہوے تھے اور کنارون پر سنہری جھالر لٹکتی
تھی اور اسٹیمر پر جیلے اور سنہرے کام کے پردون وغیرہ سے زیبالیش کی گئی تھی
اور لوز پر پرنس آف ویلز کی کلغی کے پر بنائے گئے تھے۔ پرنس کے لیے نہایت
خوشنما نشستگاہ تیار کی گئی تھی اور اسٹیمر ہوڑہ پر راحت اور آرام اور تکلفات
کی کوئی بات اٹھا نہ رکھی گئی تھی۔ جہاز پر مسٹر ڈوعن والیس چیرمین صاحبان
پورٹ کمشنر کپتان بومنٹ پورٹ افسر اور کپتان برٹلی ڈپٹی کنسرویٹر پورٹ
سوار تھے اعلےحضرت کے جہازات ہیاسنیتھ و پرسیس نے تین تین توپون کی
سلامی سر کر کے روانگی کی خبر دی۔ انکا دھوان سفید رنگ کے بادلون کیطرح
دریا کے چڑھاو کیطرف بڑھ گیا کیونکہ اسی رخ کی ہوا آہستہ آہستہ چل رہی
اور جسوقت وہ دھوان دور ہوا تو جہاز ہوڑہ پرنس آف ویلز کے نشان کے
ساتھ دکھائی دینے لگا اور لوگون کو معلوم ہوا۔ کہ آجکے ٹھیک ۲ برس پیشتر نیلسن
نے جو راستہ اختیار کیا تھا اسی کی پیروی کرتے ہوے ہز رائل ہائنس بھی تشریف
لا رہے ہین دریا کنارے جسقدر اسٹیمر تھے سب کی نہایت آرائش اور زیبائش
کی گئی تھی اور بعض اسٹیمر یارڈ کے قریب بھی لنگر ڈالے تھے اور دریا کے درمیان
دو رویہ ہندوستانی کشتیان لنگر انداز تھین اور ان پر خوبصورت جھنڈیان لہراتی
تھین انھین کے درمیان سے ہوکر جہاز ہوڑہ نکل گیا۔ دریا پر دھوپ کے
پڑنے سے بڑا لطف معلوم ہوتا تھا ہوا۔ دھوئین اور گرد وغیرہ سے بالکل صاف
تھی جسکی وجہ سے دریاے ہگلی پر غروب آفتاب کی کیفیت قابل دید ہوتی ہے
اور مختلف قسم کے رنگون کا نظارہ یاد رکھنے کے قابل ہوتا ہے۔ جہاز ہوڑہ
گھاٹ کے کنارے چلتا ہوا پرنسپ گھاٹ پر ٹھہر گیا۔ پورٹ کمشنر کا ایک
اسٹیمر اسکے قریب اسطرح سے پانی اچھال رہا تھا جو مثل پرون کے دکھائی
دیتا تھا اور ایک دوسرے جہاز کے جہازیون نے خوشی کے نعرے بلند کیے

اُترنے کے مقام کی کیفیت بہت ہی دلکش تھی۔ پرنسپ گھاٹ ملبند سطح اور خشک کنارے پر واقع ہی کیونکہ دریاے ہگلی کے بائین جانب کا ساحل نو برابر ہی اور اسطور پر قدیم ستون دار تعمیر اور دریا کے کنارے کے مابین بہت جگھہ خالی رہتی ہی یہ جگھہ نشین ہشت پہلو یعنی مستولون سے بھری گئی تھی جنکا سلسلہ جھنڈیون کے ذریعہ سے اسٹیمرون تک قائم تھا اور قرمزی کپڑا راستہ کے لیے بچھا دیا گیا تھا جسکے کنارے ہرے بھرے پودون کے گملے چنے ہوئے تھے اسٹیج پر دو گارڈ آف آنرز والنٹیرون محافظ بندرگاہ اور راجپوتون کی تیرھوین رجمنٹ کے لوگون سے قائم کیے گیے تھے۔ اور دونون جانب دو ہزار تماشائیون کے بیٹھنے کی جگہین نکالی گئی تھین۔ گھاٹ کے شمال رخ ڈلیش پر ایک نقرئی چتر کے نیچے دو ملمع کی کرسیان بچھی تھین اور داہنی جانب پست پیرون پر خوشنما طلائی رنگ کا سکٹ جسمین کارپوریشن کا ایڈریس مبارکباد تھا اور مختلف رنگون کے موتیون کا مالا پرنسس کو نذر دینے کے لیے رکھا تھا مسٹر گوتھہ نے زینت اور آرائش کی جو تدبیر کی تھی اسکا سلسلہ پرنسپ گھاٹ ہی تک محدود نہ تھا بلکہ راستہ بھر مین چلا گیا تھا اور بہت ہی خوبی سے خیال کر کے قائم کیا گیا تھا ہر ہر ماسٹ پر پرنس آف ویلز کی کلغی کے پر اڑتے تھے اور اُنکے نیچے یونین جیاک اور ہیلین وغیرہ تھین۔ ایک مستول بڑا تو اُسکے پہلو مین ایک اس سے چھوٹا تھا اور یہ مستول زرد اور سرخ یا زرد اور نیلے یا تینون جداگانہ یا ایک ہی مین ملے ہوے رنگون کے اسٹیمرون سے ملادے گئے تھے بیشمار جھنڈیان اور اسٹیمر اور بیرقین طرح طرح کے رنگ دکھاتی تھین اور جسطرح ہندوستان کے شہرون مین سڑکون پر بے سلیقگی کے ساتھہ مختلف رنگ ایک جگہ جمع کر کے کیفیت خراب کر دی جاتی ہی۔ یہ بات نہین ہونے پاتی تھی۔ آہنی ستونون کی جگھہ ٹیلیگراف کے ستونون سے کام لیا گیا تھا اور اس طریقہ سے صدہا ہشت پہلو مستول یکبارگی بہم پہونچ گئے اور فوراً انپر کپڑا لپیٹ کر اُنکا رنگ چھپا دیا گیا۔

اور یہ کہا جا سکتا ہے کہ ایسی صفائی کے ساتھ اسطرح کی خوشنما زیبائش بہت کم دیکھی گئی ہوگی۔

پرنس کی تقریر

جسوقت جہاز ہوڑہ لنگر انداز ہوا سر اینڈریو فریزر لفٹنٹ گورنر بہادر بنگال مع سر فرانسس میکلین چیف جسٹس و بشپ کولمبیشن مسٹر و پولیٹکن سیکرٹری لفٹنٹ جنرل سر الفرڈ گسیلی کے جہاز پر آئے اور سر والٹر لارنس نے انکو پرنس اور پرنسس کی خدمت مین پیش کیا جیند منٹ کے بعد شاہی جماعت جہاز سے اتر کر خشکی پر آئی اور معمولی اعزاز کیا گیا۔ اسکے بعد پرنس نے گارڈ آف آنر کا ملاحظہ فرمایا اور ایک جماعت قائم ہوئی تاکہ ڈلیس تک شاہزادہ پہونچائے جائیں راستہ مین بہت سے لوگ پیش کئے گئے جنمین سے بعضون کے نام یہ ہین یعنی مہاراجہ دربھنگہ و بردوان وسونبرسا وگدھور۔ سر جوتندر موہن ٹیگور ججان ہائی کورٹ خاص خاص افسران گورنمنٹ بنگالہ ممبران لیجسلیٹو کونسل بنگالہ مسٹر اے۔ اے آپکار شریف کلکتہ مسٹر ڈی۔ ایم ہملٹن مسٹر کیبل مسٹر کرو یک شینک۔ اور مسٹر گرالیس۔ ماسٹر ٹریڈس السیوسی ایشن مہاراجہ کوچبہار اور بیرونی ملکون کے کانسل پیش کیے گیے۔ اسکے بعد شہر کی طرف سے خیر مقدم مسٹر جی۔ جی۔ ایچ۔ ایس۔ پریسیڈنٹ کارپوریشن اور بابو ملبیر مکرجی۔ وائس پریسیڈنٹ اور دوسرے ممبر ہیر رائل ہائنس کی خدمت مین پیش کیے گئے اور بعد اسکے ہیر رائل ہائنس کرسیون پر متمکن ہوے وائس چیرمین نے اڈریس پڑھا اور شاہزادہ عالم نے اسکا یہ جواب دیا۔

"جنٹلمین"

پرنسس آف ویلز کے لیے اور میری خاطر تم لوگون نے جو عالیشان منظر ابھی پیش کیا ہمارے استقبال کے لیے جو مجمع کثیر اسوقت فراہم ہے۔ اور

تمہارے ایڈریس مین، جو بہترین الفاظ استعمال ہوے ہین وہ ہمیشہ اس بھاری سلطنت اور اُسکے باشندون کے متعلق تجربہ حاصل کرنے کی باتون کے طور پر ہمکو یاد رہینگے۔ ہم دونون کو معلوم ہی کہ یہ نتیجہ اُس خیرخواہی کا ہی۔ جو کلکتہ کے باشندے ملک معظم اور شاہنشاہ کے متعلق رکھتے ہین اور ہمتو اپنی خوش نصیبی کی وجہ سے صرف اُسکے قبول کرنیوالے ہین تم لوگون نے اپنی وفاداری اور عقیدتمندی کا جو اظہار کیا ہی۔ اُسکا بیان کرتے وقت مین اس بات کی بھی کوشش کرونگا کہ جو منظر اسوقت میرے سامنے پیش ہی اُسکی حالت بھی ظاہر کیون اگر جیسا تم لوگون نے بیان کیا یہان کی کامیابی مین تمام ہندوستان شریک ہی تو ہمکو اُس اتحاد کے نتائج کی بابت جو برطانیہ اور ہندوستان کے مابین پایا جاتا ہی مبارکباد دینا چاہیے۔ دریاے ہگلی پر جو یہ عجیب و غریب شہر آباد ہو گیا ہی۔ اُسکے ہر باشندے کو جائز طور سے اسپر فخر و ناز ہو سکتا ہی۔ اور ہماری ہمجنس رعایا جو دیگر اطراف ہندوستان مین پائی جاتی ہی وہ کلکتہ کی موجودہ سرسبزی اور آیندہ ترقیون مین ایک ایسے اتحاد کی علامتین مشاہدہ کرے گی جو خدا کے فضل سے ہمیشہ قائم رہنے والا ہی اور یہ اتحاد مجھکو ہندوستان کے ہر مقام پر معلوم ہوتا ہی پرنسز کو اور مجھے بھی اس بات کی بڑی خوشی ہی کہ وہ میرے ساتھ ہندوستان مین آسکین اور اُنکی جانب سے مین آپکا دلی شکریہ اس خوشنما ہدیہ کی بابت ادا کرتا ہون جو کلکتہ نے اُنکے لیے پیش کیا ہی اور جسکو وہ ہمارے ورود شہر کلکتہ اور یہان کے باشندون کی الفت و مہربانی کی یادگار کے طور پر ہمیشہ محفوظ رکھین گی۔"

ہز رائل ہائنس کی تقریر کے ختم ہونے پر زور بزور سے خوشی کے نعرے بلند ہوے۔ اسکے بعد کارپوریشن کے چیرمین نے زیور یعنی موتیون کا مالا شاہزادی کی خدمت مین پیش کیا جنھون نے براہ نوازش اُسکو قبول فرمایا۔ اسپر پرنسیپ گھاٹ کے مراسم کا خاتمہ ہوا۔ اور یہ بنگالہ اور کلکتہ کا خیر مقدم تھا۔ اب یہ امر باقی رہا تھا

کہ شاہی جلوس گورنمنٹ ہوس مین پھونچ جائے اور سڑکون پر عوام الناس خیر مقدم کرین -

گورنمنٹ ہوس تک کا راستہ

گھاٹ کے قریب پرنسپ موریل کی چھت سے اس منظر کے دیکھنے کا جو بہت بڑا موقع تھا اس موقع سے نظر کرنے پر معلوم ہوتا تھا کہ جماعت شاہی کے فوجی احتشام مین خوشنمائی خواہ شان وشوکت کے اعتبار سے کسی بات کی کمی نہ تھی بدرقہ بہت زبردست تھا سوزار رجمنٹ نمبر ۱۵ جیتے تھے رسالہ کا ایک اسکواڈرن اور امپیریل کیڈٹ کورکے لوگ روانگی کے لیئے تیار کھڑے تھے نیپیر صاحب کی مورت کے قریب سڑک مڑگئی ہی اور الینبراکورس کے ادھر درختون کی آڑمین کھائی نہین دیتی ہی - اور اسکے سبب سے اندازہ کیا جاسکتا تھا کہ جلوس کا سلسلہ کسقدر طولانی ہی ہوزار رجمنٹ نمبر ۱۵ - کے سوار خوب ہی شان سے آگے بڑہے اور انکے عرب گھوڑے دیکھنے کے قابل تھے ایک اسکواڈرن جسمین سب گھوڑے سبز سے تھے بہت ہی نمودار تھا - امپیریل کیڈٹ کور مین چوبیس سوار تھے اور سر پرتاب سنگھ بحیثیت کرنل اسکے کمانیر اور ڈبلیو - اے واٹسن بحیثیت میجر اور ڈی ایچ کیمرن ایجیٹن کی حیثیت سے کمانیر تھے اور سب لوگ انکو دیکھکر بڑی تعریف کرتے تھے چنانچہ جب پہلے پہل دربار دہلی کے موقع پر وہ نکلے تھے تو انکی سفید وردیان جو سانپ کی طرح تیلی تھین اور مشکی گھوڑے اور سازوسامان کو دیکھکر تماشائیونکو تعجب ہوتا تھا - اور یہ چھوٹی سی گٹھیلی جماعت شاہی گاڑی کے آگے آگے تھی اسکے اور شاہی گاڑی کے درمیان اور کوئی فوج نہ تھی - کرنل برٹن متعلقہ سوزار رجمنٹ نمبر ۱۵ کل فوج کے کمانیر تھے کلکتہ والنیٹر رجمنٹ اور پالم کوٹہ کی لائٹ انفنٹری رجمنٹ کا گارد موریل کے آگے تعینات کیا گیا تھا - اور وہان سے گورنمنٹ ہوس تک مندرجۂ ذیل فوجی جماعتین بالترتیب صف آرا کی گئی تھین -

یعنی پالم کوٹہ لائٹ انفنٹری نمبر ۶۳ - راجپوت رجمنٹ نمبر ۱۳ لائٹ انفنٹری

رجمنٹ نمبر ۵ بنگال ناگپور مشرقی بنگال والیسٹ انڈیا ریلوے کے والنٹیر۔ کلکتہ والنٹیر رائفل بردارون کی دو بٹالینن۔ کاشی پور توپخانہ کے والنٹیر۔ ہائی لینڈ لائٹ انفنٹری۔ کنگزاون رجمنٹ اور ایک قلیل التعداد بحری کنٹنجنٹ۔ کنگزاون رجمنٹ کے کرنل گارڈ صاحب اس فوج کے کمانیر تھے۔ گو یہ فوجی جماعتین نہایت ہی شان وشوکت ظاہر کرتی تھیں لیکن ان ہزارہا دیسی تماشائیون کے مقابلہ مین جو میدان مین جمع تھے اور بعض مقامات پر ایک کے پیچھے سوسو آدمی پائے جاتے تھے اسکی کوئی ہستی اور حقیقت نہین معلوم ہوتی تھی یہ لوگ گنجان آبادی سے اگر پھٹ پڑے تھے۔ ایک بہت بھاری جماعت دریا پار ہوڑہ سے آئی تھی۔ اور دور دراز مضافات کے مقامات سے ریل اور سڑکون پر چلکر بیشمار لوگ شاہزادہ اور شاہزادی کے دیکھنے کو آئے تھے یہ مجمع نہ تھا بلکہ بڑے بڑے انبوہون کے لشکر تھے چورنگی سے نگاہ کرنے پر آدمیون کی کثرت دیکھکر حیرت ہوتی تھی اور آخری وقت تک دریا کنارے والی سڑک کی طرف سے لوگون کی آمد بند نہین ہوئی تھی۔ قلعہ فورٹ ولیم کے آگے آدمیون کے سمندر لہرین مار رہے تھے جنکی وجہ سے فوجی لینین اور پولیس کے دستے ٹوٹ ٹوٹ گئے جب جلوس آہستہ آہستہ جا رہا تھا۔ قلعہ کے جنوب سے آدمیون کا ایک مرتبہ ریلا ہوا اور اسوقت یہ معلوم ہوتا تھا۔ کہ راستہ بند ہو جائیگا کیونکہ ہر شخص اس بات کا مشتاق تھا۔ کہ شاہزادہ کو قریب سے دیکھے لیکن بعد کو بدرقہ نے قدم بڑہا کر سرپٹ دوڑنا شروع کیا مجمع پیچھے رہ گیا اور آناً فاناً تمام مجمع اسقدر جلد متفرق ہوگیا جسکی مثال مشرق کے سوا اور کہین دیکھنے مین نہین آسکتی۔ شاہی جلوس ایلنبرا کورس سے بڑھکر میدان کیطرف چلا اور وہان پہونچنے کے بعد بائین جانب مڑکر لال سڑک کے اس مقام پر آیا جہان لارڈ ڈفرن کی مورت چوراہون کا نشان بتانے کے لیے نصب ہے۔

اسوقت تک ہزارہا آدمیون نے شاہزادہ اور شاہزادی کو سلام کیا لیکن اسکے آگے بھی سڑک کے ہر جانب ہزارون آدمی جمع تھے جسکے ختم ہونے کے بعد اسکاچ چرچ

اور گورنمنٹ ہوس کا گنبد برابر دکھائی دیتا تھا اور بلندی پر شاہزادہ کا جھنڈا لہرا
رہا تھا - جانبین سے جھنڈیون اور بیرقون نے گویا سڑک پر سایہ کر لیا تھا کہین جھنڈے
برنگ نشان پھولون اور پتیون سے سنوارے ہوئے نظر آتے تھے اور مورتون پر
بیرقین لہراتی تھین ڈفرن رابرٹس اور لینسڈون کی مورتین ایک ایک کر کے
گزر گئین اور اسکے بعد ملکہ وکٹوریہ کی شبیہ جو ویسراے کی کوٹھی کے سامنے نصب ہے
آگئی - لال سڑک سے شاہی جماعت بڑی کامیابی سے نکل آئی - پبلک کے کھڑے
ہوتے اور بیٹھنے کی سب جگہین بھری ہوئی تھین یگلڈریون پر اور میدان کے قریب
جدھر جدھر آنے جانے کے راستے تھے اور جیسا گنجان مجمع پرنسپ گھاٹ پر تھا ویسا ہی
یہان بھی پایا جاتا تھا اور عین وقت پر پہونچ جانے کے لوگ اسقدر مشتاق تھے کہ دوپہر
بلکہ اسکے بیشتر سے آئے تھے اور چار گھنٹہ سے نہایت صبر کے ساتھ منتظر بیٹھے تھے
جلوس کے نکلنے پر زور زور سے خوشی اور تحسین کے نعرے بلند ہوے - اسکول
کے لڑکے خاص خاص مقامات پر شاہی سلامی دینے کے لیے جمع تھے -
آخر کار شاہی سواری اولڈ کورٹ ہوس والی سڑک کے قریب آئی یہان تاجرون
نے خوب زینت و آرائش کی تھی - اور تمام بڑے بڑے کارخانون کے آگے
جھنڈیان اور بیرقین وغیرہ لہراتی تھین ایک قدم جگہ بھی کسی مقام پر خالی نتھی
کوٹھون پر چھجون پر اور کھڑکیون پر لوگ جمع تھے اور گرمجوش تماشائیون نے
یہ مقامات کرایہ کر کے حاصل کئے تھے - شاہی جلوس بائین جانب مڑکر
گورنمنٹ ہوس مین داخل ہوا - اور وہ پبلک استقبال جسکی نظیر اور کبھی دیکھنے
مین نہین آئی اس طور سے ختم ہوا جسوقت یہ مجمع متفرق ہوا تو اسوقت معلوم
ہوا کہ کتنے آدمی جمع تھے - تمام میدان آدمیون سے بھر گیا اور چونکہ وہ بہت ہی
وسیع ہے تو اندازہ کرنا چاہیے - کہ کتنے ہزار آدمی جمع تھے - سڑکون پر آمدرفت
کی کثرت سے راستے بند تھے اور بعض فوجی جماعتون کو بھی تماشائیون کا ریلا
دیکھکر ٹھہر جانا پڑا لیکن اس موقع سے بڑھکر حلیم المزاج مجمع بہت کم دیکھنے مین

آیا ہوگا۔ جو ہر ہر جگہ کثرت سے موجود تھا کسی ناشدنی واقعہ کے گزرنے کی کوئی خبر ہتین سنی گئی اور عوام الناس کا یہ استقبال اپنی خیر خواہانہ گرمجوشی مین کامل تھا۔
اس اثنا مین گورنمنٹ ہوس کے اندر جہان کسی قدر سکون تھا پرنس اور پرنسس کا آخری قطعی استقبال ہو رہا تھا ہز اکسلنسی وایسراے نے مع لارڈ کچنر کمانڈر انچیف اور ایڈمرل پو جنرل کمانڈر انچیف اور اعلیٰ افسران گورنمنٹ عالیہ اور افسران فوجی اسٹاف او مسٹر فلر کے (جو گورنمنٹ بنگالہ کے نہتا قائم مقامون مین تھے۔) دیر رائل ہائنیز کا استقبال کیا او نہایت خلوص او محبت کے ساتھ یہ مراسم ادا ہوے۔ اس موقع پر مہاراجہ بہار اور تاشی لامہ اور راجہ سکم اور بھوٹان کے تونگ تپا بھی موجود تھے اور ان سب نے مراسم استقبال مین بڑی گرمجوشی ظاہر کی۔
بحری کنٹنجنٹ اور کنگز اون رجمنٹ کے گارڈ آف آنر موجود تھے اور امپریل کیڈٹ کور کے لوگ ایک ایک کر کے پرنس کی خدمت مین پیش کیے گئے انھون نے اپنی اپنی تلوارون کے قبضے سامنے کے جنکو ہز رائل ہائنس نے چھو دیا وایسراے بہادر نے خاص خاص افسرون کو دیر رائل ہائنسز کی خدمت مین پیش کیا۔ لارڈ کچنر نے فوجی ہیڈ کوارٹر کے افسرون کو پیش کیا اور سر جیمس لوئی فارن سکرٹری نے دیسی روسا کو پیش کیا بعد اسکے پرنس اور پرنسس گورنمنٹ ہوس مین تشریف لے گئے اور اکتیس ضرب کی سلامی سر ہونے سے سب کو معلوم ہوا۔ کہ دیر رائل ہائنسز کی تشریف آوری اور پذیرائی کا کلکتہ کے مراسم کا خاتمہ ہوا۔

کلکتہ
شنبہ۔ ۳۰۔ دسمبر ۱۹۰۵ء

صبحکو ہز رائل ہائنس شہزادۂ عالم نے کنگز اون پلٹن متعنہ فورٹ ولیم کو جدید نشان عطا فرمایا۔ ڈلہوزی کی پریڈ کے میدان مین پلٹنین جمع ہوئی تھی بہت سے

فوجی اور سویلین تماشائی موجود تھے یہان تک پر کمانڈر انچیف اور انکے افسران اسطاف نے ہز رائل ہائنس کا استقبال کیا برگیڈیر سر آلڈ مگر ویلڈ کمانیر برگیڈیر سیڈ عنسی اور سر آرچ بالڈ ہنٹر بھی یہان موجود تھے کیونکہ کنگز اون پلٹن انکی پرانی پلٹن ہی۔ یہ رسم ویسی تھی جیسی اندور مین ہوئی تھی جب یارک اور لنڈ کا شائر پلٹن کو ماہ گزشتہ مین شہزادہ عالم نے جدید نشان عطا فرمایا تھا لشپ کلکتہ نے دعا کے ساتھ جدید نشان کو برکت دی اور شہزادۂ عالم نے نشان دیتے وقت فرمایا۔

کرنل کارٹر۔ افسران نان کمیشنڈ افسران وسپاہیان کنگز اون ائل لنکا شیر پلٹن ایسے ضروری موقع پر جو اس پلٹن کی تاریخ مین بہت اچھا موقع ہی مین بہت ہی خوش ہون کہ ملک معظم کی اجازت سے اس پلٹن کو جدید نشان عطا کرنے کے وقت مین اور میری رضامندی وخوشی کا باعث یہ بھی ہی کہ میرے والد معظم تمہاری پلٹن کے کرنل انچیف ہین دوسو بیس برس ہوے جب سے تمہاری پلٹن بھرتی ہوئی ہی اُسنے بڑی بڑی خدمتین اور جنگین کی ہین وہ تمام بڑی بڑی لڑائیان تمہارے نشان پر کڑہی ہوئی ہین جس سے ظاہر ہوتا ہی کہ تمہارے لوگون نے کیسی کیسی بہادریان کی ہین اور مجھے یقین کامل ہی کہ مین یا یہ نشان تمہارے سپرد کرتا ہون تو تم صرف عمدہ روایت ہی قائم نہ رکھو گے جو تمہارے نشان سے ظاہر ہی بلکہ تمکو جب موقع ملیگا تو ناموری کے نئے نئے خطاب اور اعزاز حاصل کروگے۔

کرنل کارٹر کمانیر کنگز اون پلٹن نے اس اعزاز کا مختصر سا جواب عرض کیا جو شاہزادۂ عالم نے نشان عطا فرماکر پلٹن کو دیا ہی۔ بعد اسکے شہزادہ عالم گھوڑے پر سوار ہوکر لارڈ کچنر کے ساتھ گورنمنٹ ہوس کو واپس تشریف لائے دس گیارہ بجے کے درمیان شہزادہ عالم پولو کھیلنے کے میدان مین تشریف لے گیے کہ کلکتہ کے گروہ اور امپیریل کیڈٹ کے رسالہ کے لوگون کی بازی دیکھین اور ہز رائل ہائنس بہت ہی محظوظ ہوے مگر جب مہاراجہ صاحب

کوچ بہار کا گھوڑا انھیں لے گرا تو افسوس ہوا مہاراجہ صاحب بیہوش ہو گیے تھے کہ ڈولی میں انھیں لے جانا پڑا مگر کوئی سخت ضرر نہیں پہونچا فقط گرنے سے چوٹ آئی ہی پولو کا کھیل خوب ہوا۔ کیڈٹ رسالہ کے لوگ بازی ہار گیے۔

ہز رائل ہائنس شہزادہ بیگم ویلز ۳۰ دسمبر کی صبح کو لیڈی منٹو اور کرنل ہر ورکلاس انرری سکرٹری ڈفرن فنڈ اور لارڈ فرانسس اسکاٹ ایڈیکانگ کے ساتھ وکٹوریہ ڈفرن ہسپتال میں تشریف لے گیئں وہاں لیڈی فریزر اور صوبہ بنگال کی کمیٹی کی چند لیڈیوں نے استقبال کیا اور مس بیکن لیڈی ڈاکٹر انچارج اسپتال نے ہز رائل ہائنس کو وہاں کی سیر کرائی۔

سہ پہر کو شہزادۂ عالم و شہزادہ بیگم ویلز اپنے عطا کیے ہوے پیالہ کی گھوڑ دوڑ دیکھنے کے لیے تشریف لے گیئے گھوڑ دوڑ کے احاطہ میں لوگوں کی کثرت تھی وائسرائے اور لیڈی منٹو مع اپنی صاحبزادیوں کے باڈی گارڈ کے ایک گارد اور جلوس کے ساتھ پونے تین تھے گئے اور لارڈ کچنر اور لفٹنٹ گورنر بنگال اور سر فرانسس سیکلین اور سر ایلفرڈ گیسلی اور سر اے لال الیٹ۔ اور دوسرے سرکاری نامی اشخاص موجود تھے۔

تین بجے شہزادۂ عالم اور شہزادہ بیگم گاڑی پر سوار اسطرف سے رونق افروز ہوے جہاں ایک بہت مشہور بڑا درخت ہے میدان میں ہندوستانیوں کا بہت مجمع تھا جو ہیندرھویں ہوزار رسالہ کے ساتھ شاہی سواری گھوڑ دوڑ میں جاتی ہوئی دیکھنے کے لیے آ گئے تھے جب دیر رائل ہائنسز بڑے زینہ پر پہونچے اسوقت تو دل سے خوشی کا نعرہ بلند کیا گیا چونکی کا پیالہ اور بڑے گھوڑ دوڑ کے دیکھنے کے لئے ھز رائل ہائنسز عین وقت پر پہونچے تھے۔ بڑی گھوڑ دوڑ کے بارہ میں مختلف رائیں تھیں۔ گریٹ اسپکٹ گھوڑے کی نسبت بڑی امید تھی اور خیال تھا کہ وسیرائے کے پیالہ کی گھوڑ دوڑ سے یہ گھوڑ دوڑ کیں عمدہ ہوگی اور اس گھوڑے کی نسبت پورٹ

رپورٹ ہوئی تھی کہ سب طرح سے یہ اچھا ہے اسی وجہ سے مجکو ایک روپیہ کے
مقابلہ مین چار روپیہ بازی بدی گئی تھی مگر سہ پہر کو بازی کی قیمت چار سے گھٹکر
تین ہوگئی تھی اور لانگ ٹام اور منڈیرا کی پانچ پانچ روپیہ کی تھی اور گھوڑے
ڈبلکیتھ کی بازی بھی اسی قدر تھی اور گھوڑے اسٹیسائن کی بازی ایک روپیہ کے
مقابلہ مین چھ روپیہ تھی پس ابتدا مین بھی بازیان تھین لانگ ٹام کے طرفدار
بہت نہ تھے کیونکہ شنبہ کو جیسی اسکی عمدہ حالت تھی ویسی اُس روز نہ تھی
مہاراجہ صاحب مستورے کے گھوڑے منڈیرا کے بہت لوگ طرفدار تھے
اور یقین تھا کہ چار روز کی گھوڑدوڑ مین یہ بہت سنبھل گیا ہے ہلکے وزن کے گھوڑ دوڑ
مین لفٹننٹ بل اور ریبٹ بلگرن گھوڑے کو لوگ پسند کرتے تھے۔
جب گرینڈ اسٹینڈ کے سامنے گھوڑے صف بستہ کیے گئے۔ تو گھوڑا
گریٹ اسکاٹ جسپر بارلین سوار تھا خوب چست و چالاک معلوم ہوتا تھا اور
گھوڑا لانگ ٹام جسپر رابنسن سوار تھا خاموشی کے ساتھ کھڑا ہوا تھا۔ ابتدا
جب گھوڑے ڈلکی دوڑائے گئے تو اسوقت منڈیرا کی بہت ہی اچھی حالت
معلوم ہوتی تھی۔ یہ دوڑ گھوڑدوڑ کے گرد تھی پس جب گھوڑے روانہ ہوے
تو تماشائی جماعت انھین اچھی طرح دیکھ سکی۔ منڈیرا کے علاوہ سب گھوڑے
بڑی تیزی سے روانہ ہوے۔ منڈیرا پہلے بہت پیچھے رہگیا تھا سب سے پہلے لفٹننٹ
بل بڑی سرعت سے روانہ ہوا تھا۔ باقیماندہ گھوڑے اسکے پیچھے پیچھے تھے۔ گو
گریٹ اسکاٹ گھوڑا تیز جا رہا تھا مگر بھی آگے نہ نکل سکا برانے اسٹینڈ کے پاس
اسٹیسائن گھوڑا لانگ ٹام کے قریب آیا اور تیز دوڑنے کے لیئے تیار تھا۔
جب گھماؤ سے سیدھے راستہ پر آئے تو لانگ ٹام آگے بڑھا ہوا تھا۔
اور ریلس لائن اور گریٹ اسکاٹ گھوڑے اسکے قریب رہے لیکن آگے
نہ بڑھ سکے اور یہ ایسی خوبی سے بازی جیتا جس خوبی سے وسیرا کے پیالہ
کی بازی جیتی تھی اور گھوڑا اسٹیسائن تیسرا درجہ حاصل کرنے کے لیئے

اسکاٹ کے ساتھ بہت تیزی سے دوڑا تھا - ۲ منٹ ۱ے ۵۲ پل اس دوڑ کا وقت تھا - چونکہ لانگ ٹام پر نو اسٹون دس پونڈ کے وزن کا بار تھا لهذا اسکی کارروائی بہت خوب ہوئی اور اسکی بازی جیتنے کو بڑی شہرت ہوئی -

ڈاکٹر اسپونر ہارٹ شہزادہ ویلز کا پیالہ جیتنے والے گھوڑے کے مالک شہزادہ عالم کے حضور مین پیش ہوئے شہزادہ نے اُنسے ہاتھ ملایا اور اُنکے گھوڑے کی بازی جیتنے پر انھین مبارکباد دی -

اخیر دوڑ کے قبل شہزادہ عالم اور شہزادہ بیگم ویلز وہان سے روانہ ہوگئے اسوقت خوشی کا نعرہ بلند کیے گئے - آج کے روز تمام دوڑین اچھی ہوئین -

کلکتہ

یکشنبہ - ۳۱ - دسمبر ۱۹۰۵ء

آج شاہزادہ عالم و شہزادہ بیگم ویلز کیتھڈرل مین نماز پڑھنے کے لیے تشریف لے گئے جہان مجمع کثیر تھا وایسرائے اور لیڈی منٹو سرانٹڈرا اور لیڈی فیرزا اور لارڈ کچنر وایڈمرل پو اور سر فرانسس سیکلن اور سر آلیفرڈ گسلی بھی شریک نماز تھے کپتان گکھین نے نماز پڑھائی اور بشپ کلکتہ نے وعظ بیان کیا نہایت عمدہ طریقہ سے ہیم گائے گئے اور ارگن باجہ بجایا گیا اور بڑے دن کے ہیم بھی گائے گئے